خواتین و مستورات کے لئے

# ایمانی بیانات

از افادات

شیخ طریقت، داعیٔ سنت، عالم ربانی، حضرت اقدس الشاہ

مولانا منیر احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

خلیفۂ اجل مرشد امت حضرت اقدس الشاہ مولانا عبدالحلیم صاحب نور اللہ مرقدہ

ناشر

ادارہ فیضِ حلیمی

کالینا، ممبئی ۴۰۰۰۹۸

خواتین و مستورات

کے لئے

# ایمانی بیانات

از افادات

شیخ طریقت، داعیٔ سنت، عالم ربانی، حضرت اقدس الشاہ

## مولانا منیر احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

خلیفۂ اجل مرشد امت حضرت اقدس الشاہ مولانا عبد الحلیم صاحب نور اللہ مرقدہ

**مقام بیان**

(۱) لال مسجد، کامٹی، ناگپور، مہارشٹر (۲) ترکیسر، سورت، گجرات

(۳) ترکیسر، سورت، گجرات،

ادارہ فیض حلیمی

پرائڈ آف کالینا بلڈنگ نمبر ۱، بی ونگ روم نمبر ۳۱۹/۳۱۸ کالینا ممبئ ۹۸

فون نمبر 022-26668006-9323885525

نام کتاب : ایمانی بیانات

مرتب : مولانا حبیب الرحمٰن صاحب ندوی

افادات : حضرت اقدس الشاہ مولانا منیر احمد صاحب مدظلہ

صفحات : ۱۱۸

سن اشاعت : ۲۰۰۹ء

تعداد اشاعت : ۲۰۰۰

طباعت : بھارت آفسیٹ دہلی

قیمت : ۴۰ روپے

کمپوزنگ : اسرافیل مظاہری


## ملنے کا پتہ


**IDARA FAIZ-E-HALIMI**
Pride of Kalina, Bldg. No.1
B-318/319, Kalina, Mumbai-400098
Ph:. 022-26668006-9323885525




نمبر شمار

# فہرست عنوان


| نمبر شمار | عناوین | صفحہ | نمبر شمار | عناوین | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | پیش لفظ | ۷ | ۱۶ | اخلاص نے سخت مزاج...... | ۲۰ |
| ۱ | بیان (۱) | | ۱۷ | پوری زندگی عبادت | ۲۰ |
| ۲ | سب سے پہلی بات | ۱۲ | ۱۸ | دوسری بات اتباع سنت ہے | ۲۱ |
| ۳ | اس سے ایمان مکمل ہوتا ہے | ۱۲ | ۱۹ | حضرت خواجہ اجمیریؒ کا رنج وغم | ۲۱ |
| ۴ | سب کچھ اللہ پاک کیلئے | ۱۳ | ۲۰ | ہم بھی غور کریں | ۲۱ |
| ۵ | پچاس آدمیوں کا قبول اسلام | ۱۳ | ۲۱ | بچوں کی تربیت میں اسکا...... | ۲۲ |
| ۶ | سالن اتنا لذیذہ کیوں تھا؟ | ۱۴ | ۲۲ | مدار نجات سنت ہے | ۲۲ |
| ۷ | اخلاص کی مٹھاس کھجوروں میں آگئی | ۱۵ | ۲۳ | بے ہوشی میں بھی سنت کا ہوش | ۲۲ |
| ۸ | حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کا معمول | ۱۶ | ۲۴ | میت بول پڑی کہ مجھے...... | ۲۳ |
| ۹ | ہر عمل میں اس کی مشاقی کریں | ۱۶ | ۲۵ | ہم زندہ لوگوں کو کتنی فکر ہونی چاہئے | ۲۳ |
| ۱۰ | شراب کے نو (۹) مٹکے توڑ ڈالے | ۱۷ | ۲۶ | جنت میں آپ ﷺ کی معیت | ۲۴ |
| ۱۱ | ہر بڑے کو چھوٹے کے لئے قربانی...... | ۱۸ | ۲۷ | سنت پر چار انعام | ۲۵ |
| ۱۲ | ماں باپ نے زندگی بدل دی | ۱۸ | ۲۸ | تیسری بات دین کی فکر وتڑپ | ۲۵ |
| ۱۳ | محبت والی بات کا اثر | ۱۹ | ۲۹ | علامہ یوسف بنوریؒ کا سوز...... | ۲۶ |
| ۱۴ | یاد رکھو! | ۱۹ | ۳۰ | سلطان صلاح الدینؒ کی...... | ۲۶ |
| ۱۵ | دیکھو! | ۲۰ | ۳۱ | کتنی ماؤں نے دین...... | ۲۷ |

| نمبر شمار | عناوین | صفحہ | نمبر شمار | عناوین | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۳۲ | سوچو! | ۲۸ | ۵۲ | بہن نے اپنا زیور بھائی کو دیدیا | ۳۸ |
| ۳۳ | ایک بیوی نے اپنے شوہر کو کیسے...... | ۲۸ | ۵۳ | اس سے سب کو راحت ملے گی | ۳۸ |
| ۳۴ | شوہر اور بیوی دونوں ایک...... | ۲۸ | ۵۴ | مشرک ماں باپ کے ساتھ بھی...... | ۳۹ |
| ۳۵ | اللہ پاک رحم کریں اس شوہر اور...... | ۲۹ | ۵۵ | اس سے معاشرہ میں امن و...... | ۳۹ |
| ۳۶ | آپ ﷺ کا منشاء مبارک | ۳۰ | ۵۶ | عورت نے رو رو کر دعا کی | ۳۹ |
| ۳۷ | شیطان کا گزر میرے گھر میں نہیں...... | ۳۰ | ۵۷ | شکر کے آنسو | ۴۰ |
| ۳۸ | گھر کا ماحول دینی بناؤ | ۳۱ | ۵۸ | میں یہی عرض کر رہا تھا | ۴۰ |
| ۳۹ | تعلیم نہیں ہوئی تو رات کا کھانا...... | ۳۱ | ۵۹ | ترتیب بنا کر نام لکھ لیں | ۴۱ |
| ۴۰ | گھر میں دینی کام کی پابندی | ۳۲ | ۶۰ | بیعت ہونے والی بہنیں سن لیں | ۴۱ |
| ۴۱ | ایک عورت نے اپنے سخت مزاج...... | ۳۲ | ۶۱ | بیعت کے کلمات | ۴۲ |
| ۴۲ | حضور پاک ﷺ کے نور کی برکت | ۳۳ | ۶۲ | دیکھو! | ۴۳ |
| ۴۳ | اللہ پاک سے مانگنے والی بن جاؤ | ۳۴ | ۶۳ | وقت مقرر کر کے ذکر کریں | ۴۳ |
| ۴۴ | ہر چھوٹی بڑی چیز اللہ پاک سے مانگو | ۳۴ | ۶۴ | دس منٹ کی دعا مانگیں | ۴۳ |
| ۴۵ | ''بابا'' کے یہاں مت جاؤ | ۳۵ | ۶۵ | دعا ایک بڑا سہارا ہے | ۴۴ |
| ۴۶ | تعویذ کی شرطیں | ۳۵ | ۶۶ | گھر میں حوریں اتریں | ۴۴ |
| ۴۷ | یاد رکھو! | ۳۶ | ۶۷ | اس ولیہ کی قبر پر ایک بزرگ کی...... | ۴۵ |
| ۴۸ | ایک بہت اہم بات | ۳۶ | ۶۸ | اس کی عادت ڈال لو | ۴۵ |
| ۴۹ | اپنی نیکیاں بچائیں | ۳۷ | ۶۹ | ایک عورت کا قرآن پاک سے...... | ۴۵ |
| ۵۰ | راستہ چلتے چلتے گاڑی کیوں رک گئی | ۳۷ | ۷۰ | بیماری میں بھی تلاوت کرنے...... | ۴۶ |
| ۵۱ | اللہ پاک کے تعلق میں رکاوٹ | ۳۸ | ۷۱ | بغداد کے جنات نے اپنی والدہ...... | ۴۶ |





| نمبر شمار | عناوین | صفحہ | نمبر شمار | عناوین | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۷۲ | فکر و تڑپ کے بعد سب کچھ کرنا...... | ۴۶ | ۹۱ | عورتوں پر اللہ پاک کے خصوصی...... | ۵۷ |
| ۷۳ | انشاء اللہ برکت باقی رہے گی | ۴۷ | ۹۲ | ماں کی گود کا شرف | ۵۷ |
| ۷۴ | پرچہ معمولات | ۴۸ | ۹۳ | حضور پاک ﷺ کے دربار میں...... | ۵۷ |
| ۷۵ | حضرت والدہؒ کی یاد میں | ۴۸ | ۹۴ | عورتوں کی رعایت | ۵۸ |
| ۷۶ | والدہ کو اپنے ایمان کی فکر | ۴۸ | ۹۵ | نماز کی پابندی کا ایک طریقہ | ۵۸ |
| ۷۷ | تہجد کے وقت انتقال ہوا | ۴۸ | ۹۶ | یہ سب سے اہم کام ہے | ۵۸ |
| ۷۸ | عصر کے قریب بشارت | ۴۹ | ۹۷ | دس مرتبہ زیارت سے مشرف...... | ۵۹ |
| ۷۹ | اچھی صالح زندگی گزارو | ۴۹ | ۹۸ | گھر میں نیکی کا اہتمام کرو اولاد...... | ۵۹ |
| ۸۰ | ......اختتامی دعا...... | ۵۰ | ۹۹ | ایک مثالی ماں کا واقعہ | ۶۰ |
| ۲ | **بیان (۲)** | | ۱۰۰ | ایک ماں کی تربیت کا انوکھا واقعہ | ۶۱ |
| ۸۱ | سب سے پہلی بات | ۵۲ | ۱۰۱ | ایک چھوٹے بچہ کا جملہ ٹیچر کی ہدایت | ۶۱ |
| ۸۲ | ایک عورت کو مرتے وقت خوشخبری | ۵۳ | ۱۰۲ | دیکھو! وہ عورت کتنی ہوشیار تھی | ۶۲ |
| ۸۳ | دوسری بات | ۵۴ | ۱۰۳ | پورا گھر حرام مال سے بچ گیا | ۶۳ |
| ۸۴ | اچھی نیت کی خوشبو | ۵۴ | ۱۰۴ | دل سے نکلی ہوئی بات تھی | ۶۴ |
| ۸۵ | دعا کر لیجئے | ۵۴ | ۱۰۵ | بہت افسوس ہوا | ۶۴ |
| ۸۶ | مرد اور عورت دونوں اللہ کے ولی | ۵۵ | ۱۰۶ | اللہ پاک کی رحمت ہو اس...... | ۶۵ |
| ۸۷ | اللہ پاک کی ایک ولیہ کا واقعہ | ۵۵ | ۱۰۷ | خدمت کے باب میں ایک بات...... | ۶۵ |
| ۸۸ | عورتیں بھی اللہ پاک کی ولیہ ہوتی ہے | ۵۶ | ۱۰۸ | زندگی میں ان معمولات کو...... | ۶۶ |
| ۸۹ | اللہ تعالیٰ کی ولیہ بننے کا آسان نسخہ | ۵۶ | ۱۰۹ | اس خطرہ سے بچو | ۶۶ |
| ۹۰ | ایک دوسری ذمہ داری | ۵۶ | ۱۱۰ | شوہر کی زندگی میں انقلاب...... | ۶۷ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱۱ | ایک حدیث شریف نے زندگی ...... | ۶۷ | ۱۳۱ | امام بخاریؒ کی بہن نے قربانی ...... | ۸۲ |
| ۱۱۲ | گھر کو برائی سے پاک کردیا | ۶۸ | ۱۳۲ | فاقہ کرلینا ہم کو برداشت ہے | ۸۳ |
| ۱۱۳ | فکر اور لگن سچی ہو تو بات بنے | ۶۸ | ۱۳۳ | ایک عورت نے کھانے سے انکار کیا | ۸۳ |
| ۱۱۴ | سب مل کر عہد کریں | ۶۸ | ۱۳۴ | غصہ میں فیصلہ جائز نہیں ہے | ۸۴ |
| ۱۱۵ | آخری بات | ۶۹ | ۱۳۵ | حسد کی تباہی | ۸۴ |
| ۳ | **بیان (۳)** | | ۱۳۶ | حسد کیا ہے؟ | ۸۴ |
| ۱۱۶ | اچھی نیت کرو | ۷۰ | ۱۳۷ | بہت سخت بات ہے | ۸۵ |
| ۱۱۷ | کتنی اچھی تھی اس عورت کی عادت | ۷۰ | ۱۳۸ | اپنی نیکیوں کو جلنے سے بچایئے | ۸۵ |
| ۱۱۸ | دعا بھی کرو | ۷۱ | ۱۳۹ | حسد کی وجہ سے توفیق سلب...... | ۸۵ |
| ۱۱۹ | تبدیلی کی بنیاد عمل ہے | ۷۲ | ۱۴۰ | اپنے ایمان کو تباہ ہونے سے بچاؤ | ۸۶ |
| ۱۲۰ | نیک اعمال کی پابندی کرلو | ۷۲ | ۱۴۱ | بہت زیادہ ڈرنے کی ضرورت ہے | ۸۶ |
| ۱۲۱ | پورا بدلہ ملے گا | ۷۲ | ۱۴۲ | غصہ کے مقتضی پر عمل نہ کرو | ۸۷ |
| ۱۲۲ | عورتوں کا مقام بہت اونچا ہے | ۷۳ | ۱۴۳ | عورتوں میں ایک وعظ | ۸۷ |
| ۱۲۳ | عرب کا دستور و رواج | ۷۳ | ۱۴۴ | چند فوائد | ۸۹ |
| ۱۲۴ | آپ ﷺ کو دودھ پلانے والی مائیں | ۷۴ | ۱۴۵ | غصہ کا علاج | ۸۹ |
| ۱۲۵ | یتیم بچہ اور کمزور ماما | ۷۶ | ۱۴۶ | علاج کرالینا ضروری ہے | ۹۰ |
| ۱۲۶ | مبارک بچہ کی برکت | ۷۷ | ۱۴۷ | ایمان تازہ ہوجاتا ہے | ۹۱ |
| ۱۲۷ | حلیمہ کو حیرت | ۷۷ | ۱۴۸ | ورنہ مرض جڑ پکڑ لیگا | ۹۱ |
| ۱۲۸ | عجیب وغریب واقعہ اور حلیمہ کی...... | ۷۸ | ۱۴۹ | فکر کی ضرورت | ۹۱ |
| ۱۲۹ | شق صدر مبارک | ۷۹ | ۱۵۰ | اولاد کی تربیت کا نظام چھٹیوں میں | ۹۲ |
| ۱۳۰ | تربیت کے باب میں عورتوں کی...... | ۸۲ | ۱۵۱ | دو گھنٹہ فارغ کرلو | ۹۲ |





| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۵۲ | دینی فکر سے خوشی | ۹۳ | ۱۷۳ | مغفرت کا بڑا سامان | ۱۰۱ |
| ۱۵۳ | پچاس بچیاں پڑھنے لگیں | ۹۳ | ۱۷۴ | گنہگار باپ کی مغفرت | ۱۰۱ |
| ۱۵۴ | ایمان دل میں ہوتا ہے | ۹۳ | ۱۷۵ | دو باتوں میں نقصان اٹھانے والے | ۱۰۲ |
| ۱۵۵ | بڑے بچوں کی ترتیب | ۹۴ | ۱۷۶ | آخرت کے لئے بے چینی چاہئے | ۱۰۲ |
| ۱۵۶ | چھوٹے بچوں کی ترتیب | ۹۴ | ۱۷۷ | دل کی بات دل پر لگتی ہے | ۱۰۳ |
| ۱۵۷ | تعلیم کے لئے عورتوں کی قربانی | ۹۴ | ۱۷۸ | بیوی نے شوہر کی بہن کا حصہ | ۱۰۴ |
| ۱۵۸ | ایک گھنٹہ کا فائدہ | ۹۵ | ۱۷۹ | ایک بیوی نے دوسری کا حصہ ادا کیا | ۱۰۵ |
| ۱۵۹ | یہ بچے کہیں گے | ۹۵ | ۱۸۰ | نماز اور تلاوت کا اہتمام | ۱۰۵ |
| ۱۶۰ | اللہ پاک ان کا درجہ بلند فرمائے | ۹۵ | ۱۸۱ | ایک پارہ آدھا پارہ، پاؤ پارہ...... | ۱۰۶ |
| ۱۶۱ | یہ ہماری آخرت کا سودا ہے | ۹۵ | ۱۸۲ | محبت اور عظمت سے دیکھو دو باتوں | ۱۰۶ |
| ۱۶۲ | انعام طے کرو | ۹۶ | ۱۸۳ | وہ بھی ایک ماں تھی | ۱۰۷ |
| ۱۶۳ | اللہ پاک کے یہاں بڑا انعام | ۹۶ | ۱۸۴ | حضرت مفکر اسلام کا واقعہ | ۱۰۸ |
| ۱۶۴ | پنج وقتہ نماز کی تاکید | ۹۶ | ۱۸۵ | ایک ہزار درود شریف کا فائدہ | ۱۰۸ |
| ۱۶۵ | سات سال میں حکم | ۹۷ | ۱۸۶ | یہ درود شریف کی برکت ہے | ۱۱۰ |
| ۱۶۶ | تین سال میں مزاج بنانے کا موقع | ۹۷ | ۱۸۷ | دل میں ایمان بیٹھ گیا | ۱۱۰ |
| ۱۶۷ | حکومت کے جانے سے زیادہ...... | ۹۷ | ۱۸۸ | دس سال کے بچے اپنے ماں باپ...... | ۱۱۱ |
| ۱۶۸ | ایک بادشاہ کا انداز تربیت | ۹۸ | ۱۹۰ | ڈاکٹر کی توجہ کیوں بڑھ گئی | ۱۱۳ |
| ۱۶۹ | پہلے زمانہ میں لوگ اولاد کی نگرانی...... | ۹۸ | ۱۹۱ | آقا مولیٰ ﷺ کی مبارک سنت | ۱۱۴ |
| ۱۷۰ | اصل مسئلہ ہماری آخری کا ہے | ۹۸ | ۱۹۲ | جنت میں ہنستے ہوئے داخل...... | ۱۱۶ |
| ۱۷۱ | مدرسہ اور دعوت | ۹۹ | ۱۹۳ | ساری ماں بہنیں ایسا کرسکتی ہیں | ۱۱۷ |
| ۱۷۲ | ایک عالم اور حاجی کا واقعہ | ۹۹ | ۱۹۴ | دین میں جوڑ ہے | ۱۱۷ |

# پیش لفظ

اسلام کے احکام اور تعلیمات کی خصوصیات میں سے ایک اہم اور ممتاز خصوصیت یہ ہے کہ اس نے خواتین کو "انسانی کنبہ" میں عزت و وقار اور بلندی کا وہ مقام عطا کیا ہے جو نہ تو اسے اسلام کے قبل ملا اور نہ ہی اسلام کے بعد کسی دوسرے مذہب میں مل سکا ہے اور نہ مل سکے گا۔ ارشاد پاک ہے "وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ أُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ" (التوبہ) ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں باہم ایک دوسرے کے حامی اور مددگا رہیں۔ آیت پاک میں ایمان والی بندیوں کو ایمان والے بندوں کے لئے مدگار بتایا گیا ہے، پھر اسی آیت پاک میں آگے چند کام ذکر کئے گئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان امور میں یہ دونوں باہم ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں، وہ امور حسب ذیل ہیں۔

(۱) بھلائی کا حکم کرنا (۲) برائی سے روکنا (۳) نماز قائم کرنا (۴) زکاۃ ادا کرنا (۵) اللہ پاک اور اس کے رسول پاک ﷺ کی اطاعت کرنا (ان امور پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ گویا پورے دین میں انکا تعاون ایک دوسرے کے ساتھ ہوتا ہے)

حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اگر ہم لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ کونسا مال بہتر ہے جسے ہم حاصل کریں تو اچھا ہوتا تو اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ أَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى إِيْمَانِهٖ (رواہ احمد، ترمذی کما فی المشکوۃ ۱۹۸) (یعنی سب سے بہتر مال ذکر کرنے والی زبان شکر کرنے والا دل ہے اور وہ بیوی ہے جو شوہر کی مدد کرتی ہو اس کے ایمان پر)

حدیث شریف کے اس آخری جز کی تشریح کرتے ہوئے حضرت ملا علی قاریؒ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ ایمان پر مدد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ شوہر کی دینداری کی فکر کرے، اور اوقات مقررہ پر اسے نماز روزہ یاد دلاتی ہو اور دیگر عبادت پر آمادہ کرتی ہو، اور زنا سے اور تمام قسم کے گناہوں سے باز رکھتی ہو، اسی حدیث پاک کے ضمن میں کلام کرتے ہوئے حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ درحقیقت ہمارے بدلتے ہوئے ماحول اور بگڑتے ہوئے معاشرہ کو ایسے ہی خواتین کی ضرورت ہے جو دین پر کاربند ہوں، اور شوہر اور اولاد کو بھی دیندار بنانے کی فکر رکھتی ہوں۔

دوسری حدیث ہے "اَلنِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ (کشف الخفاء ج۲/۳۲۵) یعنی عورتیں مردوں کی شریک صفات ہیں) اللہ پاک نے بندیوں کو جو مقام اسلام میں دیا ہے اسکا اندازہ تاریخ اسلام کے اس عظیم واقعہ سے ہوتا ہے جو تاریخ نسواں کے لئے نہایت قابل فخر کارنامہ اور باعث عز و شرف ہے، اسلام کی پہلی نصرت و مدد کو ذہنوں میں تازہ کیا جائے حضرت ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا و ارضاھا کی قربانی و جانفشانی، زیرکی و دانائی، دور اندیشی، مدبرانہ فہم و ذکاوت اور حضرت سید الاولین والآخرین النبی الامی ﷺ کو تسلی جیسی بے مثال خدمات ہیں جن سے اسلام کی تاریخ میں دینی حمایت و نصرت کا باب شروع ہوتا ہے غور کیا جائے ان مبارک کلمات پر۔ کَلَّا وَاللّٰہِ، لَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَدًا، اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمُعْدِمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ (بخاری شریف)



ہرگز نہیں قسم باخدا، اللہ پاک آپ کو کبھی ناکام نہیں کرے گا، بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے، آپ تو رشتے وناطے کے پاسبان، کمزوروں اور ناتواں لوگوں کے دوش ناتواں پر لدے ہوئے بوجھ کو اٹھا لیتے ہیں، فقر و محتاجی میں گرفتار لوگوں کا کام بنا دیتے ہیں، مہمان نوازی آپ کی صفت امتیازی ہے، گردش ایام میں پھنسے ہوئے ٹوٹے دل انسانوں کو اپنی مدد و نصرت سے مالا مال کرنے والے ہیں۔

اسلام کے مزاج اور احکام اسلام کی خصوصیت کو سمجھنے کیلئے یہ مبارک واقعہ سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام کا کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا جس میں خواتین و مستورات کے اس بے مثال کردار کو نظر انداز کیا گیا ہو، ہر زمانہ میں باکمال خواتین نے افراد کی کردار سازی اور تعمیر انسانیت میں نمایاں کارنامہ انجام دیا ہے، بہت مشہور مقولہ ہے کہ "ہر صاحب کمال فرد کے پیچھے کسی عورت کا تعمیری ہاتھ ہوتا ہے" ایک انگریز مفکر نے اسی بنیاد پر یہاں تک کہہ دیا ہے کہ تم مجھے صرف ایک باکمال خاتون دو تو پھر میں تجھے ایک باکمال پوری قوم دے دوں گا۔ عورتوں کی تعلیم و تربیت، ان کے اندر دینی حمیت و غیرت کی آبیاری یوں تو ہم پر بحیثیت مسلمان از روئے قرآن و حدیث ہر حال میں اشد ضروری ہے، لیکن اس کی اہمیت اس وقت اور زیادہ دوچند ہو جاتی ہے جب باطل کے پرستاروں کی جانب سے ترویج باطل کا نہایت گمراہ کن انداز باطل سامنے آتا ہے، ارباب باطل کے نزدیک عورت باطل کی ترویج کا ایک مؤثر ذریعہ اور آلہ کار بن چکی ہے اور حق کو (معاذ اللہ) مٹانے اور باطل کا ڈنکا بجانے میں "عورت" باطل پرستوں کے یہاں سب کچھ ہے اور اس کے ذریعہ وہ کیا کچھ کر رہے ہیں۔ اسے ایک شریف آدمی زبان پر لانا گوارہ

نہیں کرسکتا اس خطرہ کو محسوس کر کے ہمارے اکابر مفکرین نے اس فتنہ کا مقابلہ کیا اور خواتین کی اہمیت اور ان کے دعوتی وتربیتی کردار کو سمجھ کر مختلف طریقوں سے امت مسلمہ کو اس جانب متوجہ کیا اور امت نے الحمدللہ توجہ کیا اور اس کے خوب سے خوب تر مثبت نتائج سامنے آئے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

موضوع کی اسی اہمیت کو دیکھتے ہوئے زیر نظر رسالہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے جو مرشدنا ومحسنتا شیخنا الکریم مولانا منیر احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے تین اہم مواعظ پر مشتمل ہے پہلا وعظ ہندوستان کے مشہور ومعروف شہر ناگپور سے متصل ''کامٹی'' شہر کا ہے، بڑی بھاری مسلم اکثریت والا یہ شہر کامٹی اپنی خصوصیت کے اعتبار سے ہندوستان میں ایک پہچان رکھتا ہے، ربیع الاول ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۰۰۷ء میں حضرت والا حفظہ اللہ ورعاہ کا ایک دعوتی سفر ہوا تھا جس میں دینی شوق وجذبے اور تڑپ کے بڑے نمونے سامنے آئے تھے۔ امت کا بڑا رجوع تھا، جہاں اس دوروزہ دعوتی سفر میں متعدد بیانات ہوئے وہیں بیعت وارشاد کے اعتبار سے بھی کئی مجلسیں ہوئیں، مردوں کیلئے الگ، مستورات وخواتین کے لئے الگ، کافی تعداد میں الحمدللہ ایمان والے بھائی، ایمان والی مائیں، بہنیں بیعت ہوئیں، اس جذبے اور تڑپ کو دیکھکر علامہ اقبال کا یہ جملہ بار بار دہرانا پڑتا ہے۔

''ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی''

بس اسے ذرا نم کرنے والا ساقی کہنہ مشق چاہئے اور اس مبارک سفر میں یہی کچھ دیکھنے کو ملا، حضرت والا کے اس مبارک وعظ میں یہی مئے درد ومحبت ہے جسے پینے کے بعد محبت ووفاء کا وہ نشہ طاری ہوتا ہے جو مقصود زندگی اور مدار نجات ہے۔



دوسرے دو وعظ صوبہ گجرات کے مشہور ضلع سورت کے ایک ایسے نیک نام قصبہ ترکیسر میں الگ الگ سال میں ہوئے تھے جو اپنی دینی وملی خدمات اور مزاج کی بناء پر اپنی ایک خاص تاریخ رکھتا ہے، علماء، حفاظ، اکابر ومشائخ، ارباب بہی خواہاں ملت سے مالا مال یہ قصبہ الحمدللہ صوبہ گجرات میں ایک امتیاز رکھتا ہے اور اپنے دینی ذوق ورجحان کی وجہ سے دوسروں کو دعوت فکر وعمل دیتا ہے، اکابر ومشائخ سے تعلق رکھنے والا یہ قصبہ ہے اسی لئے بار بار اکابر ومشائخ کی تشریف آوری بھی ہوتی رہتی ہے حضرت والا دامت برکاتہم کی تشریف آوری بھی بار بار ہوتی ہے، اس موقع پر عمومی وخصوصی مجلسیں اور بیانات ہوتے ہیں، مستورات کے لئے مجلس وعظ مستقلا منعقد ہوتی ہے، اپنی دینی وایمانی فکر کی وجہ سے لوگ بیعت وارشاد سے بھی مشرف ہوتے ہیں اور اپنی روحانی وایمانی ترقی کیلئے ہدایات حاصل کرتے ہیں ''اللھم زد فزد'' جن میں خواتین ومستورات کا شوق وجذبہ بھی الحمدللہ قابل رشک اور قابل قدر ہوتا ہے۔

رب کریم جل جلالہ وعم نوالہ کا احسان عظیم ہے کہ اسکی توفیق سے ''ادارہ فیض حلیمی'' یہ تینوں وعظ ''ایمانی بیانات'' کے نام سے امت کی خدمت میں پیش کررہا ہے، اور جمیع معاونین کے شکریہ کے ساتھ دعا کرتے ہوئے سب سے درخواست دعا کررہا ہے کہ اللہ پاک سبحانہ وتعالیٰ اس کوشش کو شرف قبول بخشے اور حضرت والا کی عمر مبارک میں بعافیت تامہ برکت عطا فرمائیں اور ہم سب کو پوری امت کو پوری طرح مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ادارہ فیض حلیمی

بمبئی کالینا

بروز بدھ بعد نماز ظہر ربیع الاول ۱۴۲۸ھ بمطابق ۱۱/اپریل ۲۰۰۷ء

# اللہ کی رحمت ہو ان ماں، بہنوں پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی سُبْحَانَکَ لَاعِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ (سورۃ البقرہ ۳۲/۲) وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ (سورۃ الذریات ۵۵/) امّابعد!

## سب سے پہلی بات

دیکھو، چند باتوں کا اہتمام کرنا چاہئے جن سے اللہ پاک کی رضا ملتی ہے۔ اس کے کرنے سے اللہ پاک راضی ہوتے ہیں، ان میں سب سے پہلی بات نیت ہے، یعنی بندہ جو کام کرے اللہ پاک کو راضی کرنے کیلئے کرے۔

## اس سے ایمان مکمل ہوتا ہے

حدیث شریف میں آتا ہے: عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ، وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ، وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ۔ (رواہ ابوداود کمافی المشکوٰۃ)



یعنی جس نے اللہ کیلئے دوستی کیا، اللہ کیلئے دشمنی کیا، اللہ کیلئے دیا، اللہ کیلئے روک لیا تو اس نے ایمان مکمل کر لیا۔

## سب کچھ اللہ پاک کیلئے

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں (فَتَکَلَّمَ لِلّٰہِ وَسَکَتَ لِلّٰہِ) یعنی بات کیا تو اللہ کیلئے اور خاموش رہا تو اللہ کیلئے، سونا اللہ کیلئے، جاگنا اللہ کیلئے، کھانا اللہ کیلئے، بھوکا رہنا اللہ کیلئے، غرض یہ کہ جو کچھ کرے اللہ کو راضی کرنے کیلئے کرے، اسکی مشاقی کرنا چاہئے۔ اسی کو اخلاص کہتے ہیں۔

## پچاس آدمیوں کا قبولِ اسلام

یاد رکھو! اچھی نیت کر لینے کی وجہ سے عادات، عبادات بن جاتی ہیں۔ مباح کام ثواب کا کام بن جاتا ہے۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں "از علی آموز اخلاصِ عمل"، یعنی عمل کا اخلاص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سیکھو، پھر اس پر ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے جہاد میں ایک یہودی کو پچھاڑ دیا اور اسکے سینہ پر بیٹھ گئے پھر تلوار اٹھایا اسکو مارنے کیلئے تو اس یہودی نے دیکھا کہ اب تو مرنا ہی ہے بس اس نے حضرت علیؓ کے چہرہ مبارک پر تھوک دیا۔ تو حضرت علیؓ نے اسکو چھوڑ دیا، قتل نہیں کیا، یہ دیکھ کر اس یہودی کو تعجب ہوا کہ مجھکو مارنے کیلئے جہاد میں آئے تھے، مجھکو پچھاڑ بھی دیا اور قابو بھی پا گئے، تلوار لیکر میرے سینہ پر بیٹھ گئے تھے پھر بھی مجھکو قتل کیوں نہیں کیا؟ اس نے حضرت علیؓ سے پوچھا، تو حضرت

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم جو کام بھی کرتے ہیں اللہ پاک کو راضی کرنے کیلئے کرتے ہیں۔ جب تم نے ہمارے منہ پر تھوک دیا تو ہمارے نفس میں غیظ وغضب پیدا ہوا جذبۂ انتقام پیدا ہوا تو ہم نے سوچا کہ اگر اب میں تم کو قتل کرونگا تو یہ اللہ کیلئے نہیں ہوگا بلکہ اپنے نفس کے جذبہ انتقام اور غصہ کی وجہ سے ہوگا، اس لئے ہم نے تم کو چھوڑ دیا، قتل نہیں کیا۔ یہ سن کروہ یہودی اتنا متاثر ہوگیا کہ اپنے خاندان کے پچاس آدمیوں کو لیکر آیا اور مسلمان ہوگیا۔

تو دیکھو! یہ چھوڑنا اور قتل نہ کرنا اللہ کیلئے تھا، اسکی برکت سے پچاس آدمیوں کو ہدایت مل گئی۔ اس لئے اسکی مشاق کرنا چاہئے کہ ہر ایک کام اللہ پاک کیلئے ہو۔

## سالن اتنا لذیذ کیوں تھا؟

بمبئی میں ایک بہت نیک نام آدمی گزرے ہیں، عورتوں میں دعوت کے ذمہ دار بھی رہ چکے ہیں۔ انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک بار گھر پر تھا۔ پڑوس کی ایک عورت سالن لیکر آئی، وہ سالن بہت لذیذ تھا، میں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ ذرا پتہ لگاؤ کہ سالن میں اس نے کیا چیز ڈال دیا ہے کہ سالن اتنا لذیذ ہوگیا۔ جب میری اہلیہ نے اس سے پوچھا تو اس عورت نے کہا کہ بہن! ہم نے کوئی نئی چیز نہیں ڈالی ہے، جو مسالہ تم ڈالتی ہو وہی ہم بھی ڈالتے ہیں اسکے علاوہ اور کچھ بھی نہیں، میری گھر والی نے کہا کہ نہیں کچھ بات تو ہوگی، آخر تمہارا سالن اتنا لذیذ کیوں ہے؟ جب بہت اصرار کیا تو اس عورت نے کہا کہ جا کر کہہ دو کہ ہم جو کام بھی کرتے ہیں اللہ پاک کو راضی کرنے کیلئے کرتے ہیں، زبان سے بھی کہتے



ہیں۔ مثلاً شوہر ڈیوٹی پر چلے گئے۔ انکی ذمہ داری ہے، اب گھر کا کام مجھکو کرنا پڑتا ہے تو اس وقت ہم اپنی زبان سے کہتے ہیں کہ یا اللہ! شوہر چلے گئے اب ہماری ذمہ داری ہے، ہم بازار سامان لینے جارہے ہیں، آپ ہم سے راضی ہوجایئے، مسالہ پیسنے بیٹھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یا اللہ! آپ ہم سے راضی ہوجایئے، یہ کام ہماری ذمہ داری ہے، ہم اسکو پورا کررہے ہیں، آپ ہم سے راضی ہوجایئے، کھانے میں نمک ڈالتے ہیں تب بھی کہتے ہیں کہ یا اللہ! آپ ہم سے راضی ہوجایئے، جب ان صاحب کو اس عورت کی یہ بات ان کی اہلیہ نے بتایا تو انھوں نے کہا کہ اب سمجھ میں آیا یہ سالن اتنا لذیذ کیوں ہوگیا، یہ لذت اسکے اخلاص کی برکت سے تھی۔

## اخلاص کی مٹھاس کھجوروں میں آگئی

ایک حاجی صاحب حج کرنے جارہے تھے تو حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کیلئے آئے۔ حضرت سے ملے پھر جب رخصت ہونے لگے تو حضرتؒ نے فرمایا کہ مدینہ پاک میں میرے ایک پیر بھائی رہتے ہیں جا کر ان سے ملاقات کرلینا۔ وہ حضرت مولانا موسیٰ صاحبؒ تھے، جو خلیفہ تھے حضرت حکیم الامتؒ کے۔ انہوں نے مدینہ پاک میں شادی کرلی تھی، وہاں انکا کھجور کا باغ تھا۔ چنانچہ وہ حاجی صاحب جب ان سے ملنے جاتے تو وہ انھیں اپنے باغ کی کھجوریں بھی کھلاتے تھے۔ حاجی محمد علی صاحب کہنے لگے کہ میں نے ایک بار کہا کہ حضرت! میں زمیندار آدمی ہوں مالدار بھی ہوں، بازار سے اچھی سے

اچھی اور بڑھیا کھجوریں خریدتا ہوں، قیمتی خریدتا ہوں آپ کی کھجور دیکھنے میں معمولی لگتی ہے مگر جو لذت وحلاوت آپ کی کھجور میں ہوتی ہے وہ ہماری کھجور میں نہیں ہوتی ہے۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ تو حضرت نے فرمایا کہ حاجی تیری فلوس (روپے پیسے) کی اور میری خلوص کی یعنی تم تو پیسے سے خریدتے ہو اور میں اللہ کے لئے کھلاتا ہوں تو اس میں جو لذت وحلاوت ہے وہ اسکی ہوتی ہے۔ اس لئے بندہ کو چاہئے کہ زندگی کے ہر کام میں اللہ کو راضی کرنے کی مشاقی کرے۔

## حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کا معمول

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میرے چچا جان حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ بغیر صحیح نیت کے ایک پیالی چائے بھی نہیں پیتے تھے۔ پہلے نیت کرتے تھے تب پیتے تھے۔ دیکھو! ہم لوگ صبح وشام کتنی چائے پی لیتے ہیں۔ یہ ہے نیت کی برکت کہ اس سے عادات عبادات بن جاتی ہیں، مباح کام ثواب کا کام بن جاتا ہے۔

## ہر عمل میں اسکی مشاقی کریں

غرضیکہ زندگی کے ہر عمل میں مشاقی کیجئے کہ جو عمل کریں گے اللہ کو راضی کرنے کیلئے کریں گے۔ اسکی مشاقی کے بعد پھر زندگی عجیب وغریب ہو جاتی ہے، کھانا، پینا، کپڑا پہننا، سب میں نیت کر لیجئے کپڑا پہننا ہے تو اس وقت نیت کرنا چاہئے کہ ستر چھپانے کا حکم ہے اور فرض ہے اس لئے ہم کپڑا پہنتے ہیں۔ اب اس نیت کی وجہ سے فرض کا ثواب ملے گا۔ اسی طرح کھانا، پینا ہے تو اسی وقت نیت کرنا



چاہئے "کُلُوْا وَاشْرَبُوْا" کا حکم ہے، اللہ پاک کا حکم ہے کہ کھاؤ پیو، ہم اس حکم کو پورا کر رہے ہیں، اس طرح یہ سارے اعمال عبادات بن جاتے ہیں۔

## شراب کے نو (۹) مٹکے توڑ ڈالے

لکھا ہوا ہے کہ شیخ ابوالحسن نوریؒ جا رہے تھے۔ دریا کے کنارے پہونچے تو دیکھا کہ ایک زرق برق (چمکتی ہوئی خوبصورت) کشتی جا رہی ہے اور اس میں شراب کے مٹکے رکھے ہوئے ہیں۔ تو حضرت نے دیکھ کر پوچھا کہ اس کشتی میں کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اس کشتی میں شراب ہے جو بادشاہ کے لئے جا رہی ہے۔ یہ سن کر شیخ کو غصہ آیا، تو بس لکڑی اٹھائی اور ان مٹکوں کو توڑنے لگے۔ چونکہ وہ شراب بادشاہ کیلئے جا رہی تھی اس لئے حضرت شیخ فوراً گرفتار کر لئے گئے۔ وہ بادشاہ جس کے لئے شراب لے جائی جا رہی تھی خلفاء عباسیہ کا نہایت سخت بادشاہ تھا۔ لوہے کی کرسی پر بیٹھتا تھا اور لوہے کی ٹوپی پہنتا تھا۔ نہایت سخت مزاج تھا۔ اب سب نے کہا کہ آج شیخ نہیں بچ سکتے۔ آج ان کی جان بخشی بہت مشکل ہے۔ خیر! اس بادشاہ کے پاس شیخ کی پیشی ہوئی بادشاہ نے کہا کہ آپ نے کیوں ایسا کیا؟ تو شیخ نے فرمایا کہ تم پر اور تمہاری رعایا پر رحم کرنے کیلئے میں نے ایسا کیا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ تو شیخ نے فرمایا کہ بڑے جو کام کرتے ہیں چھوٹے اسی کی نقل کرتے ہیں، تم ایسا کرو گے تو رعایا بھی ایسا ہی کریگی، تم منع نہیں کر سکتے "اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِهِمْ" لوگ اپنے بادشاہ کا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔

## ہر بڑے کو چھوٹے کیلئے قربانی دینا چاہئے

یہاں ایک بات یاد رکھو کہ ہر بڑے کو اپنے چھوٹوں کیلئے قربانی پیش کرنا چاہئے۔ اگر گھر کے اندر ماں سوتی رہے گی تو ظاہر بات ہیکہ بچے اسکو دیکھیں گے کہ ماں نماز نہیں پڑھتی ہے، سوتی رہتی ہے تو وہ بھی اسی کی نقل کریں گے۔ اور اگر ماں تہجد گزار ہے تو اسکے اچھے اثرات بچے پر آئیں گے۔ ماں اچھی گفتگو کرتی ہے اچھی زبان میں بولتی ہے تو بچے اسی کو سیکھتے ہیں۔ ماں کی زبان پر اگر اللہ پاک کا نام ہے اور ہاتھ سے کام ہے تو بچے اسکو بھی دیکھتے اور سیکھتے ہیں۔ اس لئے ہر بڑے کو چاہئے کہ اپنے چھوٹوں کیلئے قربانی پیش کرے، اور اپنی زندگی اچھی بنائے۔

## ماں باپ نے زندگی بدل دی

ہمارے گورکھپور یوپی میں شوہر بیوی دونوں ساتھ رہتے تھے۔ کالج کے زمانہ میں دونوں کی دوستی تھی اسلئے دونوں نے شادی کرلیا۔ آزاد ماحول تھا ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر گھومنے والے، پارکوں میں آزاد ٹہلنے والے تھے۔ شادی کے بعد اللہ پاک نے اولاد کی علامت ظاہر کی۔ تو ایک روز بیوی اپنے شوہر سے کہنے لگی کہ دیکھئے! اب اللہ پاک کی ایک نعمت آنے والی ہے، اولاد اللہ پاک کی ایک بڑی نعمت ہے، اب اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ جو زندگی اس وقت ہم لوگ گزار رہے ہیں، ہماری اولاد بھی ایسے ہی کرے ایسی ہی آزاد زندگی گزارے تو ٹھیک ہے لیکن اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد نیک نام ہو وہ اچھا اور سچا مسلمان بن کر رہیں تو آج سے آپ شراب کباب سب چھوڑ دیجئے اور میں بھی زندگی



اچھی گزار لوں، میری زندگی سے بے پردگی ختم ہو جائے لباس میرا صحیح ہو جائے، نماز ذکر و دعا اور تلاوت کی میں پابند ہو جاؤں اور آپ بھی نماز ذکر و دعا کے پابند ہو جایئے تا کہ دنیا میں ہماری اولاد جب ہمارے اس نیک ماحول میں آئیگی تو وہ بھی انشاء اللہ یہ سب کچھ سیکھے گی اور دیندار بن جائیگی۔

## محبت والی بات کا اثر

تو چونکہ محبت سے کہی ہوئی یہ بات تھی اور جو بات محبت سے کہی جاتی ہے وہ اثر کرتی ہے۔ اس لئے اس عورت کی بات اثر کرگئی۔

## یاد رکھو!

جو کام پیار سے ہوتا ہے وہ تلوار سے نہیں ہوتا ہے۔ نرمی سے جو کام آدمی کرسکتا ہے وہ کام آدمی سختی سے، مار پیٹ سے نہیں کرسکتا۔ اس بیوی نے محبت سے بات کہی تھی شوہر کے دل میں آگئی تو اس نے کہا کہ بس ٹھیک ہے آج سے ان سب گناہوں سے ہم توبہ کرلیتے ہیں کہ یہ گناہ اب نہیں کریں گے۔ اس کے بعد ان کی زندگی بدل گئی۔ پارک میں گھومنا ختم ہوگیا، لباس بھی درست اور صحیح کرلیا نماز وغیرہ کے پابند ہوگئے، تلاوت کا اہتمام ہوگیا۔ زبان نے اپنا انداز کلام بدل دیا زندگی صحیح کرلی تو جب ان کی اولاد ہوئی اور انھوں نے اپنے ماں باپ کی یہ اچھی زندگی دیکھا کہ نماز و ذکر ہے دعا اور تلاوت کا اہتمام ہے گھر میں دینی ماحول ہے تو اس کا پورا اثر قبول کیا۔ یہاں تک کہ لوگ کہتے تھے کہ اگر نیک اولاد دیکھنا ہو تو فلاں کی اولاد کو جا کر دیکھو۔

دیکھو!

یہ سب ان دونوں (ماں باپ) کی قربانی کا نتیجہ تھا۔ میں یہی عرض کر رہا تھا کہ ہر بڑے کو اپنے چھوٹوں کیلئے قربانی پیش کرنا چاہیئے۔ بڑے ہی چھوٹوں کے لئے نمونہ بنتے ہیں۔

## اخلاص نے سخت مزاج بادشاہ کو متاثر کر دیا

خیر! اس بادشاہ نے ان بزرگ سے کہا کہ تم ٹھیک کہتے ہو، لیکن یہ بتاؤ کہ جب تم کو توڑنا ہی تھا تو سارے مٹکے کیوں نہیں توڑے، نو (۹) توڑ کر ایک کیوں چھوڑ دیا۔ اس پر ان بزرگ نے کہا کہ اصل میں یہ مٹکے میں اللہ کیلئے توڑ رہا تھا جب میں نے نو (۹) مٹکے توڑ ڈالے تو میرے نفس میں بڑائی آئی، دل میں اپنی بڑائی آئی کہ ہم بڑے بہادر آدمی ہے بادشاہ کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اس وقت ہم نے اپنے نفس سے کہا کہ اب اگر میں اس مٹکے کو توڑوں گا تو یہ عمل اللہ کیلئے نہیں رہے گا بلکہ نفس کی بڑائی کیلئے ہوگا۔ اس لئے میں نے اس ایک مٹکے کو چھوڑ دیا۔ اخلاص سے کہی ہوئی بات تھی بادشاہ متاثر ہو گیا اور کہا کہ ان کو معاف کر دو یہ آدمی معذور ہے۔ تو دیکھو! منکا توڑنا بھی اللہ کیلئے تھا اور چھوڑنا بھی اللہ کیلئے تھا۔

## پوری زندگی عبادت

اگر اسکی مشاق کر لی جائے تو زندگی پوری عبادت بن جاتی ہے۔ کھانا، پینا، سونا، اٹھنا، بیٹھنا غرض کہ زندگی کی جو ضروریات بھی آدمی پوری کرتا ہے اگر اسکو اللہ پاک کو راضی کرنے کیلئے کرے۔ تو اس طرح پوری زندگی عبادت بنتی ہے اور اللہ



پاک اس سے راضی ہوتے ہیں، اس لئے ہم سب کو اس کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

## دوسری بات اتباعِ سنت ہے

اسی کے ساتھ دوسری بات یہ ہے کہ جو کام بھی کرے سنت کے مطابق کرے۔ جس کام کو حضرت سیدنا آقا مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ نے جس طرح کیا ہے اس کام کو اسی طرح انجام دینے کی مشاق کرے۔ بزرگی اور ولایت کا معیار وکسوٹی اتباع سنت ہی ہے۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے، جو شخص جتنا متبع سنت ہوتا ہے اتنا ہی اللہ پاک کے یہاں اس کا مقام ومرتبہ ہوتا ہے۔

## حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا رنج وغم

حضرت خواجہ اجمیریؒ کے بارے میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ بھول سے وضو کے درمیان میں انگلیوں کا خلال کرنا چھوٹ گیا تو بہت رنجیدہ اور غمگین تھے۔ تو ان کے خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے کہا کہ حضرت! آپ بہت زیادہ رنجیدہ اور پریشان حال کیوں ہیں، کیا بات ہے؟ تو حضرت نے فرمایا کہ قطب الدین! جب سے وہ نداء (آواز) کان میں آئی ہے (کہ ہمارے محبوب ﷺ سے محبت کا دعوی کرتے ہو اور انکا طریقہ چھوڑتے ہو) تب سے سکون نہیں ہے کہ کل محشر کے میدان میں آقا مولا حضور پاک ﷺ کو منہ کیسے دکھاؤں گا، اس کا غم ہے۔

## ہم بھی غور کریں

دیکھو! بھول سے ایک سنت چھوٹ گئی تھی اس پر کتنا رنجیدہ اور غمگین تھے۔ اب ہم لوگ بھی غور کر لیں کہ زندگی ہماری کیسی گذرتی ہے، اللہ پاک ہم سب کو متبع سنت

بنادیں (آمین) اسکی ہم سب کو فکر کرنا چاہئے اور اپنے بارے میں غور کرنا چاہئے۔

## بچوں کی تربیت میں اس کا اہتمام ضروری ہے

بچوں کی تربیت میں خاص طور سے اسکا اہتمام کرنا چاہئے۔ مثلاً ایک سنت ہے کہ آدمی بیٹھ کر پانی پیئے تو اب بچے سے کہئے کہ بیٹا! بیٹھ کر پانی پینا سنت ہے۔ اسی طرح اسکو بتائے کہ داہنے ہاتھ سے پانی پینا سنت ہے، بسم اللہ پڑھ کر پانی پینا سنت ہے، تین سانس میں پانی پینا سنت ہے۔ پانی پینے کے بعد الحمدللہ کہنا، دعا پڑھنا سنت ہے۔

## مدارِ نجات سنت ہے

غرض کہ سنت ہے، سنت ہے بار بار کہیں تا کہ بچے کے کان میں یہ آواز بار بار پڑے، بار بار گھر میں اسکا مذاکرہ ہو کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا سنت ہے۔ داہنے پاؤں میں پہلے جوتا پہننا اور بائیں پاؤں سے پہلے نکالنا سنت ہے۔ سنت کا اتنا مذاکرہ ہو کہ بچوں کے دل میں یہ بات بیٹھ جائے کہ نجات کا مدار اتباعِ سنت ہی ہے۔

## بے ہوشی میں بھی سنت کا ہوش تھا

مکہ مکرمہ میں حافظ اسحاق صاحب سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگے حاجی شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت حکیم الامتؒ کے خلیفہ تھے، آخر میں بیمار تھے ہم لوگوں نے سوچا کہ حضرت کا پائجامہ بدل دیا جائے اور لنگی پہنا دیا جائے اس سے طہارت میں آسانی رہے گی۔ تو حافظ اسحاق صاحب کہتے ہیں کہ کپڑا بدلتے



وقت ہم لوگ بھول کر پہلے داہنے پاؤں سے پائجامہ نکالنے لگے تو حضرت نے پیر سکوڑ لیا حالانکہ انکو ہوش نہیں تھا، بات نہیں کر رہے تھے لیکن سنتوں کی اتنی مشاقی کر لی تھی کہ ایسی بے ہوشی کے حال میں بھی خلاف سنت عمل پر پیر سکوڑ لیا۔ پھر اس کے بعد جب ہم نے بائیں پاؤں سے پائجامہ نکالنا شروع کیا تو نکالنے دیا۔ سوچنے کی بات ہے کہ ہوش کے عالم میں انھوں نے سنتوں کی کتنی مشاقی کی ہوگی کہ بے ہوشی کے حال میں بھی سنت کے خلاف عمل کو برداشت نہیں کر سکے۔

## میت بول پڑی کہ مجھے سنت کے مطابق غسل دو

اس سے بھی زیادہ تعجب والا ایک واقعہ مکہ مکرمہ کا ہے۔ ایک صاحب تھے، جو مکہ مکرمہ میں چالیس سال رہ چکے ہیں۔ انھوں نے یہ واقعہ سنایا کہ مکہ مکرمہ میں ایک بار وبائی مرض پھیل گیا جس کی وجہ سے اموات بہت زیادہ ہونے لگیں تو اس وقت میت کو غسل دینے والے (جو غسّال) تھے وہ میت کو لٹاتے اور اس کے جسم پر اس طرح پانی ڈالتے کہ پورے جسم پر پانی پہنچ جائے اور فرض ادا ہو جائے۔ چونکہ پانی کم تھا اس لئے وہ لوگ میت کو اس طرح نہلاتے اور فوراً کہتے کہ اٹھاؤ غسل ہو گیا۔ اسی موقع پر ایک میت لائی گئی، غسل دینے والوں نے ویسے ہی پورے جسم پر پانی ڈال کر فرض ادا کر کے غسل دیدیا اور کہا کہ اٹھاؤ غسل ہو گیا بس وہ میت فوراً کہتی ہے کہ ''غَسِّلْ سُنَّةَ الْغُسْل'' یعنی مجھے سنت کے مطابق غسل دو۔ مردے کہاں اس طرح بات کرتے ہیں، اسلئے غسال نے جب یہ بات سنی تو مارے خوف و دہشت کے بے ہوش ہو کر گر پڑا اور جو لوگ اس کے پاس کھڑے تھے وہ سب

بھاگنے لگے، اب جب لوگ بھاگنے لگے۔ تو انھیں دیکھکر دکانداروں نے اپنی دکانیں بند کرنی شروع کر دیں گھر والے گھر کے دوروازے بند کرنے لگے، غرض کہ اس وقت ہر آدمی بھاگ رہا تھا۔ ایک آدمی نے دیکھا تو پوچھا کہ کیا بات ہے؟ لوگ کیوں بھاگ رہے ہیں۔ تو لوگوں نے جواب دیا کہ میت بات کر رہی ہے، تو اس نے کہا کہ بات ہی تو کر رہی ہے مار تو نہیں رہی ہے آخر بھاگتے کیوں ہو؟ چلو دیکھتے ہیں کیا بات ہے؟ خیر بڑی مشکل سے کچھ لوگ آئے تو دیکھا کہ میت تو میت تھی خاموش پڑی ہوئی ہے اور غسال بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

## ہم زندہ لوگوں کو کتنی فکر ہونی چاہیئے

اس پر میں عرض کیا کرتا ہوں کہ اس شخص نے زندگی میں سنتوں کی اتنی مشاقی کی تھی کہ اللہ پاک نے مرنے کے بعد بولنے کی اجازت دی اور اس نے کہا کہ مجھکو سنت کے مطابق غسل دو۔ تو دیکھو! جب مردہ شخص سنت کی اتنی فکر کرتا ہے تو ہم زندوں کو اس کی کتنی فکر کرنی چاہیئے۔

اسلئے ماں، بہنوں، بیٹیوں، گھروں میں سنت کو اتنا رواج دو کہ ہمارا ہر بچہ، ہماری ہر بچی یہ کہہ دے اور یقین کر لے کہ نجات کا مدار سنت ہی ہے۔ اللہ پاک آپ لوگوں کو اچھا رکھے، گھر میں اسکا مذاکرہ کرو۔

## جنت میں آپ ﷺ کی معیت

حدیث پاک میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّةِ۔ (رواہ الترمذی کمافی المشکوٰۃ ص ۳۰)



یعنی جس نے میری سنت سے محبت کیا اس نے مجھ سے محبت کیا اور جس نے مجھ سے محبت کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

## سنت پر چار انعام

اور ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا۔ مَنْ حَفِظَ سُنَّتِی اَکْرَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِاَرْبَعِ خِصَالٍ، اَلْمَحَبَّةُ فِی قُلُوْبِ الْبَرَرَةِ وَالْهَیْبَةُ فِی قُلُوْبِ الْفَجَرَةِ وَالسَّعَةُ فِی الرِّزْقِ وَالثِّقَةُ فِی الدِّیْنِ۔

جس شخص نے میری سنت کی حفاظت کی (دل و جان سے اسکو مضبوط پکڑا اور اس پر عمل کیا) تو اللہ چار باتوں سے اسکا اکرام کرے گا۔

(۱): نیک لوگوں کے دلوں میں اسکی محبت پیدا کرے گا (۲): فاجر اور بدکار لوگوں کے دلوں میں ہیبت ڈال دیگا (۳): رزق میں وسعت اور برکت عطا کریگا (۴): دین میں پختگی نصیب فرمائے گا۔ (شرح شرعۃ الاسلام ص ۸/سید علی زادہ)

سنت کی پابندی کی برکت سے اللہ پاک نیک لوگوں کے دلوں میں ایسی محبت ڈال دیتے ہیں کہ زندگی نہایت اچھی گزرتی ہے، آدمی پابندی کر کے دیکھے۔

## تیسری بات دین کی فکر و تڑپ ہے

تیسری بات یہ ہیکہ اپنے دین و ایمان کی حفاظت اور ترقی کی فکر و تڑپ کے ساتھ اپنے بال بچوں اور اولاد کے دین و ایمان اور تربیت کی فکر کرو۔ زندگی غفلت میں نہ گزارو۔ دین کے بارے میں مطمئن زندگی نہ گزارو، بلکہ زندگی فکر مند گزارو۔ زندگی میں دین کتنا آگیا، سنتیں ہماری زندگی میں کتنی داخل ہوئیں،

اعمال خیر کا شوق کتنا بڑھ گیا، عمل میں جی کتنا لگنے لگا، تسبیح وتلاوت کا اہتمام کتنا ہوگیا؟ غرض کہ دین کے اعمال کیلئے ایک فکر وتڑپ اور لگن ہو، دین کے بارے میں زندگی مطمئن نہیں گزارو۔

## علامہ یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا سوز و درد

علامہ یوسف بنوریؒ ایک بہت بڑے عالم گزرے ہیں۔ ان کے بارے میں حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ لکھتے ہیں کہ انکے ساتھ میرا ایک سفر تھا، قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی محنت چل رہی تھی۔ (قادیانی غیر مسلم ہیں) اس وقت صبح سے شام تک مستقل پروگرام، رات کو بارہ بجے بستر پر آرام کرنے کیلئے آئے۔ میں تو فوراً بستر پر پڑا سو گیا۔ دو تین گھنٹے کے بعد آنکھ کھلی تو دیکھا کہ مولانا کا بستر خالی ہے، یہ دیکھ کر مجھے تعجب ہوگیا کہ بوڑھے آدمی دن بھر کے تھکے ماندے اوران کا بستر خالی ہے، آخر کیا کر رہے ہیں؟ میں نے جا کر دیکھا تو مولانا مصلے پر سجدے میں سر رکھ کر رو رہے ہیں کہ یا اللہ! اس امت کے ایمان کا کیا ہوگا؟ دن بھر کے تھکے ماندے تھے لیکن دین کے بارے میں بے چینی اتنی تھی۔

## سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی بے تابی

قاضی شداد حضرت سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ دن بھر حکومت کے کام میں مصروف رہتے تھے، لیکن رات کے وقت میں بیت المقدس فتح کرنے کیلئے ایسا بے چین ہوتے تھے جیسے کسی ماں کی ایک ہی اولاد ہو اور اس اکلوتی اولاد کو دشمن قتل کرکے ماں کے سامنے ڈال دے۔ ماں اس منظر کو



دیکھ کر کتنا تڑپے گی، آنسو گرائے گی، بے چین ہوگی، جو بے چینی کی کیفیت اس ماں کو ہوگی، وہی کیفیت حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی رات کے وقت میں ہوا کرتی تھی، اسطرح تڑپا کرتے تھے۔

اس لئے زندگی مطمئن نہ گزاریں۔ دین کے لئے آدمی تڑپے۔ اللہ کیلئے روئے، گڑگڑائے کہ آخرت میں ہمارا کیا ہوگا، اس کی بہت فکر ہو، اس سے اللہ پاک کی رضا ملتی ہے، جتنی جو فکر کریگا اللہ پاک اسکو اتنا ہی مقام اور مرتبہ عطا فرمائیں گے۔

## کتنی ماؤں نے دین کیلئے اولاد کو قربان کردیا ہے

کتنی مائیں ایسی گزری ہیں جنہوں نے دین کیلئے اولاد کو قربان کردیا ہے۔ پیارے شوہروں کو قربان کردیا۔ ایک صحابیؓ لنگڑاتے تھے، غزوہ احد میں لنگڑا ہونے کی وجہ سے نہیں جاسکے تو بیوی نے یہ نہیں کہا کہ آپ نے اچھا کیا، نہیں گئے، بلکہ ان کی بیوی نے طعنہ دیا کہ جان بچانے کیلئے گھر میں رہ گئے۔ اللہ اکبر! کیسی بیوی تھیں۔ اللہ پاک سے ان کا تعلق کتنا گہرا تھا۔ ان صحابیؓ نے جب بیوی کا طعنہ سنا تو فوراً کھڑے ہوگئے اور جنگ میں چلے گئے اور اللہ پاک کے راستہ میں شہید بھی ہوگئے، اس کے بعد جب وہ اونٹنی جس پر ان کی لاش رکھی ہوئی تھی مدینہ پاک لے جائی جانے لگی تو وہ مدینہ پاک جاتی ہی نہیں تھی۔ تو حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا بات ہے؟ گھر والوں سے پوچھا گیا، تب انھوں نے بتایا کہ گھر سے نکلتے وقت انھوں نے دعا کی تھی کہ ''اَللّٰھُمَّ لَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَھْلِیْ،، یا اللہ! مجھ کو میرے گھر والوں کی طرف مت لوٹائیگا۔ بالآخر وہیں دفن کئے گئے۔

## سوچو!

اللہ پاک سے ان کا کیسا تعلق تھا کہ گھر سے نکلتے وقت دعا کر رہے ہیں کہ اے اللہ! مجھکو میرے گھر والوں کی طرف واپس نہ لوٹائیگا۔ میں یہی عرض کر رہا تھا کہ زندگی قربانی اور مجاہدہ والی گزارنی چاہیئے۔ ہر ماں، بہن، بیٹی کو اپنے شوہر، بیٹے بھائی کیلئے دین میں معین اور مددگار ہونا چاہیئے۔ جب بھی کوئی موقع پیش آجائے تو گھر والوں سے کہے کہ آپ دین کا کام کریں، ہم گھر سنبھال لیں گے۔

## ایک بیوی نے اپنے شوہر کو کیسے دیندار بنادیا

ہمارے ایک دوست ہیں، وہ کہنے لگے کہ آپ جو میری زندگی دیکھ رہے ہیں کہ چہرہ پر داڑھی ہے، میرا لباس بدل گیا ہے، یہ سب میری بیوی کی برکت ہے۔ میری بیوی شادی کے بعد جب مجھ سے تھوڑا مانوس ہوگئی تو کہنے لگی کہ آپ بہت اچھے لگتے ہیں۔ اللہ پاک نے آپ کو کتنا اچھا بنایا ہے، اگر آپ کے چہرہ پر داڑھی آجائے گی، سنت آجائیگی تو آپ اور زیادہ اچھے لگیں گے۔ میری بیوی نے اتنی محبت اور پیار سے کہا تو میں نے داڑھی رکھ لیا۔ کچھ دن اور گزرے تو پھر اس نے مجھ سے کہا کہ ماشاء اللہ اب آپ کتنے اچھے لگ رہے ہیں، اللہ پاک نے آپ کو کتنا اچھا بنایا ہے، آپ کے چہرہ پر داڑھی آگئی۔

## شوہر اور بیوی دونوں ایک دوسرے کیلئے نعمت

یاد رکھو! سب سے زیادہ خوبصورت اور خوب سیرت حضور ﷺ پاک تھے۔ آپ ﷺ کے چہرہ مبارکہ پر داڑھی تھی۔ تو وہ میرے دوست کہتے ہیں کہ میری



بیوی نے مجھ سے کہا کہ اس سنت کی برکت سے آپ ماشاء اللہ کتنے اچھے لگتے ہیں۔ اگر اس کے ساتھ آپ کا لباس بھی بدل جائے تو آپ اور زیادہ اچھے لگیں گے۔ اس کے کہنے پر میں نے اپنا لباس بھی بدل دیا اور اب میرے جسم پر یہ کرتہ پائجامہ آگیا تو یہ سب کچھ میری بیوی کی برکت ہے کہ میں ایسا دیندار بن گیا۔

شوہر اور بیوی دونوں ایک دوسرے کیلئے نعمت ہیں۔ دنیا میں ایک کو دوسرے سے راحت ملتی ہے، شوہر کو بیوی سے اور بیوی کو شوہر سے راحت ملتی ہے۔ اسلئے چاہیئے کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کیلئے دین میں معین و مددگار بنے، آخرت کے کام میں مددگار بنے۔

## اللہ پاک رحم کریں اس شوہر پر اور اس بیوی پر

حدیث پاک میں آتا ہے۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَأَتَهٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى وَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْمَاءَ۔ (ابوداود کمافی المشکاۃ ص/۱۰۹)

آپ ﷺ نے اس حدیث پاک میں ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک اس بندہ پر رحم فرمائے جو اٹھا اور تہجد کی نماز پڑھ لیا، پھر بیوی کو اٹھایا اور اس نے بھی تہجد کی نماز پڑھ لی، اور اگر کسی دن خود اٹھا نماز تہجد پڑھ لیا، پھر بیوی کو اٹھایا تو اس نے تھوڑی آنا کانی کی (کہ مثلاً بہت تھکن ہے) تو (نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَاءَ) اس کے منھ پر پانی کے چھینٹے مار دیا، پھر بیوی نے اٹھ کر نماز تہجد پڑھ لی، اسی طرح آپ

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ( رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَأَةً الخ ) اللہ پاک رحم فرمائیں اس عورت پر جس نے خود اٹھکر تہجد کی نماز پڑھ لی پھر شوہر کو جگایا تو اس نے بھی پڑھ لی اور اگر کسی دن بیوی کے جگانے پر شوہر نے کچھ آنا کانی کیا ( کہ مثلاً میں تھکا ہوا ہوں ) تو ( نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ ) اس عورت نے اپنے شوہر کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے ماردئے ( گویا اس نے آج شوہر سے بدلہ لے لیا ) پھر شوہر اٹھا اور تہجد کی نماز پڑھ لیا۔

## آپ ﷺ کا منشاء مبارک

اللہ اکبر! دیکھو، یہاں آپ ﷺ دعا فرمارہے ہیں اس شوہر اور بیوی کیلئے جو ایک دوسرے کیلئے دین اور آخرت کے کام میں مددگار ہیں۔ حضور پاک ﷺ چاہتے ہیں کہ ہمارا ہر امتی تہجد گزار ہو، ماں، بہن، بیٹی، شوہر، بیٹے سب تہجد گزار ہوں۔ آپ ﷺ اس کے حق میں دعا فرمارہے ہیں۔

## شیطان کا گزر میرے گھر میں نہیں ہوسکتا

ایک صاحب تھے، حکومت کے ملازم تھے، کہنے لگے کہ شیطان کا گزر میرے گھر میں نہیں ہوتا۔ کسی نے کہا کہ کیوں نہیں ہوتا؟ تو کہنے لگے کہ میں گھر کے باہر تہجد پڑھتا ہوں اور میری بیوی اور چار بچیاں میرے گھر میں تہجد پڑھتی ہیں، تو شیطان میرے گھر میں کہاں سے گھسے گا۔



## گھر کا ماحول دینی بناؤ

اسلئے گھر کا ماحول دینی بناؤ۔ گھر کا ماحول جب دینی ہوگا تو اسکی برکتیں ہوں گی اور یاد رکھو! گھر کے اندر ایسا دینی ماحول بنانے میں گھر کی تعلیم بہت معین اور مددگار ہے۔ جب گھر میں دین کی تعلیم کروگی تو بچوں کو، گھر والوں کو اللہ پاک کے راستہ میں بھیجنا آسان ہوگا۔ دینی مزاج بنانا آسان رہے گا، دیندار بنانا آسان رہے گا، لہذا اپنے گھروں میں اسکی پابندی کرو۔

## تعلیم نہیں ہوئی تو رات کا کھانا نہیں کھایا

ڈاکٹر خالد صاحب نے کئی بار مختلف مواقع پر یہ واقعہ سنایا کہ میں کسی کام سے کہیں گیا ہوا تھا تو دیر سے گھر واپس آیا۔ گھر پہونچ کر میں نے کھانا نہیں کھایا بلکہ پہلے پوچھا کہ گھر میں تعلیم ہوئی تھی یا نہیں؟ اہلیہ نے کہا کہ نہیں، تعلیم نہیں ہوئی۔ تو میں نے کہا کہ جب تم نے روحانی غذا نہیں لیا تو ہم جسمانی غذا بھی آج نہیں کھائیں گے۔ آج ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ اب سمجھدار بیوی کیسے برداشت کرے کہ شوہر کھانا نہ کھائے اور بھوکا سو جائے تو اس نے کہا کہ اچھا! ہم اب توبہ کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ اب کبھی ناغہ نہیں کریں گے۔ آپ کھانا کھا لیجئے۔ میں نے کہا کہ نہیں جب تم نے ناغہ کرہی دیا ہے تو آج ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ میری بیوی نے بہت اصرار کیا کہ کھانا کھا لیجئے لیکن میں نے کہا کہ تم نے جب ناغہ کیا ہے تو میں کھانا نہیں کھاؤں گا، غرضیکہ میں نے ایک دن اس طرح قربان کیا تو زندگی میں پھر ہمارے گھر تعلیم کا ناغہ نہیں ہوا۔

## گھر میں دینی کام کی پابندی

دیکھو! آدمی دنیا کے کام میں، کھانے پینے میں کیسی پابندی کرتا ہے، کچھ بھی ہوجائے اسکا ناغہ نہیں کرتا۔ تو اسی طرح دینی کام کی گھر میں پابندی کرو انشاء اللہ آہستہ آہستہ دینی مزاج بنے گا۔ تعلیم کی برکت سے اولاد کی بہترین تربیت ہوگی اور اولاد نیک نام بنے گی، اسلئے گھر میں اسکا اہتمام کیجئے۔ ہم اپنے دوستوں کو بہت سے واقعات سنایا کرتے ہیں کہ تعلیم کی برکت سے کتنے گھر سدھر گئے، صحیح ہوگئے۔

## ایک عورت نے اپنے سخت مزاج شوہر کو کیسے دیندار بنایا

ایک لڑکی تھی، اس پر بڑے حالات آئے۔ وہ عقیدہ اور مسلک کے اعتبار سے اہل حق کے عقیدہ اور مسلک پر ہوگئی تھی، تو اس کو دوسرے عقیدہ کے لوگوں نے بہت سمجھایا، ڈرایا دھمکایا بھی، لیکن وہ اہل حق کے عقیدہ پر ہی جمی رہی تو اس کے ماں، باپ نے جن پر محبت وشفقت غالب ہوتی ہے، محلّہ کے سب سے بدنام لڑکے سے اس کی شادی کردی۔ وہ لڑکا بہت سخت مزاج تھا۔ اس لڑکی نے اس رشتہ کو قبول کرلیا۔ شادی کے بعد اس کے گھر گئی تو چونکہ اس لڑکی کو اپنے گھر میں تعلیم کرنے کی عادت تھی اسلئے اس نے سسرال میں بھی جاکر تعلیم کرنا شروع کردیا۔ اب اس کے گھر میں روزانہ تعلیم ہونے لگی اس میں احادیث مبارکہ اور حضور پاک ﷺ کی مبارک باتیں، نورانی باتیں پڑھی اور سنائی جاتی تھیں۔ اسکی برکت یہ ہوئی کہ روز سنتے سنتے اس بدنام اور سخت مزاج لڑکے کا رخ بدلنے لگا اور وہ بھی اپنی بیوی کا ہم خیال ہوگیا۔ اب چونکہ وہ محلّہ کا بدنام ترین



لڑکا تھا، اس کا رعب تھا، دبدبہ تھا، جب وہ اسکا ہم خیال ہوگیا تو وہاں اس محلّہ میں دعوت کا کام شروع ہوگیا۔ اب سب کہنے لگے کہ دیکھو! ہم نے تو غصہ کے مارے ضد میں اسکی شادی اس سے کی تھی کہ یہ اسکو ستائے گا، لیکن اس لڑکی نے تو اسکو ہی اپنے مسلک پر اتار لیا اس کو ہی بدل دیا۔

## حضور پاک ﷺ کے نور کی برکت

یاد رکھو! آپ ﷺ کے مبارک ارشادات میں نور ہے، برکت ہے۔ آپ ﷺ سراپا نور تھے۔ آپ ﷺ کے کلام میں نور ہے، باتوں میں نور ہے، آپ ﷺ کے عمل میں نور ہے۔ اس کی وجہ سے آدمی نورانی بن جاتا ہے، اسلئے محبت وپیار سے آپ لوگ اس کا اہتمام کیجئے۔ گھر میں تعلیم کا اہتمام کیجئے۔ انشاء اللہ، اللہ پاک آپ سب کو نور عطا فرمائیں گے اور بچے بھی دیندار بنیں گے۔

اور دیکھو! اسکے ساتھ ساتھ ایک بات اور ضروری ہے وہ یہ کہ دنیا میں ہمیشہ سے ہر ایک پر کچھ سخت حالات ہوتے ہیں، یہاں حالات آتے رہتے ہیں، مزاج کے خلاف باتیں پیش آتی رہتی ہیں۔ کبھی بیماری ہے، تکلیف ہے، کبھی آمدنی کم ہوگئی، مال کم ہوگیا۔ اس طرح کے حالات دنیا میں سب کو پیش آتے رہتے ہیں۔ آپ ﷺ کی سیرت پاک کو دیکھو کہ آپ ﷺ گھر میں زندگی کس طرح گزارتے تھے۔ فقر وفاقہ پیش آیا، غم کے حالات آئے، کھانے کو نہیں ملا، کئی مہینہ تک گھر میں آگ نہیں جلی۔ یہ سارے حالات پیش آتے تھے۔ تو جب بھی دنیا میں کسی کو حالات پیش آئیں تو اسے چاہئے کہ سیرت پاک پڑھے اسکا مطالعہ کرے

تاکہ اسے معلوم ہو کہ کن مواقع پر حضور پاک ﷺ نے کیا عمل اختیار فرمایا، پھر اس کو وہ اختیار کرے۔ اسلئے کہ سیرت پاک کے مطالعہ سے دل کو بہت تسلی ملتی ہے، غم ہلکا ہو جاتا ہے۔

## اللہ پاک سے مانگنے والی بن جاؤ

یادرکھو! سیرت پاک کا ایک عملی نمونہ اوراس کی تعلیم یہ ہے کہ جب حالات سخت ہوجائیں تو اللہ پاک سے مانگنے والی بن جاؤ، اللہ پاک کے سامنے آنسو گرانے والی بن جاؤ، اللہ پاک کے سامنے ہاتھ پھیلانے والی بن جاؤ۔ دل میں یہ ٹھان لو کہ کوئی بھی بات پیش آجائے ہم اپنے اللہ سے کہیں گے۔ مخلوق سے مانگنے میں ذلت ورسوائی ہے اور اللہ پاک سے مانگنے میں عزت ہے، ناکامی نہیں ہے۔

خدا سے مانگ، جو کچھ مانگنا ہے اے اکبر
یہ وہ در ہے جہاں آبرو نہیں جاتی

## ہر چھوٹی بڑی چیز اللہ پاک سے مانگو

اسلئے اسکی عادت بنالو، وقت طے کرلو کہ جو کچھ مانگنا ہے ہم اپنے اللہ سے مانگیں گے۔ انھیں سے کہیں گے۔ اس سے اللہ پاک کا تعلق ملتا ہے، تعلق میں اضافہ ہوتا ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہیکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر جوتا کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بھی تم اپنے اللہ پاک سے مانگو۔

عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِيَسْئَالُ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ حَتّٰى يَسْئَالَ شِسْعَ نَعْلِهٖ (الترمذی کمافی المشکوۃ)



حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص اپنے رب سے ضرور اپنی ہر حاجت کا سوال کرے یہاں تک کہ جب اس کی چپل کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بھی اللہ پاک سے مانگے۔

حضور پاک ﷺ چاہتے ہیں کہ میری امت اپنی ہر چھوٹی بڑی چیز اپنے اللہ پاک سے مانگے، اسلئے اپنے اللہ پاک سے خوب مانگئے اسی کی عادت بنالیجئے۔ اس سے اللہ پاک کا خاص تعلق ملتا ہے۔

## ''بابا'' کے یہاں مت جاؤ

آجکل عام طور سے یہ شکایتیں ملتی ہیں کہ بعضے مائیں، بیٹیاں، ذراسی تکلیف اور حالات پیش آتے ہیں تو فوراً ''بابا'' کے یہاں دعا اور تعویذ کیلئے چلی جاتی ہیں حالانکہ وہ ''بابا'' خود مخلوق ہے۔ یادرکھو! اللہ پاک نے مخلوق کو مخلوق کا محتاج نہیں بنایا ہے۔ سب کو صرف اپنا محتاج بنایا ہے۔

## تعویذ کی شرطیں

تعویذ کے ذریعہ علاج کرانا جائز ہے لیکن شرط ہیکہ وہ آدمی صحیح ہو، متقی اور دیندار ہو، نیک ہو، سفلی حرکت نہ کرتا ہو، عقیدہ خراب نہ ہو، کافر، مشرک اور کفریہ، شرکیہ کلمات نہ کہتا، کہلاتا ہو۔ غرض کہ اسکی شرطیں پائی جاتی ہوں تو جائز ہے لیکن اس کے باوجود اس میں اتنا غلو کرنا کہ کوئی بات ہوگئی فوراً انھیں کی طرف چلا جائے یہ سوچنے اور غور کرنیکی بات ہے۔

یادرکھو! جو کچھ کرتے ہیں ہمارے اللہ پاک ہی کرتے ہیں۔سب سے بڑی طاقت ہمارے اللہ پاک کی طاقت ہے۔ وہاں سے جب منظور ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اسباب پیدا فرما دیتے ہیں۔اس لئے دعا خوب مانگو۔

## ایک بہت اہم بات

اسکے ساتھ آخری بات جو ہم کہا کرتے ہیں وہ یہ ہیکہ طاعت وعبادت، ذکر وتلاوت کے اہتمام کے ساتھ اللہ پاک کے حکم کی خلاف ورزی، معصیت گناہ ونافرمانی سے بچنا ضروری ہے۔آدمی نیک کام کرتا ہے، طاعت وعبادت کرتا ہے اور کرنا بھی چاہئے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ "ترک لایعنی" بھی مستقل ہدایت ہے۔لایعنی سے بچنا بھی اصول بتایا گیا ہے۔یہ لایعنی خود گناہ ہے اور دوسرے گناہ کا سبب بھی ہے اسی سے غیبت کا گناہ بھی ہوجاتا ہے جو بہت عام ہے۔ ادھر اُدھر کی باتیں جب ہوتی ہیں تو آگے چل کر غیبت ہوجاتی ہے۔یہ سب گناہ ہے، ترک لایعنی کی تاکید حدیث پاک میں وارد ہے۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔ (بخاری ۲/۸۸۹)

ترجمہ:۔ جو شخص اللہ پاک اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ پہونچائے اور جو شخص اللہ پاک پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ (زبان سے یا تو) کوئی بھلی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔



## اپنی نیکیاں بچائیں

یہ ایمان کی علامت اور اس کا تقاضہ ہے کہ اگر بولے تو زبان سے کوئی بھلی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔عموماً دو چار بہنیں ایک ساتھ بیٹھتی ہیں اور ادھر اُدھر کی بات شروع ہوتی ہے تو اسی میں کسی کی غیبت ہوجاتی ہے۔جس سے نیکی تباہ ہوجاتی ہے۔

اسلئے آج طے کرلو کہ اپنی نیکیوں کی حفاظت کریں گے، غیبت اور لایعنی کرکے اپنی نیکی تباہ نہیں کریں گے۔یادرکھو! نافرمانی اور گناہ ایک آگ ہے۔جس سے نیکیاں تباہ ہوجاتی ہیں۔طے کرلو کہ اپنے گھروں میں، مجلسوں میں کسی غیر کا تذکرہ نہیں کریں گے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ غیبت سے حفاظت ہوگی، اور نیکی محفوظ رہے گی۔

## راستہ چلتے چلتے گاڑی کیوں رک گئی

میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ دیکھو! راستہ چلتے چلتے گاڑی کھڑی ہوگئی اور نہیں چلتی، تو پوچھتے ہیں کہ گاڑی کیوں رک گئی۔تو ڈرائیور کہتا ہے کہ جس پائپ سے انجن کو پٹرول اور تیل ملتا تھا اس میں تھوڑا سا کچرہ پھنس گیا ہے جسکی وجہ سے تیل کی سپلائی بند ہوگئی ہے اور انجن کو تیل نہیں مل رہا ہے۔سوچنے کی بات ہے کہ پائپ کتنی موٹی ہوتی ہے۔اسی میں سے پورا تیل سپلائی ہوتا ہے۔لیکن ماشہ دو ماشہ بھر اس میں کچرہ پھنس گیا تو اس نے پوری گاڑی کو روک دیا حالانکہ گاڑی کا پورا انجن ہے باڈی ہے، پہیا ہے، پوری گاڑی ہے لیکن اس معمولی سے کچرہ کی وجہ سے گاڑی نہیں چل رہی ہے۔

## اللہ پاک کے تعلق میں رکاوٹ

اسی طرح میری، مائیں، بہنیں، بیٹیوں سن لو! کہ آدمی ذرا ذرا سا گناہ کرتا ہے جو اللہ پاک کے تعلق اور رضا میں رکاوٹ بنتا ہے۔ اسلئے اپنا جائزہ، محاسبہ خود لو، کوئی کمی کوتاہو اس کو دور کرلو اور پھر اللہ پاک کی ناراضگی والا کام نہ ہو اس کا محاسبہ خود کرلو، تب انشاء اللہ نیکی محفوظ رہے گی۔

## بہن نے اپنا زیور بھائی کو دیدیا

اپنے گھر والوں کو اللہ پاک کے راستہ میں بھیجو۔ ان کیلئے دین میں معین اور مددگار بنو۔ ان کو سمجھاؤ۔ لکھا ہوا ہیکہ حضرت امام بخاریؒ جب پڑھنے کیلئے تشریف لے جارہے تھے تو بہن نے اپنے پورے زیور کو ان کے کپڑوں میں رکھدیا تھا کہ بھائی پڑھنے جارہے ہیں، ضرورت پڑے گی تو اسے خرچ کریں گے۔

## اس سے سب کو راحت ملے گی

سوچو! کیسی بہنیں تھیں اور اپنے بھائی کے دین میں کتنی مددگار ہوتی تھیں۔ اسلئے اپنے گھر والوں کو چاہے بھائی ہوں، شوہر ہوں، بیٹے ہوں، جو بھی ہوں ان کو نرمی سے، محبت سے پیار سے سمجھاؤ، دین کا ذہن بناؤ کہ اللہ پاک کے راستہ میں جائیں اللہ پاک کے راستہ میں کام کریں اس سے دین کی فضاء بنے گی اور سب کو راحت و برکت ملی گی۔ ایک بات اور سمجھ لو کہ اگر گھر والے دیندار ہوں گے تو وہ سب کا حق ادا کریں گے۔ شوہر دیندار ہوگا تو وہ بیوی کا حق ادا کریگا۔ بیٹا دیندار ہوگا تو وہ ماں، باپ کا حق ادا کریگا۔



## مشرک ماں باپ کے ساتھ بھی حسن سلوک کرو

اللہ پاک نے سورۂ لقمان میں جہاں ماں باپ کا حق بیان فرمایا ہے، وہاں ارشاد فرمایا: وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا۔ (سورۃ لقمان/۱۵)

اگر تمہارے ماں، باپ مشرک ہیں ایمان نہیں لائے ہیں تو شرک میں ان کی بات ہرگز نہیں ماننا لیکن دنیا میں انکے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

## اس سے معاشرہ میں امن وسکون ہوگا

اللہ اکبر! دیکھو یہ اللہ پاک کا حکم ہے۔ ماں، باپ کے ساتھ حسن سلوک کا چاہے وہ ماں، باپ مشرک ہوں۔ اللہ پاک کے نافرمان ہوں۔ میں یہی عرض کررہا تھا کہ اگر آدمی دیندار ہوگا تو حق ادا کریگا اسلئے اپنی اولاد کو، گھر والوں کو نرمی ومحبت سے اللہ پاک کے راستہ میں بھیجو۔ وہ دیندار اور نیک بنیں گے تو حقوق ادا کریں گے پھر معاشرہ میں امن وسکون ہوگا۔

## عورت نے رو رو کر دعا دی

ہمارے سامنے بہت سے واقعات ہیں۔ ایک عورت تھی وہ جماعت والوں کو دیکھ کر روتی تھی، آنسو گراتی تھی، دعائیں دیتی تھی کہ اللہ پاک تمہارا بھلا کریں ہمارا شوہر ہمکو روزانہ مارتا تھا، زیادتی کرتا تھا، تم اسے اللہ پاک کے راستہ میں لے گئے تو اسکی زندگی بدل گئی۔ جب سے وہ آیا ہے اب ہمارا حق ادا کرتا ہے، ہم کو آرام وراحت پہونچاتا ہے۔

## شکر کے آنسو

ایک علاقہ سے ایک جماعت جارہی تھی۔ وہاں ایک ڈرائیور تھا، شراب پی کر مست رہا کرتا تھا۔ اسکو کسی طرح کہہ سن کر لوگوں نے تیار کیا، تشکیل کی، وہ تیار ہوا تو جماعت والے اسکی چھٹی کیلئے گئے تو اس کے مالک سیٹھ نے کہا کہ جاؤ بھائی اسے لے جاؤ، شراب پی کر مست رہتا ہے، کیا کرے گا، کم از کم اتنے دن تو محفوظ رہے گا۔ لے جاؤ اس طرح جماعت والے اسے لے گئے۔ اب جب چلہ لگا کر واپس آیا تو ماشاء اللہ چہرہ پر داڑھی آگئی سر پر ٹوپی رہنے لگی اور گھر والے بھی خوش کہ اب ان کا حق ادا کرے گا۔ اور یہی ہوا کہ بیوی بچوں کا حق ادا کرنے لگا، ماں باپ کا حق ادا کرنے لگا۔ اس کے بعد جب جماعت وہاں سے گزری ہے تو عورتوں نے رورو کر دعائیں دی ہیں، کہ زندگی ہماری تباہ تھی، فقر و فاقہ ہم کیا کرتے تھے، پیسے ہمارے پاس نہیں ہوتے تھے۔ ساری کمائی یہ اڑا دیا کرتا تھا۔ اللہ پاک تم لوگوں کو دونوں جہاں میں آباد رکھے تم لوگوں نے ہمارے اجڑے گھر کو آباد کر دیا۔ اب ہمارا یہ لڑکا، ماں، باپ کا حق ادا کرتا ہے، بیوی، بچوں کا حق ادا کرتا ہے۔

## میں یہی عرض کر رہا تھا

تو ماؤں، بہنوں، بیٹیوں! میں یہی کہہ رہا تھا کہ دیندار آدمی حق ادا کرتا ہے۔ بیوی، بچے، ماں، باپ اور سب کے حقوق ادا کرتا ہے۔ اس لئے اپنے گھر والوں کو، اولاد کو، شوہر کو دیندار بناؤ پھر انشاء اللہ زندگی بہت اچھی گزرے گی۔ اس سے اللہ پاک راضی ہوتے ہیں۔ دین کی برکت سے آپس میں جوڑ پیدا ہوتا ہے۔



## ترتیب بنا کر نام لکھ لیں

جو ذمہ دار بہنیں ہیں وہ ہر ایک سے پوچھ کر چلے تین چلے، تین دن کی جو بھی ترتیب ہو بنائیں۔ ہر ایک کے حالات الگ الگ ہوتے ہیں۔ اس کے اعتبار سے نام لکھائیں، ترتیب بنائیں۔ پھر انشاء اللہ یہ شہر ’کامٹی‘ علاقہ میں دعوت کے کام کا نمونہ ہوگا۔ لوگ کہیں گے کہ ماشاء اللہ وہاں کی عورتیں اپنے شوہروں کو اللہ کے راستہ میں بھیجتی ہیں۔ اپنے بھائیوں کو اللہ کے راستہ میں بھیجتی ہیں۔ اپنے بیٹوں کو بھیجتی ہیں، والد کو بھیجتی ہیں۔ انشاء اللہ آپ کا یہ کامٹی نمونہ بنے گا۔ اس سے پھر انشاء اللہ ماحول بن جائیگا۔ اب دیکھو! ہم تو دعا کرلیں گے لیکن جو ذمہ دار بہنیں ہیں وہ ترتیب بنا کر نام لکھ لیں۔

## بیعت ہونے والی بہنیں سن لیں

اچھا دیکھو! یہ کہہ رہے ہیں کہ کچھ بہنیں بیعت ہونے والی ہیں تو سن لو میں انشاء اللہ پہلے خطبہ پڑھوں گا، اس کے بعد جو کلمات میں کہوں گا، وہ کلمات بیعت ہونے والی بہنیں، بیٹیاں اپنی زبان سے آہستہ آواز سے دہرالیں پھر اسکے بعد کچھ تھوڑے معمولات بتائیں گے جسے پورا کرلیا کریں۔

# بیعت کے کلمات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِیۡمِ اَمَّا بَعۡدُ!

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَانِ الرَّجِيۡمِ، بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ يَا اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُسۡلِمُوۡنَ، يَا اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِيۡدًا يُصۡلِحۡ لَكُمۡ اَعۡمَالَكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا ۔ (اب جو کلمات میں کہوں گا انہیں وہ بہنیں بیٹیاں جو بیعت ہونا چاہتی ہیں دہرا لیں گی)

توبہ کرتے ہیں ہم کفر سے، شرک سے، بدعت سے، غیبت کرنے سے جھوٹ بولنے سے، چوری کرنے سے، پرایا مال ناحق کھانے سے، کسی مخلوق کو ناحق ستانے سے اور ہر چھوٹے بڑے گناہ سے۔ ایمان لاتے ہیں ہم اللہ پاک پر، ان کے سب رسولوں پر، ان کی سب کتابوں پر، ان کے سب فرشتوں پر، آخرت کے دن پر، اور تقدیر پر، بھلا ہو یا برا سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

"اَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ" اقرار کرتے ہیں ہم پانچوں وقت کی نماز پڑھیں گے، رمضان شریف کے روزے رکھیں گے، اگر مال ہوگا زکاۃ دیں گے، زیادہ گنجائش ہوگی حج کریں گے، اللہ و رسول اللہ ﷺ کے سب حکموں کو جہاں تک ہو سکے گا بجا لائیں گے۔



اگر کوئی نافرمانی ہو جائیگی فوراً توبہ کریں گے۔ بیعت ہوتے ہیں ہم چاروں سلسلہ میں، چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ میں۔ یا اللہ! ان چاروں خاندانوں کی برکت ہم کو نصیب فرما اور قیامت میں ہم کو ان بزرگوں کے ساتھ اٹھا۔ یا اللہ! ہماری توبہ قبول فرما۔ ہمیں اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔ آمین

## دیکھو!

یہ بیعت ہونا ہوگیا اب چند باتیں سن لیں (۱) جن باتوں سے توبہ کیا ہے ان سے بچنے کی کوشش کیجئے (۲) جن باتوں کا اقرار کیا ہے ان کی پابندی کیجئے۔

## وقت مقرر کر کے ذکر کریں

(۳) وقت مقرر کر کے کسی ایک وقت میں تیسرا کلمہ ۱۰۰/ بار، درود شریف ۱۰۰/ بار، استغفار ۱۰۰/ بار پڑھ لیجئے۔ سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ (یہ کلمہ اس طرح سوچکر پڑھیں کہ اس کا نور ہمارے دل میں آرہا ہے) اسی طرح درود شریف ۱۰۰/ بار، استغفار ۱۰۰/ بار توجہ اور دھیان سے پڑھیں۔

## دس منٹ کی دعا مانگیں

(۴) نمازوں کے علاوہ دعا دس منٹ مانگیں۔ جب موقع ہو دو وقتوں، تین وقتوں میں کرلیں، پانچ منٹ اپنے لئے، گھر والوں کیلئے اور پانچ منٹ ساری امت اور ساری انسانیت کیلئے۔ دعا ایک ایسا عمل ہے جو سراپا عبادت ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ عَنِ النُّعۡمَانِ بۡنِ بَشِيۡرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلدُّعَاءُ هُوَ الۡعِبَادَةُ۔ (ترمذی ۵/۱۷۵)

## دعا ایک بڑا سہارا ہے

دعا عبادت ہی عبادت ہے۔ جتنی چاہے مانگو، اس لئے اللہ پاک سے مانگئے۔ ہمارے اللہ بہت پیارے اللہ ہیں، اگر ان سے نہیں مانگو تو وہ ناراض ہوتے ہیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ (ترمذی/۱۷۵)

جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگے تو اللہ پاک اس پر ناراض ہوتے ہیں۔ دیکھو! دنیا والوں سے اگر کوئی مانگے تو وہ لوگ ناراض ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کتنا مانگتے ہو اور اللہ پاک سے اگر کوئی نہیں مانگے تو وہ ناراض ہوتے ہیں۔ تو سوچو کہ اللہ پاک کتنا عطا فرمانا چاہتے ہیں، اس کے بہت سے واقعات ہیں۔ مانگنے والوں کو اللہ پاک نے بہت عطا فرمایا۔ اس لئے اللہ سے مانگنے والا مزاج بنایئے، وقت مقرر کر کے اللہ پاک سے مانگئے۔

## گھر میں حوریں اتریں

گھر میں رہتے ہوئے ہاتھ سے کام اور زبان پر اللہ پاک کا نام۔ ایک عورت کا انتقال ہوا، تو ایک حافظ صاحب کی بہن آئی اور اس نے کہا کہ اس نے یہ خواب دیکھا ہے کہ آسمان سے حوریں یہاں نازل ہو رہی ہیں، اس نے سوچا کہ کیا بات ہے، حوریں یہاں کیوں نازل ہو رہی ہیں؟ اسکو دیکھنے کیلئے آئی تو دیکھا کہ اس گھر میں، اسی جگہ ایک میت رکھی ہوئی ہے۔ اس وقت اس نے پوچھا کہ یہ عورت کیا عمل کرتی تھیں کہ میں نے خواب میں یہاں آسمان سے حوریں اترتے دیکھا ہے؟



گھر والوں نے کہا کہ ان کی اچھی عادت یہ تھی کہ کسی سے جھگڑا لڑائی نہیں کرتی تھیں، ہمیشہ ہاتھ سے کام زبان پر اللہ پاک کا نام۔

## اس ولیہ کی قبر پر ایک بزرگ کی آمد

اس عورت کو دفن کرنے کے بعد ایک بزرگ ان کی قبر پر تشریف لے گئے تو دیکھ کر فرمانے لگے کہ لگتا ہے کہ اللہ کے کسی بڑے ولی کی قبر ہے۔ یہ کیا عمل کرتی تھیں، تو ان کے عجیب وغریب حالات بیان کئے گئے۔

## اسکی عادت ڈال لو

اسلئے آپ سب اس کی عادت بنالیں کہ ہاتھ سے کام اور زبان پر اللہ پاک کا نام۔ ہاتھ سے کام کرتی رہو اور زبان سے تیسرا کلمہ پڑھتی رہو، یا درود شریف پڑھو۔ یاد رکھو! شیطان اس آدمی کو بہکاتا ہے جو خالی ہو، مشغول، ذاکر شاغل آدمی کو شیطان نہیں بہکا سکتا ہے۔ اس لئے جب اس کی عادت ہو جائے گی تو بہت برکت آئیگی۔ قرآن شریف جتنا ہو سکے اللہ پاک جتنی توفیق عطا فرمائیں اسطرح پڑھو کہ گویا اپنے اللہ کو سنا رہے ہیں۔

## ایک عورت کا قرآن پاک سے گہرا تعلق

ایک عورت تھی جن کو قرآن پاک سے گویا عشق تھا۔ کہیں جاتی تھیں تو جب چائے پانی ہو جائے تو کہتی کہ اے بہن! ذرا قرآن شریف لاؤ۔ قرآن پاک کی تلاوت کیا جائے۔ ماشاء اللہ وہ خود حافظِ قرآن ہوئیں، بیٹی کو حافظِ قرآن بنایا، بیٹوں کو حافظِ قرآن بنایا، بہو کو حافظِ قرآن بنایا۔ ان کے لڑکے کہنے لگے کہ میں

فجر کی نماز کیلئے جارہا تھا تو ایسا لگا کہ فرشتے اتر رہے ہیں، میں نے کہا کہ کیا میری ماں کی روح لیکر جارہے ہیں؟ تو ان لوگوں نے کہا کہ ہاں، چنانچہ جب نماز کے بعد واپس گیا تو دیکھا کہ واقعی میری ماں دنیا سے رخصت ہو چکی ہے۔ "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"۔

وہ کہتے ہیں کہ بہت آسانی سے ان کی روح پرواز ہوگئی۔ یہ قرآن پاک سے تعلق کی برکت ہے۔ جب آدمی اچھی عادت باقی رکھتا ہے، تو اللہ پاک برکت عطا فرماتے ہیں، تو گھر میں اس کا اہتمام کرو۔

## بیماری میں بھی تلاوت کرنے والی خاتون

ایک لڑکی تھی، بیعت ہوئی دو بچے اس کے تھے، بیمار بھی رہتی تھی، بچے بھی پریشان کرتے تھے، گھر کا کام کاج بھی رہتا تھا۔ تو میں نے کہا کہ تم آدھا پارہ یا جتنا ہو سکے اتنا پڑھ لیا کرو، تو اس نے کہا کہ حضرت! میں ڈھائی پارہ پڑھتی ہوں۔

## بغداد کے جنات نے اپنی والدہ کو سنوایا

سوچو! بیماری کے ساتھ روزانہ ڈھائی پارہ پڑھتی تھی اور اتنا اچھا قرآن شریف پڑھتی تھی کہ ایک عورت کو جنات لگا۔ تو اس نے کہا کہ فلانی عورت اتنا اچھا قرآن شریف پڑھتی ہیکہ میں اپنی ماں کو بغداد سے لیکر آیا تھا اسکا قرآن سنانے کیلئے کہ چلو دیکھو! فلانی عورت کتنا اچھا قرآن شریف پڑھتی ہے۔

## فکر و تڑپ کے بعد سب کچھ کرنا آسان ہو جاتا ہے

یاد رکھو! جب نیکی کی فکر اور تڑپ ہو جاتی ہے تو اسکا کرنا آسان ہو جاتا ہے۔



پھر آدمی لغویات و فضولیات میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتا۔ اسلئے اللہ پاک تمکو جتنی توفیق عطا کریں، اتنا پڑھو مگر اس طرح پڑھو کہ گویا کہ اپنے اللہ پاک کو سنا رہے ہیں۔

ہمارے قاری صاحبان جب جلسے میں پڑھتے ہیں تو کتنا اچھا پڑھتے ہیں۔ بنا سنوار کر پڑھتے ہیں کہ لوگ سن رہے ہیں۔ اسی طرح جب ہم یہ سوچکر پڑھیں گے، کہ ہم اپنے اللہ پاک کو سنا رہے ہیں تو کتنا اچھا پڑھیں گے، اور کتنا اچھا پڑھنا چاہیئے۔ جب ہم اس طرح پڑھیں گے تو دل میں نور آئیگا، کیف و سرور ملے گا، اس کا اہتمام کر لیجئے۔

## انشاء اللہ برکت باقی رہے گی

گھر میں رہتے ہوئے گھر کا کام کرتے ہوئے اس کا بہت اہتمام کیجئے، پابندی کیجئے، کام کاج بھی ضروری ہے مگر دیکھو! یہ سب اوپر کی چیزیں ہیں۔ کام کاج کے ساتھ ساتھ تسبیح و تلاوت، ذکر و دعا اور معمول پورا کرنا بھی ہمارے لئے لازم اور ضروری ہیں، اس کا ناغہ نہ کریں۔

دیکھو! کیسا بھی سفر ہو، ٹرین میں ہو پھر بھی آدمی کھانا ضرور کھالیتا ہے۔ جسمانی غذا کا ناغہ نہیں کرتا اسی طرح روحانی غذا کا ناغہ نہیں کرنا چاہیئے۔ لہذا آپ لوگ معمولات کا ناغہ نہ کرنا، کبھی کوئی بات پیش آگئی تو پورا نہیں تو تھوڑا پڑھ لیں، گیارہ بار پڑھ لیں۔ اس سے انشاء اللہ برکت باقی رہے گی۔

اللہ پاک سارے حالات دیکھتے ہیں۔ اگر کسی آدمی کا انتقال ہوتا ہے تو اس دن بھی آدمی چلتے چلاتے دفن کرنے کے بعد کچھ کھا لیتا ہے، ناغہ نہیں کرتا، اسی طرح

معمولات کا ناغہ نہ کریں، انشاء اللہ برکت باقی رہے گی۔ گھر کی تعلیم کی پابندی کریں، انشاء اللہ اس کا نفع محسوس ہوگا۔

## پرچہ معمولات

اسی کے ساتھ دیکھو! دو پرچے ہیں، ایک پرچہ معمولات، بیعت ہونے والی مائیں، بہنیں، بیٹیاں، اسے لے لیں اور ہفتہ میں ایک بار اسے پڑھ لیں اس میں کچھ ہدایات ہیں اس سے انشاء اللہ عمل میں آسانی ہوگی۔

## حضرت والدہؒ کی یاد میں

دوسرا پرچہ: حضرت والدہؒ کے انتقال کی یاد میں ہے۔ اسے بھی مائیں، بہنیں لے لیں اور پڑھیں انشاء اللہ نفع ہوگا۔

## والدہ کو اپنے ایمان کی فکر

حضرت والدہؒ اللہ پاک درجہ بلند فرمائیں (آمین) اپنے ایمان کے بارے میں اتنا فکرمند اور بے چین رہتی تھیں، رویا کرتی تھیں، پڑھی لکھی نہیں تھیں مگر ایمان پر خاتمہ کی فکر میں رویا کرتی تھیں۔ دوبار خواب میں آقا مولا حضور پاک ﷺ نے بشارت فرمائی کہ ان سے کہہ دو انشاء اللہ ان کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اس قدر بے چین رہتی تھیں۔ یاد رکھو! اس معاملہ میں لگن تڑپ ہی عجیب چیز ہے۔

## تہجد کے وقت انتقال ہوا

تہجد کے وقت ان کا انتقال ہوا۔ ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے ہمارے گھر میں تھیں، بہن، بہوئیں، سب بیٹھی ہوئی تھیں۔ والدہ بالکل خاموش تھیں مگر اس وقت



اچانک اللہ پاک نے زبان کھول دی اور ذکر کرنے لگیں، اللہ، اللہ، اللہ، اللہ ایسا صاف صاف پڑھ رہی تھیں کہ سب نے سنا۔ اس طرح اللہ، اللہ کہتے کہتے ان کی روح پرواز کرگئی (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رَحِمَھَا اللّٰہُ رَحْمَۃً وَّاسِعَۃً) آمین۔

## عصر کے قریب بشارت

دس بجے کے قریب پانچ گھنٹے کے بعد دفن کردی گئیں۔ اس کے بعد عصر کے قریب، میں مسجد پہونچا تو بمبئی سے میرے ایک دوست جو بہت نیک ہیں، اور معذور بھی ہیں چلنا بھی ان کے لئے مشکل ہوتا ہے ان کا فون آیا کہ مجھکو خواب میں زیارت ہوئی اس میں بشارت ہے۔ فرمایا آپ ﷺ نے کہ ان سے میرا سلام کہہ دو اور کہہ دو کہ میں ان کے غم میں شریک ہوں دعا کرتا ہوں۔ اللہ نے ان کی والدہ کی مغفرت فرمادی۔ آپ ﷺ کی بشارت مل گئی تو دل کو بڑی تسلی ہوگئی۔ ماں، باپ کا بدل تو دنیا میں ہے نہیں، لیکن بشارت مل گئی تو دل کو تسلی ہوگئی کہ اللہ پاک نے مغفرت فرمادیا۔

## اچھی صالح زندگی گزارو

ہماری ماں، بہنیں، بیٹیاں، اللہ پاک آپ سب کو اچھا رکھیں اسکا تعلق عمل، فکر و تڑپ اور لگن سے ہے۔ زندگی اتنی اچھی گزارو کہ لوگ کہہ دیں کہ دیکھو! وہاں کی عورتیں نیک دیندار ہیں۔ پھر اللہ پاک خیر و برکت عطا فرمائیں گے۔ اب آپ سب اپنے گھروں سے اللہ پاک کے راستہ میں جانے والوں کے نام لکھا دو پہلے ہم مختصری دعا کرلیتے ہیں۔

# ......☆اختتامی دعا☆......

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔

اے اللہ! کہنے سننے کو قبول فرما، کہنے سننے میں اخلاص عطا فرما، عمل کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! جن ماؤں، بہنوں، بیٹیوں نے ہاتھ اٹھایا ہے ان سب کے جائز حاجات پورے فرما، جائز مقاصد پورے فرما، جائز تمنائیں پورے فرما، ہر ایک کی چھوٹی بڑی مشکلیں آسان فرما، پریشانی دور فرما، جن کے ذمہ جو حقوق ہوں ان کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! جن گھروں میں نوجوان بیٹے، بیٹیاں بے نکاح بیٹھی ہیں ان کیلئے اچھے رشتے کا انتظام فرما، اچھے جوڑے کا انتظام فرما، جو بے اولاد ہیں ان کو صالح اولاد عطا فرما، دین کی پختگی عطا فرما، سنتوں کا شوق عطا فرما، عشق عطا فرما، دین میں کمال و ترقی عطا فرما۔ یا اللہ! ہم کو نیک و صالح بنا، ہماری اولاد کو نیک و صالح بنا، ساری امت مسلمہ کو نیک و صالح بنا، ساری امت کی جان و مال کی حفاظت فرما، دین و ایمان کی حفاظت فرما، عزت و آبرو کی حفاظت فرما، ساری امت کی مشکلات کو آسان فرما، ساری امت کی پریشانیوں کو دور فرما، بیماروں کو شفاء کامل عطا فرما، مقروضوں کو بار قرض



سے سبکدوش فرما۔ اے اللہ! اس آنے جانے کو قبول فرما، سب کو آرام و راحت اور حیات طیبہ عطا فرما۔ اے اللہ! امت کی جو مشکلیں ہیں سب کو دور فرما۔ اے اللہ! بیماروں کو کامل شفاء عطا فرما، اپنا کامل اور صحیح تعلق عطا فرما۔ یا اللہ! اس بیعت کو قبول فرما، اپنے تعلق میں اضافہ کا ذریعہ فرما، اپنے قرب و رضا کا ذریعہ فرما، سلسلہ کی برکات عطا فرما، نجات و مغفرت کا ذریعہ فرما، سنتوں کا عاشق بنا، عمل کی توفیق عطا فرما، دنیا سے جب جانا ہو کامل ایمان پر خاتمہ نصیب فرما، کامل مغفرت کا معاملہ فرما، جن لوگوں نے دعاؤں کیلئے کہا ہے، لکھا ہے یا متوقع ہیں یا ان کا ہم پر حق ہے سب کے جائز حاجات و مقاصد پورے فرما۔ اے اللہ! ساری امت کے حق میں ان تمام دعاؤں کو قبول فرما۔

☆ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ☆

www.faizanehaleem.com

افادۂ عام کے لئے حضرت اقدس الشاہ مولانا منیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے بیانات اب انٹرنیٹ کے ذریعہ سے مذکورہ ویب سائٹ پر ڈاؤن لوڈ کیئے جاسکتے ہیں۔

# فکر و لگن سچی ہو تو بات بنے

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ اَمَّا بَعۡدُ! قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ ،بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ: وَذَکِّرۡ فَاِنَّ الذِّکۡرٰی تَنۡفَعُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (سورۃ الذاریات) وَقَالَ تَعَالٰی: وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا (سورۃ الاحزاب)

## سب سے پہلی بات

دیکھو! انشاء اللہ کچھ دیر دین کی بات ہوگی۔ دین کی بات جب بھی کہی جائے، سنی جائے، دو بات کا اہتمام پہلے کرنا چاہئے۔ ایک تو یہ کہ دین کی بات ہمیشہ آدمی کو احترام سے سننا چاہئے، دھیان اور توجہ سے سننا چاہئے۔ پھر اسکا نفع اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔ جب آدمی دین کی بات عظمت و محبت سے سنتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا اس بندہ کے ساتھ خاص معاملہ ہوتا ہے، اس لئے درمیان میں باتیں بھی مت کرو، اشارہ کنایہ بھی مت کرو، خاموش ہو جاؤ اور دین کی بات سن لو۔ اگر تم بات کروگی تو آواز تمہاری آئے گی اور ہماری بات سمجھ میں نہیں آئے گی اسلئے زبان بند کرلو اور کان سے بات سنو تو انشاء اللہ نفع ہوگا۔



## ایک عورت کو مرتے وقت خوشخبری

دیکھو! جو بندہ یا بندی اللہ پاک کے دین اور شعائر کا احترام اور اسکی عظمت کرتی ہے تو اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ کا خاص معاملہ ہوتا ہے۔ اسکے بہت سارے واقعات ہیں۔ کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ایک عورت موت کے وقت عربی کے جملے بار بار کہہ رہی ہے، جب دیر ہوگئی اور وہ جملے کسی کے سمجھ میں نہیں آئے، تو لوگوں نے کہا کہ کسی عربی جاننے والے کو بلاؤ تا کہ معلوم ہو کہ یہ عورت عربی میں کیا کہہ رہی ہے۔ چنانچہ ایک عربی جاننے والے صاحب آئے اور ان جملوں کو سنا تو کہنے لگے کہ یہ عورت کہہ رہی ہیکہ (ھٰذَانِ رَجُلَانِ یَقُوۡلَانِ لِیۡ: اُدۡخُلِی الۡجَنَّۃَ) یعنی یہ دو آدمی ہیں مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ تم داخل ہو جاؤ جنت میں۔ تب لوگوں نے اس کے گھر والوں سے پوچھا کہ یہ عورت کیا عمل کرتی تھی؟ لوگوں نے بتایا کہ اسکا عمل یہ تھا کہ اذان کی آواز سننے کے بعد گھر میں کسی کو کام نہ کرنے دیتی۔ کہتی کہ بہن دیکھو! آٹا مت گوندھو ابھی اللہ پاک کا نام بلند ہو رہا ہے۔ ارے بہن جھاڑو مت دو ابھی اللہ پاک کا نام بلند ہو رہا ہے۔ الغرض جب اذان ہوتی تو یہ عورت گھر میں اس وقت کسی کو کام نہ کرنے دیتی۔ ماں، بہنوں، دیکھو! اللہ پاک کے نام کے ساتھ اسکا یہ معاملہ تھا تو دنیا میں اللہ پاک نے اس کا یہ بدلہ عطا کیا کہ مرتے وقت دنیا ہی میں فرشتوں کے ذریعہ جنت کی خوشخبری سنادی، اسلئے جب بھی دین کی بات سنی جائے احترام سے سننا چاہئے اللہ پاک اسکا نفع عطا فرماتے ہیں۔

## دوسری بات

دوسری بات یہ ہیکہ جب دین کی بات سنی جائے ، کہی جائے ، یا کتاب میں پڑھی جائے تو نیت یہ کرے کہ عمل کریں گے۔آپ نیت کرلو اللہ پاک اسکا ثواب عطا فرمائیں گے۔

## اچھی نیت کی خوشبو

کتاب میں لکھا ہوا ہیکہ جب آدمی اچھی نیت کرتا ہے تو فرشتے نیکی لکھتے ہیں۔کسی نے پوچھا کہ زبان سے کہتے ہوئے تو اس نے اچھی نیت نہیں کیا بلکہ دل سے نیت کی تو فرشتے کیسے جانتے ہیں اور نیکی لکھتے ہیں؟ تو کہنے والے نے کہا کہ جب آدمی نیک کام کا ارادہ کرتا ہے تو اسکے اندر سے ایک خوشبو نکلتی ہے، اس خوشبو کی وجہ سے فرشتے محسوس کرلیتے ہیں کہ اس بندہ نے نیک کام کا ارادہ کیا ہے، اس پر وہ فرشتے ایک نیکی لکھتے ہیں اور بندہ جب وہ نیکی کرلیتا ہے تو ایک کے بدلہ دس نیکیاں لکھتے ہیں۔

## دعا کرلیجئے

اسلئے جب بھی دین کی بات سنی جائے ، پڑھی جائے تو دعا کرلیں کہ اے اللہ! جیسے آپ نے مجھے دین کی بات سننے کی توفیق عطا فرمائی ہے، عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمادیجئے۔بزرگی اور بڑائی عمل سے ملتی ہے، جنت کے درجات عمل کی بنیاد پر ملتے ہیں اسلئے جو عمل کرے گا اللہ پاک اسکو نوازیں گے۔



## مرد اور عورت دونوں اللہ کے ولی

میری ماں ، بہنو، بیٹیو! ایک بات اور سمجھ لو کہ جیسے مرد اللہ کے ولی ہوتے ہیں ویسے ہی عورتیں بھی اللہ کی ولیہ ہوتی ہیں۔عورتیں اگر نیک اعمال کرلیں تو وہ اللہ کی ولیہ بن جاتی ہیں۔اس کے ایسے واقعات ہیں جنھیں سن کر اللہ پاک کی ان نیک بندیوں کی عظمت و بزرگی کا اندازہ ہوتا ہے۔

## اللہ پاک کی ایک ولیہ بندی کا واقعہ

مدینہ پاک کا ایک واقعہ لکھا ہوا ہیکہ ایک صاحب حج کو تشریف لے گئے، ہندوستان کے ایسے بزرگ تھے جنکو روزانہ خواب میں حضور پاک ﷺ کی زیارت ہوتی تھی۔سوچو! وہ کیسے خوش نصیب رہے ہوں گے۔اللہ پاک ہم سب کو زیارت نصیب فرمائے۔(آمین) مدینہ میں انہوں نے لمبا قیام کیا۔کسی بچے کو ملازم رکھ لیا، بچے سے کوئی غلطی ہوگئی ،انہوں نے اس کو ایک تھپڑ مار دیا، بس ان کے تھپڑ مار دینے کی وجہ سے زیارت جو روزانہ ہوتی تھی وہ بند ہوگئی۔ذرا خیال کرنے کی بات ہے کہ جنکو روزانہ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوتی ہو وہ کیسی کیفیت دل میں رکھتے ہوں گے اور اب ان کا کیا حال ہوگا۔خیر! انہونے علماء سے کہا، مشائخ سے کہا، دعا کیا اور اس بچے سے معافی مانگ لیا لیکن زیارت نہیں شروع ہوئی۔آخر میں پوچھا کیا کروں۔لوگوں نے کہا ایک عورت ہیں وہ کبھی کبھی آتی ہیں ان سے اپنی بات کہو اگر ان سے اپنی بات کہو گے تو انشاء اللہ راستہ نکلے گا۔وہ عورت آئیں سلام پڑھنے کیلئے مدینہ پاک میں، تو ان بزرگ

نے ان عورت سے کہا کہ ایسی بات ہے۔ عورت نے کہا اچھا ایسی بات ہے، بس یہ بات کرتے ہوئے اس خاتون نے کہا کہ (شُف شُف) دیکھو یہ حضرت رسول پاک ﷺ ہیں بس زیارت ہوگئی۔

## عورتیں بھی اللہ پاک کی ولیہ ہوتی ہیں

اب دیکھو کہ وہ بزرگ جن کو ہمیشہ آپ ﷺ کی خواب میں زیارت ہوتی تھی، لیکن اس عورت نے جاگتے میں، بیداری میں زیارت کرائی۔ اندازہ لگاؤ کیا مقام رہا ہوگا ان کا اللہ کے یہاں۔ میں یہی کہہ رہا تھا کہ جیسے مرد اللہ کے ولی ہوتے ہیں، ویسے ہی عورتیں بھی اللہ کی ولیہ ہوتی ہیں۔

## اللہ تعالیٰ کی ولیہ بننے کا آسان نسخہ

اللہ تعالیٰ کی ولیہ بندی بننا بہت آسان ہے، لیکن عمل شرط ہے زندگی کے ہرکام میں سنتوں کا اہتمام کرلو اللہ کی ولیہ بن جاؤ گی اسلئے چند باتیں ضروری ہیں۔

اسلئے اپنی ذات کو دین کا بہترین نمونہ بناؤ۔ اپنا سونا، اپنا کھانا، اپنا پہننا غرض کہ ہمارا ہر معاملہ سنت کے مطابق ہوجائے اسکی کوشش کرنی چاہئے۔

## ایک دوسری ذمہ داری

اسی کے ساتھ اپنی ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ اولاد کی تربیت کریں۔ یہ اولاد امانت ہیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالْاَمِیْرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ



زَوْجِھَا وَوَلَدِہٖ وَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ۔

(بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک تم سب کے سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت کے بارے میں سوال کئے جاؤ گے، بادشاہ نگہبان ہے، اور مرد اپنی گھر والوں پر نگہبان ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد پر نگہبان ہے اور تم سب کے سب نگہبان ہو اور تم سب سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال کیا جاویگا۔

## عورتوں پر اللہ پاک کے خصوصی احسانات

ایک بات اور سمجھ لو کہ اللہ کے احسانات عورتوں پر بہت زیادہ ہیں۔ جو بات مردوں کو نہیں ملی وہ اللہ پاک نے عورتوں کو عنایت فرمائی ہے۔

## (۱) ماں کی گود کا شرف

جتنے نبی اور اولیاء پیدا ہوئے ہیں وہ سب عورتوں کی گود میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے ان کو دودھ پلایا ہے۔ یہ ایک ایسا شرف ہے، ایسی عزت ہے جو مردوں کو بھی نصیب نہیں۔

## (۲) حضور پاک ﷺ کے دربار میں محبوبیت

حضور پاک ﷺ فرماتے تھے کہ مجھے عورتوں سے محبت ہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو کیسا شرف بخشا ہے۔

## (۳) عورتوں کی رعایت

اللہ پاک نے کتنا بڑا انعام فرمایا ہیکہ مردوں کو پانچ وقت کی نماز پڑھنا جماعت کے ساتھ ضروری قرار دیا لیکن اللہ پاک نے عورتوں سے اس کو معاف کر دیا۔ اب عورت ہر وقت نماز کی پابندی کرلے تو وہ ثواب اس کو بھی ملے گا۔

## نماز کی پابندی کا ایک طریقہ

دیکھو! یہاں ایک بات سمجھ لو کہ نماز کی پابندی اسطرح کرنی چاہئے کہ اذان کی آواز سننے کے بعد گھر کے کسی کام میں نہیں لگنا چاہئے۔ اذان کی آواز سننے کے بعد پہلا کام اللہ کی عبادت ہے، پہلا کام اللہ کے فرض کی ادائیگی ہے۔ حضور ﷺ جب اذان کی آواز سنتے تھے تو آپ ﷺ کی شان عالی یہ ہوتی تھی کہ گھر والوں کو گویا پہچانتے نہیں ہیں۔

## یہ سب سے اہم کام ہے

ہمیں سوچنے کی ضرورت ہیکہ کھانے کا جب وقت ہوتا ہے تو کھانا کھانے کو اہم کام سمجھتے ہیں اور سارے کام چھوڑ کر پہلے کھانا کھاتے ہیں۔ سونے کے وقت سونے کو اہم سمجھتے ہیں، پیاس کے وقت پانی پینا ضروری سمجھتے ہیں، کوئی ملاقات کیلئے آجائے تو سارے کام چھوڑ کر اس سے ملتے ہیں، بات کرتے ہیں۔ غرض جس طرح دنیا کا ہر کام وقت پر ہم ضروری اور اہم سمجھتے ہیں اور اسے انجام دیتے ہیں، اسی طرح اسکو بھی کام سمجھیں۔ اذان ہو جانے کے بعد اب سب سے اہم کام، ضروری کام نماز ہے۔ اسکو بھی سب سے اہم سمجھ کر ضروری سمجھ کر پہلے اسکو ادا کریں۔



## دس مرتبہ زیارت سے مشرف ہونے والی ایک خاتون

بیس سال کی ایک لڑکی ہے جس کو تقریباً دس، بارہ مرتبہ حضور ﷺ کی زیارت ہوئی ہے۔ جب وہ مجھ سے بیعت ہوئی تو میں نے اس کے باپ سے پوچھا کہ اسے زیارت بار بار کیوں ہوتی ہے؟ کیا عمل کرتی ہے؟ تو اسکے والد نے کہا کہ اس میں ایک بات تو خاص یہ ہیکہ تہجد کی نماز پڑھتی ہے اور آدھا گھنٹہ دعا مانگتی ہے۔ یہ سن کر میں نے خیال کیا کہ یہ تو اکثر لوگ کر لیتے ہیں، اسلئے میں نے اسکے والد سے پھر کہا کہ اچھا اور کیا بات ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ ایک اہم بات یہ ہیکہ اذان سننے کے بعد دنیا کا کوئی اہم کام کیوں نہ ہو اسکو وہیں رکھتی ہے کسی کام میں نہیں لگتی ہے اور پہلے نماز پڑھتی ہے تب میں نے خیال کیا کہ ہاں اسکی وجہ سے اسکو حضور ﷺ کی خواب میں دس بارہ مرتبہ زیارت ہوئی ہے، یہ بشارت ہوئی ہے۔

## گھر میں نیکی کا اہتمام کرو اولاد نیک ہوگی

ماں بہنوں، بیٹیوں! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اپنے گھر میں نیکی اور اطاعت کا اہتمام کرنا چاہئے تو اولاد پر بھی اسکا اثر ہوگا۔ وہ بھی یاد رکھیں گے کہ میری امی اذان کے بعد کسی کام میں نہیں لگتی تھیں، فوراً نماز پڑھتی تھیں، پھر اسی کے ساتھ اپنے گھر میں روزانہ تعلیم کا اہتمام بھی کرو، فضائل اعمال کی تعلیم ہوگی تو انشاء اللہ اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ اسی طرح وقت مقرر کر کے (تیسرا کلمہ سو بار درود شریف سو بار استغفار سو بار) پڑھو اور اسکی پابندی کرو، قرآن شریف کی تلاوت کا اہتمام

کرتی رہو۔ جب یہ ساری باتیں گھر میں ہونگی تو اولاد پر اچھا اثر پڑے گا۔ پھر گھر کی بچیاں دیکھیں گی کہ ہمارے گھر میں اسکی پابندی ہے تو وہ بھی عمل کریں گی۔

## ایک مثالی ماں کا واقعہ

ایک بات سمجھ لینا چاہئے کہ جتنے اللہ والے تھے سب کی زندگیوں میں ان کی ماں کی قربانی تھی، بہن کی قربانی تھی، جسکی برکت سے اللہ پاک نے ان کو اپنا ولی بنایا، اللہ نے انکو بڑا بنایا۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مدرسہ سے گھر آیا تو ماں نے پوچھ لیا کہ بیٹا آپ نے قرآن شریف کا سبق سنایا؟ تو میں نے کہا کہ نہیں سنایا۔ بس اتنا کہنا تھا کہ میری ماں کی آنکھ میں آنسو آگئے اور رونے لگی اور ماں نے کھانا بھی نہیں کھایا دوپہر میں اور رات میں بھی نہیں کھایا۔ تو شام کے وقت میں نے پوچھ لیا کہ اماں آپ نے کھانا کیوں نہیں کھایا؟ بس میرا اتنا کہنا تھا کہ ماں روتے ہوئے کہنے لگی کہ بیٹا میں کھانا کیسے کھاؤں آج آپ نے قرآن شریف کا سبق نہیں سنایا۔ قرآن شریف کے پڑھنے سے جو برکت آتی تھی وہ نہیں آئی۔ اللہ اس ماں کے درجات بلند فرمائے۔ کیسی ماں رہی ہوگی کہ بچہ نے سبق نہیں سنایا تو غم کی وجہ سے ماں نے کھانا نہیں کھایا۔ اب دیکھو اس ماں کی ایک دن کی یہ زبردست قربانی کیسے رنگ لائی ہے۔ اس دن کے بعد اس بچہ نے دل لگا کر محنت شروع کیا خوب پڑھا لکھا تو اللہ پاک نے اس بچہ کو حافظ بنایا عالم ہوئے، قاری ہوئے، محدث ہوئے آج بھی ان کا سلسلہ چلتا ہے۔



## ایک ماں کی تربیت کا انوکھا واقعہ

ایک بزرگ تھے، ان کے والد صاحب کا انتقال ہو چکا تھا، اپنی والدہ کے ساتھ رہتے تھے۔ اتفاق سے ان کی والدہ بیمار ہوگئیں تو بچے نے پوچھ لیا کہ ”اماں جان“ مجھے کس کے سپرد کر کے جا رہی ہیں۔ تو ماں نے کہا کہ آج کی رات شیخ کے پاس قیام کرو۔ صبح کو عورت مجھے بلانے کیلئے آئی۔ تو ماں نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ ”یا اللہ ہم نے بابا نظام کو آپ کے سپرد کیا (تو حضرت بابا نظام الدینؒ نے کہا کہ ماں کی یہ بات سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی) اللہ اکبر! دیکھو! ماں نے کیسی تربیت کی ہوگی کہ ماموں کے حوالے نہیں کیا یعنی اپنے بھائی کے سپرد نہیں کیا اور اگر کرتیں بھی تو حضرت بابا نظام کو اتنی خوشی نہیں ہوتی جتنی ماں کے اس جملہ سے ہوئی کہ یا اللہ! میں نے بابا نظام کو آپ کے سپرد کیا، ماں کی تربیت کا یہ اثر ہے۔

## ایک چھوٹے بچہ کا جملہ ٹیچر کی ہدایت کا ذریعہ بنا

تو میں عرض کر رہا تھا کہ گھر میں جو مائیں، بہنیں ہوتی ہیں وہ جو کچھ بھی عمل کرتی ہیں، پابندی سے کرتی ہیں تو گھر کے بچے اسکا اثر لیتے ہیں۔ حضرت مولانا ابراہیم صاحب دیولہ جو کہ دہلی مرکز میں رہتے ہیں، وہ افریقہ تشریف لے گئے تو واپسی کے بعد انہوں نے واقعہ سنایا کہ ایک اسکول میں عیسائی ٹیچر نے بچوں سے سوال کیا کہ تم کیا بنوگے؟ تو کسی بچہ نے کہا کہ میں ڈاکٹر بنوں گا۔ کسی نے کہا کہ میں انجینیئر بنوں گا۔ کسی نے کہا کہ وکیل بنوں گا۔ غرضیکہ سب نے دنیا کے اعتبار سے عہدے بتائے لیکن ایک لڑکے سے پوچھا کہ تم کیا بنوگے؟ تو اس نے کہا کہ

میں صحابی بنوں گا۔ یہ سنکر اس ٹیچر نے پھراس سے پوچھا کہ صحابی کون ہوتے ہیں؟ تواس لڑکے نے کہا کہ مجھے تو معلوم نہیں ہے لیکن میری ماں مجھے روزانہ سناتی ہیں کہ صحابی ایسے ہوتے ہیں، لہذا میں نے ارادہ یہی کیا ہے کہ میں صحابی بنوں گا۔تواس عورت نے اسکی ماں کوفون کیا کہ میں نے آج بچوں سے سوال کیا کہ تم کیا بنوگے۔تو کسی نے کہا کہ میں ڈاکٹر بنوں گا، کسی نے کہا میں وکیل بنوں گا، مگرآپ کالڑکا تو کہتا ہے کہ میں صحابی بنوں گا۔تو صحابی کون ہوتے ہیں؟ تو اسکی ماں نے کہا کہ یہ بات فون پر سمجھانے کی نہیں ہے۔

## دیکھو! وہ عورت کتنی ہوشیار تھی

دیکھو! کتنی ہوشیار ماں تھی، اس نے کہا کہ بہن آپ گھر آجاؤ، لہذا وہ عورت گھر آئی، اسکی ماں نے اسکو بیٹھایا، سمجھایا کہ صحابی کون ہوتے ہیں۔اس نے کہا کہ صحابی ایسے ہوتے ہیں، ان کی زندگی سمجھائی اوراس موقع سے اس عورت نے اسکے سامنے دین پیش کیا، حضرت نبی پاک ﷺ کی مبارک زندگی پیش کی اسکے بعداس عورت نے اسلام قبول کرلیا، ایمان لے آئی، حالانکہ وہ عورت عیسائی تھی، مگرایک عورت کی محنت سے (الحمدللہ) مسلمان ہوگئی۔تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ کیسی ماں ہوگی جس نے بچے کی ایسی تربیت کی ہوگی۔اللہ اس ماں کے درجات بلند فرمائے۔یہ سب ماں کی تربیت کا نتیجہ ہے، ماں کا مجاہدہ اور ماں کی قربانی کی برکت سے اللہ پاک نے ہدایت سے نواز دیا۔



## پورا گھر حرام مال سے بچ گیا

ایک لڑکی کی شادی ہوئی، رخصتی کے بعد سسرال گئی تو وہاں جاکر کھانا نہیں کھایا۔ساس نے بہت اصرار بھی کیا، لیکن وہ لڑکی کہنے لگی کہ جب تک میرے شوہر نہیں آجائیں گے، کھانا نہیں کھاؤنگی۔ساس تو سمجھدار تھی اور ساس کو سمجھدار ہونا بھی چاہئے۔جب اس کے شوہر گھر میں آئے تو ماں نے بیٹے سے بتایا کہ دلہن نے کھانا نہیں کھایا، شوہر کی پہلی ملاقات تھی۔شوہر کو تھوڑی ناراضگی ہوئی، کہنے لگے کہ کھانا کیوں نہیں کھایا، تواس نیک اور فکرمند عورت نے کہا کہ آپ میرے سرتاج ہیں، آپ میرے شوہر ہیں، اصل میں بات یہ ہے کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نائب تحصیل دار ہیں اور آپ رشوت لیتے ہیں اور رشوت کا، جھوٹ کا، فریب کا مال حرام ہے۔میں نے حضور پاک ﷺ کی حدیث سنی ہے جسمیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بدن کا جتنا حصہ حرام مال سے پلے گا، بڑھیگا وہ حصہ جہنم میں جلیگا۔اب میں تو کمزور عورت ہوں، میں دنیا کی تکلیف برداشت نہیں کرسکتی تو جہنم کی تکلیف کیسے برداشت کروں گی لہٰذا میں آپ کی ہرطرح کی خدمت کروں گی، فرماں برداری کروں گی، آپ کے حقوق کا پورا پورا دھیان رکھوں گی، مگر حرام مال میں نہیں کھاسکتی میں اپنے گھر سے چنے وغیرہ لیکرآئی ہوں وہ کھالوں گی لیکن آپ کے گھر کا کھانا نہیں کھاؤں گی ہاں اگرآپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے گھر کا کھانا کھاؤں تو یہ طے کریں کہ اب سے حرام مال گھر میں نہیں آئیگا، رشوت کا مال گھر میں نہیں آئیگا۔

## دل سے نکلی ہوئی بات تھی

یہ بات سنکر شوہر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا کہ اتنی محبت سے تو ہم کو کسی نے نہیں سمجھایا۔ بس اس نے طے کیا کہ آج سے حرام مال گھر میں نہیں آئیگا، رشوت کا مال نہیں آئے گا۔ ہم توبہ کرتے ہیں۔ اللہ اس عورت پر رحم فرمائے، اپنی شایانِ شان بدلہ عطا فرمائے اور اس ماں کو اللہ بہت اچھا رکھے جس نے اپنی بیٹی کی ایسی تربیت کی کہ حرام مال گھر سے نکلوا دیا۔ تو دیکھو! یہ سب گھر کی تعلیم کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ گھر میں تعلیم سے اولاد کی تربیت ہوتی ہے تو اس کے بڑے اچھے نتائج سامنے آتے ہیں اسلئے اپنے آپ کو سنتوں کا پابند بنائیں اور اپنی اولاد کی تربیت کریں پیار و محبت سے اور شفقت سے انکو دین سمجھائیں۔

## بہت افسوس ہوا

ہمارے یہاں ایک عورت آئی تھی۔ ہمارے گھر میں سے تھیں، ان سے اس نے ملاقات کی تو انھوں نے بعض دینی بات کرتے ہوئے غسل کے بارے میں کچھ بات کی، تو وہ عورت کہنے لگی میں پانچ بچے کی ماں ہوں، لیکن مجھے غسل کے فرائض معلوم نہیں ہے، ہم تو ایسے ہی غسل کر لیتے تھے۔ یعنی صرف کندھوں پر سے پانی بہا لیتے تھے۔ یہ بات سنکر ہمیں بہت افسوس ہوا۔ دیکھو! وہ بھی کیسی ماں کی بیٹی تھی، اگر ماں نے اسکو بتایا ہوتا، تو اسکو معلوم ہوتا کہ فرض کیا ہے، واجب کیا ہے۔



## اللہ پاک کی رحمت ہو اس عورت پر

اس لئے یہ بات خاص طور پر عرض کی جا رہی ہے کہ اپنی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ اپنے اہل وعیال کی ذمہ داری کو بھی پورا کرنا چاہئے۔ شفقت سے، نرمی سے دین سکھانا چاہئے اور ہماری اولاد دین پر عمل کرنے والی بن جائے اسکی کوشش کرنا چاہئے۔

عورت کو چاہئے کہ اپنے شوہر کو نماز کیلئے اٹھائے اور شوہر اپنی بیوی کو اٹھائے۔ حدیث پاک میں آتا ہے فرمایا حضرت رسول پاک ﷺ نے ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو کہ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے اسلئے اپنے شوہروں کو نماز کیلئے جگانے کی عادت ڈالو۔

ماشاء اللہ، اللہ کے فضل سے آج کل ایسی لڑکیاں ہیں جو کہ کالج میں پڑھتی ہیں لیکن نماز کی پابند ہیں اور دیندار ہیں۔ جب ان کی شادی ہوئی، تو شوہر نے بتایا کہ ہم میاں بیوی دونوں تہجد کی نماز پڑھتے ہیں۔ یہ سب گھر میں دینی ماحول کی وجہ سے ہوا۔ یہ سب باتیں سامنے آتی ہیں تو دل سے دعا نکلتی ہے۔

## خدمت کے باب میں ایک بات سمجھ لو

خدمت کے باب میں ایک بات یہ سمجھ لو کہ اگر اللہ تعالیٰ نے بیٹی کی ذمہ داری دی ہے تو وہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرے اور اگر بیوی بنایا ہے، تو شوہر کی خدمت کرے اور اگر ماں بنایا ہے تو اولاد کی دیکھ بھال کرے اور اگر دادی بنایا ہے تو پوتوں کی دیکھ بھال کرے۔ اسلئے جہاں کہیں رہنا ہو، اپنے اوپر دین کی جو بھی

ذمہ داری ہو، اسکو پورا کریں، دینداری والا مزاج بنائیں۔ خدمت اور دینداری والا مزاج بہت بڑی خوبی ہے۔

## زندگی میں ان معمولات کولازم پکڑلو

اگر سفر میں ہوں تو نماز کے وقت میں نماز ادا کریں کیونکہ نماز سفر میں معاف نہیں ہے۔ اللہ پاک کا خاص انعام ہے۔ گھر میں نماز اول وقت ادا کرنے والا مزاج بناؤ، اسکے بعد اگر کسی کام میں ہوں تو استغفار پڑھتی رہا کرو، درود شریف پڑھتی رہا کرو، تیسرا کلمہ پڑھتی رہا کرو۔ ان میں سے ہر چیز کی ایسی پابند بن جاؤ کہ دیکھ کر یہ محسوس ہو جائے کہ یہ گھرانہ دیندار گھرانہ ہے اور اپنے وقت کو کام میں لاؤ، وقت کو اعمال میں لگاؤ، وقت کو ضائع ہونے سے بچاؤ۔

## اس خطرہ سے بچو

شیطان بہت چالاک ہے۔ وہ نیکوں کو نیکی کرنے سے نہیں روکتا بلکہ ان کی نیکی ضائع کرادیتا ہے۔ نیکی بہت کی، مگر اس کے بعد جیسے کسی کی غیبت کردی، یا کسی سے حسد کرلیا، یا کسی کی برائی کردی، تو ان سب چیزوں سے نیکی تباہ ہو جاتی ہے۔ شیطان بڑا چالاک ہے، وہ نیکی کو تباہ کرادیتا ہے، اسلئے اپنی نیکی کی حفاظت کرو، کسی کی غیبت مت کرو، کسی کی چغلی مت کرو، کسی سے حسد مت کرو، اپنے شوہروں کو اللہ کے راستہ میں بھیجو اور ان سے کہو کہ ہم صبر کریں گے، آپ اللہ کے راستہ میں جایئے۔



## شوہر کی زندگی میں انقلاب لانے والی ایک عورت

ایک مرتبہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک صاحب کے گھر عورتوں میں بیان کیا، بیان کے بعد ان صاحب نے فرمایا کہ میں بمبئی میں تھا اور میرے حالات ایسے تھے کہ میں پینٹ شرٹ میں رہتا تھا، مگر اب یہ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میرے چہرہ پر داڑھی ہے اور میرا لباس سنت کے مطابق ہے، یہ سب میری بیوی کی برکت سے ہے۔ جب میں رات میں گھر آتا، تو سب کام سے فارغ ہوکر میں اخبار پڑھنے لگتا اور میری بیوی بچوں کو لے کر فضائل اعمال کی تعلیم کرتی، اسی طرح کچھ عرصہ گزر گیا ایک مرتبہ میں رات کو گھر آیا اور پہلے کی طرح اخبار پڑھنے لگا اور میری بیوی میرے بچوں کو لیکر تعلیم کرنے لگی تو میرے کان میں ایک حدیث آئی۔

## ایک حدیث شریف نے زندگی کا رخ بدل دیا

کہ جو آدمی جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑ دے اسکو دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس جہنم میں جلنا پڑے گا۔ یہ سن کر میں نے کہا کہ ذرا پھر سے پڑھو، تو بیوی نے پھر وہی حدیث شریف سنائی، تو بس یہ سن کر میں نے کہا کہ میرا کیا ہوگا۔ میں تو بہت نمازیں چھوڑ چکا ہوں، بیوی نے سمجھایا کہ کوئی بات نہیں، توبہ کرلیں، اور اب سے نماز شروع کردیں۔ لہذا میں نے توبہ کرکے نماز شروع کردی۔ پھر ایک دن بیوی نے بتایا کہ آپ نمازوں کی قضا بھی پوری کرلیجئے، اس طرح میں بیوی کی محنت سے دیندار بن گیا۔ میری مائیں، بہنیں، بیٹیو دیکھو اللہ نے عورتوں کو اتنی صلاحیت عطا فرمائی ہیکہ عورتیں اپنے گھر کا رخ پلٹ سکتی ہیں۔

## گھر کو برائی سے پاک کر دیا

ایک گھر میں شوہر ٹی وی لے آئے تو عورت رونے لگی۔اس عورت کے بچے حافظِ قرآن تھے،شوہر نے پوچھا کہ کیا بات ہے، کیوں رو رہی ہو؟ کیا تکلیف ہے؟ گھر والے پوچھتے رہے مگر اس عورت نے نہیں بتایا، جب بہت دیر ہوگئی اور سب پوچھتے رہے کہ کیوں رو رہی ہو،تب اس عورت نے بتایا کہ گھر میں آپ ٹی وی لے آئے ہیں بچے سنیں گے، گانا بجیگا، اسلئے رو رہی ہوں، اگر یہ ٹی وی گھر میں رہی تو میں برداشت نہیں کرسکتی،تو دیکھو!اس عورت کے اصرار پر، رونے پر، گھر سے ٹی وی نکل گئی۔

## فکر اور لگن سچی ہو تو بات بنے

اگر فکر اور لگن ہو آخرت کے اعتبار سے ہو تو گھر کا ماحول بدل سکتا ہے۔ ہمارے اندر اس بات کی فکر ہو جائے کہ نماز ہماری اچھی ہو جائے۔قرآن ہمارا اچھا ہو جائے۔اللہ پاک سے ہمارا تعلق اچھا ہو جائے۔ہمارے اندر ذکر کا اہتمام آجائے تو انشاء اللہ اس سے ہمارے گھر کا ماحول بنے گا اور اولاد کی بھی تربیت ہو گی۔

## سب مل کر عہد کریں

اسلئے میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جتنی مائیں، بہنیں، بیٹیاں ہیں وہ آج یہ نیت لے کر جائیں کہ ہم اپنی نماز صحیح کریں گے، اپنا دین صحیح کریں گے، ہم نماز کی پابندی کریں گے، اور تسبیحات کی پابندی کریں گے گھر میں تعلیم کی پابندی کرینگے



اور اگر اللہ توفیق دیں، تو تہجد پڑھ لیا کریں گے، اگر صبح جلدی اٹھ کر تہجد نہیں پڑھ سکتے تو رات عشاء کی نماز کے بعد ہی پڑھ لیں گے، عشاء کی نماز کے بعد تہجد کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

## آخری بات

بہر حال سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جب بھی دین کی بات سنی جائے تو بڑے احترام سے سنی جائے اور عمل کرنے کی نیت سے سنی جائے اور دوسری بات یہ ہیکہ اپنی ذمہ داری کو نبھائے اور اپنے حقوق کی ادائیگی کرے۔اللہ نے اگر بیٹی بنایا تو نیک بیٹی بنکر رہے، اور اگر اللہ نے بیوی بنایا ہے تو نیک بیوی بن کر رہے۔ اپنے شوہر کا حق ادا کرے، اللہ پاک نے ماں بنایا ہے تو نیک ماں بن کر رہے۔ ماشاء اللہ اس وقت جتنی مائیں، بہنیں، بیٹیاں بیٹھی ہیں وہ الحمدللہ سب دین کی طلب میں ہی بیٹھی ہیں۔شریعت کی طالب ہیں۔اللہ ہم سب کو پابند شریعت بنائے، کہنے سننے کو قبول فرما کر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔آمین

☆☆☆☆

بروز بدھ بعد نماز ظہر ۱۸/۴/۱۴۳۰ھ بمطابق ۱۵/۴/۲۰۰۹ء

# ماں، بہنوں، ! یہ ہماری آخرت کا سودا ہے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّابَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ،بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : سُبْحَانَكَ لَاعِلْمَ لَنَااِلَّا مَاعَلَّمْتَنَااِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (سورة البقره/ ۳۲) وَقَالَ اللّٰهُ تعالىٰ: وَذَكِّرْفَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔(سورة الذاريات)

## اچھی نیت کرو

انشاء اللہ کچھ دیر دین کی بات ہوگی، اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ ایک بات ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ زندگی میں جو بھی کام کریں اس میں ہمیشہ صحیح نیت کریں، اچھی نیت کریں، اللہ کو راضی کرنے کی نیت کریں، گھر کا کام ہو، باہر کا کام ہو، کہیں آنا جانا ہو، ہر کام میں اچھی نیت کرلیں۔

## کتنی اچھی تھی اس عورت کی عادت

بمبئی میں ہمارے ایک دوست تھے، وہ کہنے لگے کہ ایک عورت سالن لے کر



آئی جو بہت لذیذ تھا، بہت عمدہ تھا، تو میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ ان سے پوچھو کہ اس میں کیا ڈال دیا ہے؟ تو میری گھر والی نے پوچھا تو اس نے کہا کہ بہن جو مسالہ سب ڈالتے ہیں وہی ہم نے بھی ڈالا ہے، کوئی دوسرا نہیں ڈالا ہے، تو میری گھر والی نے کہا کہ پھر بتاؤ کہ تمہارا سالن اتنا لذیذ کیوں ہے؟ تب اس نے کہا کہ جا کر اپنے شوہر سے کہہ دو کہ ہم جو کام بھی کرتے ہیں، اللہ کو راضی کرنے کیلئے کرتے ہیں، شوہر ہمارے نوکری پر چلے جاتے ہیں، اس وقت ہم سامان لینے جاتے ہیں تو یہ نیت کرتے ہیں کہ اے اللہ! یہ کام ہم آپ کو راضی کرنے کے لئے کرتے ہیں، جب مسالہ پیستے ہیں تو بھی یہی نیت کرتے ہیں کہ اے اللہ! یہ کام ہم آپ کو راضی کرنے کے لئے کرتے ہیں، اگر نمک ڈالتے ہیں تو اس وقت بھی یہی نیت کرتے ہیں، غرضیکہ ہر کام میں ہم یہ نیت کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہم یہ کام آپ کو راضی کرنے کے لئے کرتے ہیں۔

## دعا بھی کرو

تو! یہ نیت ہماری ہر بہن، بیٹی کرسکتی ہے، جیسے اس وقت اللہ پاک نے دینی بات سننے کا موقع دیا ہے، اللہ قبول فرمائیں، عمل کی توفیق عطا فرمائیں، اس میں نیت کرلیں۔ ہم بار بار کہا کرتے ہیں کہ جب بھی دین کی بات کہے، سنے یا پڑھے، پڑھ کر سنائے تو نیت و دعا کرلے کہ اے اللہ! جیسے آپ نے کہنے سننے، پڑھنے کی توفیق دی ہے، عمل کی توفیق عطا فرمادیجئے۔ نیت کرلیں کہ جو بھی پڑھیں گے سنیں گے اس پر عمل کریں گے، اس کی دعا بھی مانگ لیں۔

## تبدیلی کی بنیاد عمل ہے

زندگیوں میں تبدیلی عمل سے آتی ہے، بزرگی اور بڑائی عمل کی بنیاد پر ملتی ہے، اللہ کا تعلق، جنت کے درجات عمل کی بنیاد پر ملتے ہیں۔ ارشاد پاک ہے۔ جَزَاءً بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (سورۃ الواقعۃ) یعنی یہ بدلہ ہے تمہارے عمل کا جن کو تم کیا کرتے تھے، یہ ارشاد پاک قرآن پاک میں جگہ جگہ آیا ہے۔ جس بندہ کے اندر دین پر عمل ہوگا اللہ پاک اس کو ترقی عطا فرمائیں گے۔

## نیک اعمال کی پابندی کرلو

آدمی اپنی صحت وقوت کے زمانہ میں جو اعمال کرتا رہتا ہے، تو بیماری میں، سفر میں، بوڑھاپے میں اگر اس عمل کو نہ کرپائے تو اسے اسکا پورا ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اس کے لئے وہی عمل لکھا جائیگا جو قیام اور تندرستی کی حالت میں کرتا تھا۔

## پورا بدلہ ملے گا

اس لئے جن کو اللہ پاک نے صحت، قوت اور فرصت دیا ہے وہ نیک اعمال کی اپنی ترتیب بنالیں، دنیا میں تو آدمی کو جو پنشن ملتی ہے وہ کٹوتی کے ساتھ ملتی ہے لیکن اللہ کے یہاں سو فیصد پنشن ملتی ہے، پورا پورا ملتا ہے، اس لئے آج جو صحت وقوت



ہے، جوانی ہے، اللہ نے موقع دیا ہے، اس میں نیک اعمال کی پابندی زیادہ سے زیادہ کرلینا چاہئے۔

## عورتوں کا مقام بہت اونچا ہے

اللہ نے بہنوں، بیٹیوں کو پرورش کرنے کی صلاحیت دی ہے، دنیا میں جتنے نبی وولی پیدا ہوئے ہیں وہ سب عورتوں کی گود میں پیدا ہوئے اور شروع میں ان کی تربیت عورتوں ہی نے کیا ہے۔ اللہ پاک نے عورتوں کو صلاحیت عطا کی ہے، نرمی سے، شفقت سے، محبت سے وہ تربیت کرتی ہیں، ماؤں نے، بہنوں نے، ان کی تربیت کیا ہے، ماں نہیں ہے تو بہن نے تربیت کیا ہے، خالہ نے تربیت کیا ہے، یا کسی اور نے تربیت کیا ہے۔

## عرب کا دستور و رواج

عرب میں رواج تھا کہ دیہات کے قبائل کی عورتیں آتی تھیں، بچوں کو وہاں لے جاتی تھیں، چونکہ آب وہوا وہاں کی اچھی ہوتی تھی، غذا اور ہوا اچھی تھی، اسلئے یہ عورتیں ان بچوں کی پرورش کرتی تھیں، تربیت کرتی تھیں۔

## بے شمار برکتیں

چند سال پہلے اللہ پاک نے حج میں جب حاضری کی توفیق دی تو اس وقت قبیلۂ بنو سعد میں حضرت حلیمہ سعدیہ کا جہاں مکان تھا وہاں گئے تھے، اس کو دیکھا کیا نورانیت ہے! اور کیا برکت ہے! اللہ اکبر! وہاں پر آپ ﷺ کے بچپن کا زمانہ گزرا ہے۔

سیرت کی کتابوں میں سے ایک کتاب ہے جس کا نام ہے ''سیرت مبارکہ محمد رسول اللہ ﷺ'' ہے۔ حضرت مولانا سید محمد میاں صاحبؒ نے تصنیف کی ہے، اس میں لکھا ہوا ہے۔

## آپ ﷺ کو دودھ پلانے والی مائیں

قریش کو اپنی زبان سے عشق تھا، وہ شخص قوم کا سردار نہیں مانا جا سکتا تھا جو فصیح نہ ہو۔ بچپن ہی سے زبان کی حفاظت کی جاتی تھی اور بچوں کو فصیح عربی کا عادی بنایا جاتا تھا، مکہ شہر میں یہ ممکن نہیں تھا کہ بچے ٹکسالی فصیح عربی کے عادی ہوں کیونکہ یہ ایک تیرتھ تھا جہاں غیر قریشی عرب جو فصاحت سے ناآشنا ہوتے تھے، ہمیشہ آتے رہتے تھے، یہاں قیام کرتے تھے، تجارت کے سلسلہ میں بھی آمد و رفت رہتی تھی اور زبان کے لحاظ سے سب سے زیادہ خطرناک بات یہ تھی کہ یہاں عجمی (شام اور افریقہ وغیرہ کے) غلام بکثرت رہتے تھے۔

ایک ایک گھرانے میں کئی کئی غلام رہتے تھے، ان کی مخلوط عربی مضحکہ خیز ہوتی تھی اور بچوں کا واسطہ زیادہ تر انھیں غلاموں سے پڑتا تھا اس لئے قریش نے کچھ ایسے دیہاتی قبائل منتخب کر رکھے تھے جن کی زبان فصیح مانی جاتی تھی انھیں قبائل کی عورتوں کو وہ اپنے بچوں کی ''ماما'' بناتے تھے۔ ان قبائل کی عورتیں مکہ میں آتیں اور بچوں کو لے جاتیں وہی دودھ پلاتیں اور وہی پرورش کرتیں، انھیں کی ٹکسالی عربی کے الفاظ بچوں کے کانوں میں پڑتے۔ انھیں الفاظ کی ادائیگی کے لئے بچوں کی زبان پہلی مرتبہ پلٹتی اور فصاحت گویا ان کی گھٹی میں پڑ جاتی۔ آنحضرت ﷺ فخریہ



فرمایا کرتے تھے ''اَنَا اَعْرَبُکُمْ اَنَا قُرَیْشِیٌّ وَاسْتُرْضِعْتُ فِیْ بَنِیْ سَعْدِبْنِ بَکْرٍ'' (سیرۃ ابن ھشام ج ۱/ص ۱۰۴) میں تم میں سب سے زیادہ خالص صحیح اور شستہ عربی بولنے والا ہوں میں قریشی ہوں (جن کی زبان ٹکسالی ہوتی ہے) اور قبیلہ بنی سعد بن بکر میں، میں نے دودھ پیا ہے (جو فصاحت زبان میں مقام اعلی کا مالک ہے) ابن سعد کے الفاظ یہ ہیں ''لسانی لسان بنی سعدبن بکر۔ (طبقات ج ۱/ص ۷۱)

زبان کی حفاظت کے علاوہ صحت کے لحاظ سے بھی دیہات کی کھلی ہوا بچوں کے لئے مفید ہوتی تھی اس سماجی رسم کا ایک محرک یہ بھی تھا کہ بچوں کا نشو و نما صحت مندانہ ہو۔ (ماخوذ از سیرۃ ابن ھشام ج ۱/ص ۱۰۱، سیرۃ حلبیہ ج ۱/ص ۹۴)

اخلاق و فضائل کے لحاظ سے بھی یہ قبیلے پست نہیں تھے، قبیلہ سعد جس سے حضرت حلیمہ اور ان کے شوہر حارث بن عبد العزیٰ کا تعلق تھا ثقیف کی ایک شاخ سے جو بہادری، شجاعت اور تیر اندازی میں مشہور تھا اور شرافت میں قریش کے ہم پلہ مانا جاتا تھا چنانچہ قریش سے اس کی رشتہ داریاں بھی تھیں۔ یتیم عبد اللہ کے دور رضاعت کو خاندانی آداب کے اسی سانچہ میں ڈھلنا پڑا چنانچہ آپ ﷺ کی والدہ نے تو صرف سات یا نو روز دودھ پلایا، پھر ابولہب کی آزاد کردہ باندی ثوبیہ نے سات ماہ دودھ پلایا، ابولہب کی باندی ثوبیہ نے جب گوشہ جگر عبد اللہ کی ولادت کی خبر سنائی تو ابولہب نے اس خوشی میں اس باندی کو آزاد کر دیا۔ احادیث میں ہے کہ اس کار خیر کی وجہ سے ابولہب کے عذاب میں دوشنبہ کے روز تخفیف کر دی جاتی ہے (البدایہ والنہایہ ج ۱/ص ۲۷۳) پھر ثوبیہ کچھ عرصہ پہلے حضرت حمزہ

رضی اللہ عنہ کو بھی دودھ پلا چکی تھیں جنھوں نے اسلام میں سید الشہداء کا خطاب پایا یہ آنحضرت ﷺ کے چھوٹے چچا تھے اور ثوبیہ کے رشتہ سے دودھ شریک (رضاعی) بھائی بھی ہوگئے تھے۔

ثوبیہ کے اسلام میں علماء کا اختلاف ہے حافظ ابو مندہ نے ثوبیہ کو صحابیات میں ذکر کیا ہے۔ ثوبیہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں، آنحضرت ﷺ ان کی کچھ خدمت کرتے۔ ہجرت کے بعد بھی حضرت ﷺ ثوبیہ کے لئے ھدیہ بھیجا کرتے تھے فتح خیبر کے بعد ان کا بھی انتقال ہوگیا اور ان کے لڑکے مسروح کا بھی۔ (فتح الباری ج ۱/ص ۱۱۸)

ان کے علاوہ کچھ اور خواتین کے نام بھی لیے جاتے ہیں جنھوں نے دودھ پلایا۔ اسکے بعد آپ ﷺ حضرت حلیمہ کے سپرد کیے گئے، جو آپ کو قبیلہ بنی سعد میں لے گئیں۔ کم وبیش چار سال آپ ﷺ نے اسی قبیلہ میں گزارے۔

## یتیم بچہ اور کمزور ماما

جیسا کہ رواج تھا، دیہات کی عورتیں دودھ پینے والے بچوں کو لینے کے لئے مکہ میں آئیں مگر یتیم عبداللہ کو کسی نے قبول نہیں کیا "بیوہ ماں" سے کچھ زیادہ انعام کی امید نہیں تھی، دادا اگرچہ سردار مکہ تھے مگر چراغ سحر تھے، قبیلہ سعد کی ایک عورت حلیمہ تھی وہ بھی "ماما" بننے آئی تھیں (قبیلہ سعد کی دس عورتیں آئیں تھیں جن میں حلیمہ بھی تھی (ابن سعد ج ۱/ص ۴۹) مگر اس کو عورتوں نے اس لئے منظور نہ کیا کہ وہ فاقہ زدہ کمزور تھی، وہ خیال کرتی تھیں کہ یہ سوکھی عورت خود دودھ



کی محتاج ہے بچہ کو دودھ کیا پلائے گی مگر نامرادی مراد بن گئی جب حلیمہ سعدیہ سیدہ آمنہ کے پاس پہنچیں اور آمنہ کا لال اسے دودھ پلانے کیلئے مل گیا، حلیمہ کو شغل ہاتھ لگا اور آمنہ کی اپنی پڑوسیوں اور سہیلیوں میں آنکھ نیچی نہ ہوئی ورنہ انھیں صدمہ تھا کہ عورتیں کہیں گی کہ اس یتیم کو کوئی "ماما" بھی نصیب نہ ہوئی (الانوار المحمدیہ من المواھب اللدنیہ ص/۱۹)

## مبارک بچہ کی برکت

قدرت کا یہ حیرت انگیز کرشمہ تھا کہ جیسے ہی حلیمہ کی گود اس یتیم موتی سے آراستہ ہوئی اس پر برکتوں کا مینہ برسنے لگا پہلے اس سوکھی فاقہ زدہ عورت کے دودھ سے اس کے بچے کا پیٹ بھی نہیں بھرتا تھا اب دونوں شکم سیر ہونے لگے، گھر کی بکریوں کے تھنوں میں بھی دودھ بڑھ گیا اور وہ گدھی جس پر حلیمہ سوار ہوکر آئی تھی پہلے مَتّھی اور مَریَل تھی اور جب واپس ہوئی تو سب سے آگے آگے چل رہی تھی جیسے کسی پیاسے نے پانی دیکھ لیا ہو، بارش نہیں ہوئی تھی جنگل سوکھ رہے تھے، گاؤں کی بکریاں بھوکی آتی تھیں مگر حلیمہ کی بکریاں شام کو گھر آتیں تو کوکھیں تنی ہوئی تھیں، اور تھن لٹکے ہوئے۔

## حلیمہ کو حیرت

حلیمہ کا اپنا بچہ، بچوں کی طرح دودھ پیتا تھا مگر یہ یتیم بچہ صرف داہنا دودھ ہی پیتا تھا، بائیں کو لب بھی نہ لگاتا تھا، حلیمہ بایاں دودھ دیتیں تو اپنا منھ ہٹا لیتا تھا (فَیَأْبٰی اَنْ یَشْرَبَ مِنْہُ ، ذکرہ ابن سبع فی الخصائص، خصائص کبریٰ ج ۱/ص ۵۹)

حلیمہ کو اس پر حیرت ہوئی مگر اس کو کیا خبر تھی کہ یہ بچہ بڑا ہوگا تو قناعت کا معلم، عدل وانصاف کا پیکر اور مساوات کا سب سے بڑا علم بردار ہوگا۔

یہ بچہ کچھ بڑا ہوا، نوالہ لینے لگا تو اس کی مرضی ہوتی تھی کہ جو اس کو ملے وہ اس کے دودھ شریک کو بھی ملے بچے روتے ہیں کہ کوئی چیز دوسرے بچے کو کیوں دی یہ بچہ اس پر روتا تھا کہ جو چیز اس کو ملی وہ اس کی بہن کو کیوں نہیں ملی، اسی لئے آپ کے رضاعی چچا ''ابوثروان'' نے کہا تھا: میں نے آپ کا ہر ایک دور دیکھا ہے اور ہر دور میں آپ کو سب سے بہتر پایا زمانہ شیر خوارگی میں سب سے بہتر شیر خوار، دودھ چھوٹا تو سب سے بہتر فطیم (دودھ پینے والے بچے کو رضیع یا مرضع کہتے ہیں اور دودھ چھوٹ جائے تو فطیم کہتے ہیں) جوان ہوئے تو سب سے زیادہ صالح نوجوان آپ کے اندر خیر کی خصلتیں کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہیں (خصائص کبریٰ ج۱ص۵۹)

## عجیب وغریب واقعہ اور حلیمہ کی پریشانی

چار سال ہوگئے یہ معصوم بچہ حلیمہ کے کلیجہ کو ٹھنڈک اور گھر کو رونق بخش رہا ہے لیکن اب ماں کی مامتا چاہتی ہے کہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو اپنے پاس رکھے، یہی بیوہ کی زندگی کا آسرا تھا اور اسی کی خاطر وہ اپنی جوانی تج رہی تھی، اس گھر کو چھوڑ کر کسی دوسرے کا گھر آباد کرنے کا خیال بھی نہیں کیا تھا حالانکہ عرب کے دستور کے مطابق یہ عیب کی بات نہیں تھی، مگر حلیمہ اور اس کے شوہر حارث بن عبدالعزی کو اس بچہ سے اتنی محبت ہوگئی تھی کہ جدا کرنا ان کو گوارا نہیں تھا، لیکن



جب ماں اور داد کا تقاضہ زیادہ ہوا تو چار وناچار یہ دونوں اپنے گھر کے اس چراغ کو لے کر عبدالمطلب کے یہاں پہنچے لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ انہیں دنوں مکہ میں وبا پھوٹ پڑی بس حلیمہ کو بہانہ مل گیا وہ بچہ کو واپس لے آئیں کہ جب مکہ کی آب وہوا ٹھیک ہوجائے گی تب پہنچادے گی۔

## شق صدر مبارک

دلارا محمد ﷺ پھر اسی طرح حلیمہ کے یہاں رہنے لگا حلیمہ کے سب بچے اس کا خیال رکھتے تھے (حضرت حلیمہ کے اپنے تین بچے تھے، ایک لڑکا عبداللہ بن حارث اور دو لڑکیاں انیسہ اور حزافہ، حزافہ کو شیما بھی کہتے تھے اور حلمیہ کہیں چلی جاتی تھیں تو شیما ہی (حضرت محمد ﷺ کے پاس رہا کرتی تھی) اس سے محبت کرتے تھے، کہیں اکیلا نہیں چھوڑتے تھے۔

ایک روز گھر سے باہر یہ سب بچے کھیل رہے تھے، انہوں نے دیکھا کہ دو آدمی آئے یہ بڑے حسین وجمیل خوبصورت اور شاندار آدمی تھے، نہایت عمدہ صاف لباس پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے بچہ (محمد ﷺ) کو اٹھایا اور اس کو الگ لے گئے بچے دوڑے ہوئے گھر پہنچے وہاں سے حلیمہ اور ان کے شوہر دوڑے ہوئے آئے، دیکھا ''محمد'' ﷺ اپنی جگہ موجود ہیں اور کوئی آدمی وہاں موجود نہیں ہے ''محمد'' خوش وخرم ہیں مسکرارہے ہیں، البتہ چہرے پر کچھ اثر ہے، ان سے پوچھا بیٹا کیا ہوا؟ کون آدمی تھے وہ تمہیں کیوں اٹھالائے تھے وہ کہاں چلے گئے۔

معصوم بچہ نے پھوکی پھوکی زبان سے سارا قصہ سنادیا کہ ان دونوں نے مجھے

لٹا کر یہاں سے یہاں تک (سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) چاک کیا پھر گوشت کا ایک لوتھڑا (دل) نکالا اس کو چیر کر سیاہ دانہ اسمیں سے نکالا، برف ان کے پاس تھا اس سے دھویا پھر اس کو اپنی جگہ رکھ دیا اور ٹھیک کر کے چلے گئے، مجھ کو تکلیف کچھ نہیں ہوئی بلکہ ٹھنڈک سی معلوم ہوئی اور اب تک معلوم ہو رہی ہے، حلیمہ اور حارث نے بچہ کو چمکارا، پیار کیا، سینہ سے لگا کر گھر لے آئے۔

حلیمہ اور ان کے شوہر نے دیکھا وہاں کچھ نہ تھا البتہ محمد (ﷺ) اور دوسرے بچوں سے جو سنا تھا اس پر ان کو خیال یہ ہوا کہ ہو نہ ہو یہ جنات کا اثر ہے اور یہ دونوں آنے والے جن تھے۔ عرب جنات کو مانتے تھے اور ایسی باتوں کو جنات کی حرکت سمجھا کرتے تھے لیکن ان دونوں کو خیال رہنے لگا کہ آج یہ ہوا کل کو خدا جانے کیا ہو جائے کچھ دن اسی سوچ وچار میں گزرے اس واقعہ کا چرچا ہوا تو کچھ پڑوسیوں نے حلیمہ اور حارث کو مشورہ دیا کہ کسی کاہن یا کسی یہودی یا عیسائی عالم کے پاس لیجا کر بچہ کو دکھائیں اور پوچھیں یہ کیا بات ہے۔ چنانچہ ایک یہودی عالم کے پاس لے گئے مگر وہاں پہنچ کر جو واقعہ ہوا اس سے ان کی پریشانی اور بڑھ گئی۔

جس یہودی کے پاس لے گئی تھیں اس نے بچہ کو دیکھنے کے بعد شور مچانا شروع کر دیا۔ یہی بچہ ہے جو عرب میں انقلاب برپا کرے گا، اس وقت کے مذہبوں کو ختم کر دے گا، پوجا پاٹ بند اور مورتیوں کا کھنڈن کرے گا، اے لوگو اپنا مذہب بچانا چاہتے ہو تو اس بچہ کو ختم کر دو۔ (سیرۃ ابن ھشام و ابن کثیر و خصائص وغیرہ)

یہودی عالم کی یہ حرکت دیکھ کر حارث اور حلیمہ اور بھی گھبرا گئے فوراً بچہ کو اٹھایا نظروں سے بچا کر گھر لائے اور طے کر لیا کہ بچہ کو خیرت کے ساتھ اس کی ماں اور



دادا کے پاس پہنچا دیں، آمنہ سمجھے ہوئے تھیں کہ حلیمہ، بچہ کو اپنے شوق سے لے گئی ہیں تو جب تک میں اصرار اور تقاضہ نہیں کرونگی وہ واپس نہیں لائیں گی لیکن ایک دن اچانک دیکھا کہ حلیمہ بچہ کو لئے آرہی ہیں، آمنہ کو حیرت ہوئی حلیمہ سے اس طرح اچانک لے آنے کی وجہ دریافت کی۔ حلیمہ نے سارا قصہ سنایا اور جو ان کا خیال تھا وہ بھی بتا دیا کہ شاید بچہ پر کسی جن کی نظر ہے، مگر حلیمہ کو حیرت ہوئی کہ آمنہ اس قصہ کو سن کر پریشان نہیں ہوئیں انہوں نے بچہ کو گلے لگایا اور حلیمہ کو جواب دیا کہ تمہارا خیال غلط ہے، میرا یہ پھول جس کے چہرے پر نور کھل رہا ہے اس پر جنات کا اثر نہیں ہو سکتا ہے، یہ برکتوں والا بچہ ہے، اس کے سر پر رحمت خدا کا سایہ ہے، میں رحمت کے آثار شروع سے دیکھتی رہی ہوں، مجھے طرح طرح کے انوار نظر آتے رہے ہیں، ان سے ہمیشہ دل کو سکون اور طبیعت کو بشاشت اور فرحت ہوئی ہے (مثلاً یہ کہ زمانہ حمل میں طبیعت ہلکی پھلکی رہی حتی کہ مجھے احساس بھی نہیں ہوا مجھے خواب میں بتایا گیا کہ تم حاملہ ہو اور جو بچہ پیدا ہوگا وہ امت کا سردار اور نبی ہوگا۔ (ابن سعد ج ۱/ص ۶۰)

پہلے خواب میں دیکھا کہ ایک نور میرے اندر سے نکلا جس سے شام کے محل روشن ہو گئے۔ (خصائص کبریٰ ص/۵۴) پھر ولادت کے وقت بھی ایسا ہی نور دیکھا (مسند احمد و مستدرک) فاطمہ بنت عبداللہ جو وہاں ولادت کے وقت موجود تھیں انہوں نے دیکھا تمام مکان نور سے روشن ہو گیا (خصائص ج ۱/ص ۴۵ بحوالہ ابن عساکر) بچہ کے چہرے پر بھی رونق ہے نور چمک رہا ہے جنات کے اثر سے

چہرہ مرجھا جاتا ہے اور بیماروں جیسی صورت ہو جاتی ہے، یہ تمہاری مہربانی ہے کہ بچہ کو لے آئیں، میرے دل کی مراد پوری ہوئی، خدا تمہیں خوش رکھے آمنہ حلیمہ کو رخصت کیا اور دادا عبد المطلب نے اس کو خوش کر کے واپس کیا۔

## تربیت کے باب میں عورتوں کی صلاحیت

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے عورتوں کو تربیت کے باب میں ایک صلاحیت عطا کی ہے، وہ حکمت سے، نرمی سے، محبت سے، شفقت سے، بچوں کی تربیت کرتی ہیں، پیشاب، پاخانہ مائیں، بہنیں، بیٹیاں ہی اٹھاتی ہیں، اس محبت اور شفقت کی وجہ سے ان کو ایک خاص تعلق بھی ہوتا ہے اس لئے خود آپ سب بھی دیندار بننے کی کوشش کریں اور اپنے متعلقین کو بھی دیندار بنانے کی فکر کریں۔

## امام بخاریؒ کی بہن نے قربانی پیش کی

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جب پڑھنے کے لئے جانے لگے تو ان کی بہن نے اپنا زیور ان کے سامان میں رکھ دیا تھا، حالانکہ عورتوں کو زیور سے تعلق ہوتا ہے لیکن ان کی ماں نے کیسی تربیت کی ہوگی کہ بہن نے اپنا پورا زیور بھائی کو دے دیا کہ بھائی پڑھنے جا رہے ہیں، وہاں ان کو ضرورت ہوگی تو اس میں خرچ کرلیں گے۔



## فاقہ کر لینا ہم کو برداشت ہے

کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ پہلے زمانہ میں یہ عام بات تھی کہ گھر کے لوگوں میں سے اگر کوئی کمانے کے لئے جاتا تھا تو اس وقت بیوی بھی کہتی، ماں بھی کہتی، بہن بھی کہتی کہ دیکھو! حلال مال لیکر آنا، حرام کمائی نہ لانا، ہم فاقہ کرلیں گے لیکن حرام نہیں کھائیں گے، فاقہ کر لینا ہم کو برداشت ہے لیکن حرام لقمہ ہمارے پیٹ میں جائے یہ ہم کو برداشت نہیں ہے۔ اس طرح کا ایک ماحول بنا ہوا تھا۔

## ایک عورت نے کھانے سے انکار کیا

کبھی ہم نے یہ قصہ سنایا ہے کہ ایک دلہن پہلی بار اپنے گھر گئی، دوپہر کے وقت اس کے گھر بھیڑ تھی، واقعہ ہمارے یوپی کا ہے، اس دلہن کو گھر کے لوگوں نے دوپہر میں کھانے کے لئے کہا تو اس نے کھانے سے انکار کر دیا تو گھر والوں نے سوچا کہ ابھی یہ پہلی بار آئی ہے، شرم وحیاء بھی ہوتی ہے، نئی جگہ بھی ہے، اس لئے لوگوں نے زیادہ اصرار نہیں کیا لیکن جب شام ہوئی تو ساس نے کہا کہ بیٹی میں تیری ساس ہوں، یہ نند ہے، دیورانی جیٹھانی یہ ہیں، اب یہیں زندگی گزارنا ہے اس لئے اب کھانا کھالو مگر دلہن نے پھر بھی انکار کیا اور کہا کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گی، گھر والوں نے کہا کہ کب تک بھوکی رہے گی، دوپہر کو بھی نہیں کھایا، ابھی اس وقت بھی نہیں کھاؤ گی، بیٹی یہیں رہنا ہے اب تو کھالو، جب گھر والوں نے زیادہ ضد کیا تو کہا کہ جب تک میرے شوہر نہیں آئیں گے کھانا نہیں کھاؤں گی، ابھی شوہر کو دیکھا بھی نہیں، ملاقات بھی نہیں ہوئی تھی، لیکن ساس سمجھدار تھی۔

# غصہ میں فیصلہ جائز نہیں ہے

اور یاد رکھو! ہر بڑے کو سمجھدار ہونا چاہئے، اللہ پاک نے عقل جوڑ کیلئے دیا ہے، اگر کوئی بات پیدا ہو جائے تو عقل سے اس میں جوڑ پیدا کرنے کی کوشش کرے، جذباتی فیصلے نہیں کرے، غصہ میں فیصلہ نہیں کرے، علماء نے لکھا ہے کہ قاضی کے لئے جائز نہیں ہے کہ غصہ کی حالت میں فیصلہ کرے، ہر غصہ والا جو غصہ میں فیصلہ کرتا ہے وہ بعد میں نادم و شرمندہ ہوتا ہے دنیا میں آپس کی لڑائی جھگڑے قتل وغارت گری کے واقعات سب غصہ کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

# حسد کی تباہی

حدیث پاک میں آتا ہے کہ حسد آدمی کی نیکی تباہ کر دیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

دیکھو! کتنی بڑی بڑی اور موٹی پرانی لکڑی ہوتی ہے لیکن اس میں آگ لگی تو اسے جلا کر راکھ کر دیتی ہے یہی حال حسد کا ہوتا ہے کہ وہ نیکی کو تباہ کر کے راکھ کر دیتا ہے۔

# حسد کیا ہے؟

حسد کیا ہے؟ حسد یہ ہے کہ کسی کی نعمت کو دیکھ کر دل میں جلن پیدا ہو، کوئی جان میں، مال میں، اعمال میں ترقی کر رہا تو اس کو دیکھ کر دل میں جلن پیدا ہو جائے کہ یہ کیسے اچھا مکان بنالیا اور اکثر اپنے لوگ حسد کرتے ہیں، قریبی لوگ حسد کرتے ہیں، ان کو اس کی ترقی دیکھی نہیں جاتی۔



# بہت سخت بات ہے

علماء فرماتے ہیں کہ حسد کرنا گویا اللہ پر اعتراض کرنا ہوتا ہے، کہ آپ نے یہ نعمت اسے کیوں دیا یہ تو اس کے لائق نہیں تھا، اور یہ بڑی سخت بات ہے، ایک عالم فرماتے تھے کہ حسد کرنا توحید کے قلعہ پر گولہ باری کرنا ہے، حسد دنیا بھر کی دشمنی کا سبب ہوتا ہے اور اس سے نیکی تباہ ہوتی ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں حسد سے منع کیا گیا ہے۔

# اپنی نیکیوں کو جلنے سے بچایئے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ (ابوداؤد ج ۲/ص ۳۳۲، مشکوٰۃ ص ۴۲۸) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم حسد سے بچتے رہو، کیوں کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

# حسد کی وجہ سے توفیق سلب ہو جاتی ہے

علماء کرام نے اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے بڑی فکر انگیز بات لکھی ہے (۱) علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ حاسد کے اعمال مقبول نہیں ہوتے (۲) حاسد سے طاعات کی توفیق سلب کر لی جاتی ہے، جس کو حدیث بالا میں "کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ" بطور تشبیہ بیان فرمایا گیا ہے۔

(مرآۃ الانوار شرح مشکوٰۃ الآثار ج ۳/ص ۱۷۰)

## اپنے ایمان کو تباہ ہونے سے بچاؤ

ایک دوسری حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت بہز بن حکیم اپنے والد حکیم رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اپنے دادا معاویہ بن حیدہ قشیری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غصہ ایمان کو ایسا خراب کر دیتا ہے جیسے کہ ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے، حدیث شریف کے کلمات یہ ہیں۔ عَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان رقم الحدیث ۸۲۹۴)

دیکھو! ایلوا کتنا کڑوا ہوتا ہے اور شہد کتنا میٹھا ہوتا ہے لیکن اس ایلوے کی وجہ سے وہ بھی کڑوا ہو جاتا ہے، ایسے ہی غصہ ایمان کو کڑوا کر دیتا ہے اس غصہ کی وجہ سے ایمان تباہ ہو جاتا ہے، یہ بڑی سخت بات ہے۔

## بہت زیادہ ڈرنے کی ضرورت ہے

اس حدیث شریف کی تشریح میں علماء کرام نے بہت فکر کی بات لکھی ہے۔ حضرت نعمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درحقیقت غصہ ایسا ہی ایمان سوز چیز ہے، جب آدمی پر غصہ سوار ہوتا ہے تو اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود سے وہ تجاوز کر جاتا ہے اور اس سے وہ باتیں اور حرکتیں سرزد ہوتی ہیں، جو اس کے دین کو برباد کر دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نظر سے اس کو گرا دیتی ہیں۔ (معارف الحدیث ج ۱/ص ۱۵۱)

اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَيْ كَمَالَهٗ اَوْ نُوْرَهٗ وَبَهَاءَهٗ



وَقَدْ يَجُرُّ اِلٰى بُطْلَانِهٖ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ وَلِمَا كَانَ بَعْضُ اَفْرَادِهٖ كَذٰلِكَ صَحَّ التَّشْبِيْهُ بِقَوْلِهٖ (كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ) (مرقاۃ/ج ۹ ص/۳۱۷) یعنی یہ غصہ اکثر تو کمال ایمان اور نور ایمان سے محروم کر دیتا ہے اور اس کے نور و رونق کو ختم کر دیتا ہے لیکن بعض مرتبہ ایمان کو بالکل ہی خراب کر دیتا ہے اور کفر تک نوبت آجاتی ہے اور غضب کے بعض افراد کیوں کہ ایسے خطرناک ہیں کہ کفر تک پہونچا دیتے ہیں تو یہ تشبیہ بالکل درست ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غضب (غصہ) مفاسد کی بنیاد ہے اور اس کے نتائج دنیا و آخرت میں خطرناک نکلتے ہیں کہ اس سے دنیوی زندگی کی حلاوت میں تلخی آجاتی ہے اور ایمان کی حلاوت جاتے رہنے سے آخرت کی تلخی مقدر ہو جاتی ہے۔

(مرأۃ الاثار شرح مشکوۃ الآثارہ ج ۳/ص ۲۳۹)

## غصہ کے مقتضی پر عمل نہ کرو

اس لئے بے جا غصہ نہیں کرنا چاہئے، انسان کو غصہ آتا ہے لیکن اس وقت یہ کرے کہ غصہ کے مقتضا پر عمل نہ کرے، منھ سے کچھ نہیں کہے، زبان سے برا نہ کہے ہاتھ، پیر نہ اٹھائے، گالی گلوچ نہیں کرے، زبان سے کوسے نہیں۔

## عورتوں میں ایک وعظ

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے عورتوں کے درمیان وعظ فرمایا، حدیث شریف میں اس کی تفصیل آتی ہے: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اَضْحٰى، اَوْفِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ

فَقَالَ! یَامَعْشَرَ النِّسَاءِ اِتَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَهْلِ النَّارِ، فَقُلْنَ، وَبِمَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ۔

(البخاری ر۳۰۴ فی العیدین)

اس خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ کیا کرو، میں نے تم کو جہنم میں زیادہ دیکھا ہے، اللہ ان ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کے درجات بلند فرمائیں، ان صحابیات رضی اللہ عنہن کے درجات بلند فرمائیں، وہ خاموش نہیں رہیں، بلکہ یہ سن کر مجمع کے درمیان سے ایک صحابیہؓ کھڑی ہوئی، ان کا نام اسماء بنت یزید تھا اور وہ خطیبۃ النساء مشہور تھیں، ایک روایت خود ان سے بھی اس باب میں مروی ہے، (انوار الباری ج۲/ص۲۹) انھوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! کس بات پر آپ نے ہم کو جہنم میں دیکھا؟ اللہ پاک ان کے درجے بلند فرمائیں، وہ پوچھ پڑیں، بول پڑیں، ان سے برداشت نہیں ہوسکا کہ آخر ہم جہنمی کیوں ہے، ہمارا عمل کیا ہے؟ اور یہ ان کی دینی فکر کی بات ہے، ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کہے کہ بھائی! فلاں کھانے سے فلاں مرض پیدا ہوگا، تو آدمی اس کو سن کر بچتا ہے، یہ فکر کی بات ہے، اسی طرح ان صحابیات رضی اللہ عنہن نے یہ سن کر پوچھا کہ کیا بات ہے اور ہمارا کیا عمل ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم شوہر کی ناشکری کرتی ہو اور کوستی ہو، بددعائیں دیتی ہو، بچوں کو بددعا دیدیا، ان کو بددعا دے دیا اور یہ دونوں زبان کے گناہ ہیں اور یہ سب اکثر غصہ میں ہوتے ہیں۔



**چند فوائد:۔** علامہ عینیؒ نے اس حدیث سے فوائد کا استنباط کیا ہے وہ فرماتے ہیں (۱) حقوق ونعمتوں کی ناشکری حرام ہے کیونکہ بغیر ارتکاب حرام کے دخول جہنم نہ ہوگا، امام نووی نے لکھا کہ شوہر اور احسان کی ناشکری پر دخول نار کی وعید سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں باتیں گناہ کبیرہ ہیں۔

ابن بطال نے فرمایا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندوں کو احسان اور نعمت کی ناشکری پر عذاب ہوگا اور کہا گیا ہے کہ شکر نعمت واجب ہے۔

(۲) حدیث سے شوہر کے حق کی عظمت ظاہر ہوئی کیونکہ اس کی ناشکری کو اقسام معاصی سے شمار کیا گیا اور اس سے زیادہ یہ کہ شوہر کے حق کو حق تعالیٰ کے ساتھ ملا کر بیان کیا گیا، چنانچہ فرمایا اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو بیوی کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے، اسی لئے خاص طور پر دوسرے سب معاصی میں سے عورتوں کی اس خاص معصیت کو بیان فرمایا پس اگر اس کے باوجود کوئی عورت اپنے شوہر کی ناشکری وشکایت کرے، اس کی حق تلفی کرے گی تو یہ اس امر کا ثبوت ہوگا کہ وہ خدا تعالیٰ کے حقوق میں بھی لاپرواہ ہوگی۔ (عمدۃ القاری ج۱/ص۲۲۷) اس لئے غصہ میں زبان پر قابو رکھے، غصہ کے تقاضا پر عمل نہ کرے۔

## غصہ کا علاج

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غضب (غصہ) کا علاج ایک معجون مرکب میں ہے، جس کی ترکیب ان اجزاء سے ہوتی ہے۔ (۱) علم صحیح

(۲) عمل صالح (۳) اس بات کا یقین کہ سب کچھ منجانب اللہ ہوتا ہے (۴) اپنی کمزوری کو سامنے رکھے اور یہ سوچے کہ اللہ کا غضب میرے غضب سے بہت بڑا اور اسکا فضل بہت زیادہ ہے (۵) یہ خیال کرے کہ میں نے کتنی مرتبہ اللہ کے امر کی مخالفت کی مگر وہ پھر بھی ناراض نہیں ہوا (۶) ان سب کے بعد وضو کرے اور اپنے کو کسی کام میں مشغول کردے۔

(۷) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ قَائِمٌ فَلْیَجْلِسْ فَاِنْ ذَھَبَ عَنْہُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْیَضْطَجِعْ۔

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے پھر اگر اس سے غصہ دور ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ لیٹ جائے۔ (مشکوٰۃ ص ۴۳۴)

(۸) اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، پڑھ لے۔

## علاج کرالینا ضروری ہے

حدیث شریف میں یہ سب علاج بیان ہوئے ہیں، اس لئے اگر یہ بیماری اپنے اندر ہو تو اس کا علاج کرلینا چاہئے، جیسے آدمی کے اندر جسمانی مرض ہوتا ہے تو آدمی فکر کے ساتھ علاج کراتا ہے اس کے لئے روپیہ، پیسہ خرچ کرتا ہے۔ ایسے ہی روحانی ایمانی مرض ہوتا ہے اس کا بھی فکر کے ساتھ علاج کرالینا چاہئے اور ایک بات یہ بھی یاد رکھنے کی ہے کہ جیسے جسمانی مرض بھی کسی کے اندر دو تین چار ہوتے ہیں، ہر مرض ہر ایک کے اندر نہیں ہوتا ویسے ہی روحانی مرض بھی ایک آدمی کے اندر دو تین چار ہی ہوتے ہیں، ہر مرض اور ہر گناہ ایک انسان کے اندر نہیں ہوتا۔



## ایمان تازہ ہو جاتا ہے

اب اگر معلوم کرکے، پوچھ کر کے علاج کرالیا تو صحتِ جسمانی کی طرح صحتِ روحانی بھی ہو جاتی ہے، ایمان تازہ ہو جاتا ہے، ایمان صاف ستھرا ہو جاتا ہے، قلب صحیح ہو جاتا ہے، آدمی کامل ایمان والا بن جاتا ہے۔

## ورنہ مرض جڑ پکڑ لے گا

اور اگر آدمی علاج نہیں کرائے گا تو مرض بڑھتے بڑھتے جڑ پکڑ لیتا ہے۔ ایک بار غصہ کیا دوبارہ غصہ کیا یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے بڑھاپے میں ایسا چڑ چڑا پن ہو جاتا ہے کہ ایسے آدمی کے پاس کوئی بیٹھنا بھی گوارہ نہیں کرتا، زبان چلتی ہے گالی گلوچ آدمی دیتا ہے، ہاتھ اٹھاتا ہے، پیر مارتا ہے پھر لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں، لیکن اگر علاج کرالیا تو طبیعت کنٹرول میں، قابو میں ہو جاتی ہے، کام کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

## فکر کی ضرورت

تو خیر! بات یہ چل رہی تھی کہ اللہ پاک نے عورتوں کو تربیت کی صلاحیت دی ہے وہ گھر میں شوہر کے ساتھ اور گھر والوں کے ساتھ محبت سے کیسا کام نکال لیتی ہیں اس لئے اپنی ذات سے نیک و دیندار بننا چاہئے اور اسی کے ساتھ اپنی اولاد کو، متعلقین کو بھی نیک و دیندار بنانے کی کوشش کرنا چاہئے۔

## اولاد کی تربیت کا نظام چھٹیوں میں

دیکھو! ابھی چھٹیاں ہو رہی ہیں بلکہ کچھ جگہ ہو چکی ہوں گی اور کچھ جگہ ہونے والی ہوں گی اسکولوں میں امتحان ہو گئے، تو اب چھٹیاں ہو گئیں، یہ وقت بہت قیمتی ہوتا ہے بچوں بچیوں کو اسکول جانا نہیں رہتا، چھٹیوں میں تقریباً دو ماہ ایسے گزرتے ہیں کہ یا تو وقت گزاری کریں گے، تفریح کریں گے، یہاں وہاں جا کر وقت گزار دیں گے یا خالی پڑے سوئیں گے، لیکن ان دنوں میں اگر ان کے وقت کی ترتیب بنالیں گے، اس میں دینیات کا کوئی کورس شروع کر دیں اور اس میں ان کو کم از کم روزانہ دو گھنٹہ بھیجیں، پھر اس کی برکت دیکھیں، سوچنے کی بات ہے کہ آٹھ گھنٹہ ہمارے بچے بچیاں اسکول میں پڑھتے ہیں تو اب صرف دو گھنٹہ ان کو دینیات کی لائن سے کورس بنا کے انھیں پڑھائیں اور ان کی تربیت شروع کر دیں، تو کتنا نفع ہوگا۔

## دو گھنٹہ فارغ کر لو

مائیں، بہنیں، بیٹیاں جو پڑھی ہوتی ہیں، عالمہ ہوتی ہیں، ان میں تربیت کی صلاحیت ہوتی ہے، انکا دینی مزاج ہوتا ہے وہ دو گھنٹے فارغ کر لیں اور کام کریں ایسی بچیوں کے لئے دو گھنٹہ کچھ نہیں ہوتا۔



## دینی فکر سے خوشی

ایک جگہ کی ایک بیٹی کالج کی پڑھی ہوئی اور شاید دو چار سال عالمہ کا کورس بھی کئے ہوئے ہے اس کا بہت دینی مزاج ہے جب وہ پڑھنے کے لئے گئی تو وہاں کچھ بات کیا، اس کی بات سن کر وہاں والوں نے کہا کہ ہم لوگ تو حضرت سے بیعت ہیں، وہ سب دو تین بہنیں ایسا دینی مزاج، دینی فکر اور دینی تڑپ رکھتی ہیں کہ ان کی باتوں پر جی خوش ہو جاتا ہے۔

## پچاس بچیاں پڑھنے لگیں

میں نے کہا: بیٹی تو جہاں رہتی ہے وہاں کالج کی چھٹیاں ہو رہی ہیں، لڑکیوں کو دو گھنٹے روزانہ پڑھاؤ تو وہ پرنسپل کے پاس گئی اور پرنسپل بھی عورت تھی ان سے بات کیا کہ مسلمان بچیوں کو ذرا بلایئے ہم ان سے کچھ دینی باتیں کریں گے، ہم ان سے کچھ دینی باتیں پڑھنا، سیکھنا اور سکھانا چاہتے ہیں، جب اس نے بچیوں سے بات کیا تو وہ بچیاں بہت خوش ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ ہم ایک گھنٹہ روز دیں گے، آپ شروع کیجئے ہم دین سیکھیں گے، ایمان سیکھیں گے، اسلام سیکھیں گے، غسل کے فرائض واجبات ہم کو نہیں معلوم اس لئے ہم سیکھیں گے۔

## ایمان دل میں ہوتا ہے

دیکھو! جب ایمان دل میں ہوتا ہے تو یہی ہوتا ہے اللہ پاک نے امت کو صلاحیت عطاء فرمائی ہے، امت میں بہت شوق ہے، اس لئے اس چھٹی میں لڑکیوں کے لئے جہاں جس کو موقع ہو ایک گھنٹے کا کورس شروع کر دے۔

## بڑے بچوں کی ترتیب

بڑے لڑکوں کو جماعت میں بھیج دینا چاہئے جماعت میں جا کر وہ انشاء اللہ دین سیکھ کر آئیں گے اور اگر اس کا موقع نہیں ہو تو ان کو بھی ایک دو گھنٹے کے لئے کہیں دین سیکھنے کے واسطے بھیجنا چاہئے۔

## چھوٹے بچوں کی ترتیب

چھوٹے بچوں کو جو دینیات نہیں پڑھتے ہیں مکتب نہیں جاتے ہیں صرف اسکول جاتے ہیں ان کو تاکید کرنا چاہئے کہ چھٹی میں دو گھنٹہ دینیات پڑھ لیں، دین سیکھ لیں اس کام کے لئے چھٹی بہترین موقع ہوتا ہے، ابھی تو اسکول کا امتحان ہے، اس کی وجہ سے بچے مشغول و مصروف ہوتے ہیں، لیکن جب چھٹی ہو جائیگی اور ان کے لئے پھر کوئی ترتیب نہیں ہوگی تو ایک دو مہینہ یہ بچے صرف کھیلیں گے، وقت ان کا ضائع ہوگا اسکا خیال رکھو یہ تربیت کا یہ بہترین موقع ہوتا ہے۔

## تعلیم کے لئے عورتوں کی قربانی

تعلیم کے لئے عورتیں بے چاری گھر سے بچوں کو اسکول پہنچاتی بھی ہیں، اور پھر اسکول جا کر وہاں سے بچوں کو لاتی بھی ہیں، جب بچے اسکول جاتے ہیں اس وقت عورتوں کا کام بڑھ جاتا ہے ان کو تیار کرانا، ناشتہ کرانا، لیکن اب جب چھٹی ہوگئی تو دو گھنٹہ کم از کم عورتوں کا بچ جاتا ہے، اس وقت کو اس طرح کام میں لاؤ۔



## ایک گھنٹہ کا فائدہ

ہم بمبئی میں کہا کرتے ہیں کہ تمہارا جو دو گھنٹہ بچ گیا ہے، دو گھنٹہ میں سے ایک گھنٹہ سبھی بچوں کو لے کر بیٹھو ان کو دین سکھاؤ، ایمان سکھاؤ، غسل سکھاؤ، نماز کے فرائض و واجبات یاد کراؤ، غسل کے فرائض یاد کراؤ۔

## یہ بچے کہیں گے

جیسے ہم لوگ اپنے ماں باپ کا تذکرہ کرتے ہیں کہ ہمارے ابا نے یہ بتایا، امی نے یہ بتایا، یہ سکھایا اچھی بات بتایا، ویسے ہی یہ بچے بھی ہمارا تذکرہ کریں گے کہ آج ماں نے یہ سکھایا بہن نے یہ سکھایا، خالہ کے یہاں گئے تھے تو انہوں نے یہ تربیت کیا۔

## اللہ پاک انکا درجہ بلند فرمائے

ہمارے ایک دوست تھے انکا انتقال ہوگیا، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، ان کا درجہ بلند فرمائے بہت اچھے تھے، ان کا نورانی چہرہ جب یاد آتا ہے جی خوش ہو جاتا ہے، انتقال کے بعد ان کا چہرہ دیکھکر ایسا لگتا تھا کہ ابھی ہنس دیں گے، سارے بزرگوں کی انہوں نے خدمت کیا، اللہ تعالی نے ان کو بہت صلاحیت عطاء فرمائی تھی، چھٹیوں کے موقع پر بہت سارے کام کئے۔

## یہ ہماری آخرت کا سودا ہے

اس لئے ہم یہ عرض کیا کرتے ہیں کہ مائیں، بہنیں، بیٹیاں ترتیب بنالیں،

## بڑے بچوں کی ترتیب

بڑے لڑکوں کو جماعت میں بھیج دینا چاہئے جماعت میں جا کر وہ انشاء اللہ دین سیکھ کر آئیں گے اور اگر اس کا موقع نہیں ہو تو ان کو بھی ایک دو گھنٹے کے لئے کہیں دین سیکھنے کے واسطے بھیجنا چاہئے۔

## چھوٹے بچوں کی ترتیب

چھوٹے بچوں کو جو دینیات نہیں پڑھتے ہیں مکتب نہیں جاتے ہیں صرف اسکول جاتے ہیں ان کو تاکید کرنا چاہئے کہ چھٹی میں دو گھنٹہ دینیات پڑھ لیں، دین سیکھ لیں اس کام کے لئے چھٹی بہترین موقع ہوتا ہے، ابھی تو اسکول کا امتحان ہے، اس کی وجہ سے بچے مشغول ومصروف ہوتے ہیں، لیکن جب چھٹی ہو جائیگی اور ان کے لئے پھر کوئی ترتیب نہیں ہوگی تو ایک دو مہینہ یہ بچے صرف کھیلیں گے، وقت ان کا ضائع ہوگا اسکا خیال رکھو یہ تربیت کا یہ بہترین موقع ہوتا ہے۔

## تعلیم کے لئے عورتوں کی قربانی

تعلیم کے لئے عورتیں بے چاری گھر سے بچوں کو اسکول پہنچاتی بھی ہیں، اور پھر اسکول جا کر وہاں سے بچوں کو لاتی بھی ہیں، جب بچے اسکول جاتے ہیں اس وقت عورتوں کا کام بڑھ جاتا ہے ان کو تیار کرانا، ناشتہ کرانا، لیکن اب جب چھٹی ہو گئی تو دو گھنٹہ کم از کم عورتوں کا بچ جاتا ہے، اس وقت کو اس طرح کام میں لاؤ۔



## ایک گھنٹہ کا فائدہ

ہم بمبئی میں کہا کرتے ہیں کہ تمہارا جو دو گھنٹہ بچ گیا ہے، دو گھنٹہ میں سے ایک گھنٹہ سبھی بچوں کو لے کر بیٹھو ان کو دین سکھاؤ، ایمان سکھاؤ، غسل سکھاؤ، نماز کے فرائض وواجبات یاد کراؤ، غسل کے فرائض یاد کراؤ۔

## یہ بچے کہیں گے

جیسے ہم لوگ اپنے ماں باپ کا تذکرہ کرتے ہیں کہ ہمارے ابا نے یہ بتایا، امی نے یہ بتایا، یہ سکھایا اچھی بات بتایا، ویسے ہی یہ بچے بھی ہمارا تذکرہ کریں گے کہ آج ماں نے یہ سکھایا بہن نے یہ سکھایا، خالہ کے یہاں گئے تھے تو انہوں نے یہ تربیت کیا۔

## اللہ پاک انکا درجہ بلند فرمائے

ہمارے ایک دوست تھے انکا انتقال ہو گیا، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، ان کا درجہ بلند فرمائے بہت اچھے تھے، ان کا نورانی چہرہ جب یاد آتا ہے جی خوش ہو جاتا ہے، انتقال کے بعد ان کا چہرہ دیکھکر ایسا لگتا تھا کہ ابھی ہنس دیں گے، سارے بزرگوں کی انہوں نے خدمت کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت صلاحیت عطاء فرمائی تھی، چھٹیوں کے موقع پر بہت سارے کام کئے۔

## یہ ہماری آخرت کا سودا ہے

اس لئے ہم یہ عرض کیا کرتے ہیں کہ مائیں، بہنیں، بیٹیاں ترتیب بنالیں،

وقت کو ضائع نہیں کریں، گھنٹہ دو گھنٹہ جو بھی ہو کرلیں، حکمت، محبت سے کرلیں، یہ ہماری آخرت ہے، بچے ہمارے نیک دیندار بنیں گے، اللہ والے بنیں گے، ہم قبر میں ہونگے اور وہ ہمارے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کریں گے، اور دنیا میں بھی نیک نام رہیں گے۔

## انعام طے کرو

اولاد جو نیک کام کرتی ہے نیک عمل کرتی ہے اس کا ثواب ماں باپ کو ملتا ہے جو ذریعہ بنتا ہے اس کو ملتا ہے، اسلئے تھوڑی قربانی پیش کرنا چاہئے، محبت سے، شفقت ونرمی سے، ان کو پڑھانا سکھانا چاہئے ان کی حوصلہ افزائی کرنا چاہئے کہ دیکھو آج جو زیادہ سیکھے گا، اس کو انعام دیں گے، اولاد کو تو خوش رکھنے کے لئے آدمی دیتا ہی ہے ان کی آخرت بنانے کے لئے بھی انعام رکھو۔

## اللہ پاک کے یہاں بڑا انعام

ماؤں، بہنیں، بیٹیاں اسکے لئے جو اپنی ترتیب بنائے گا اللہ کے لئے تھوڑا وقت نکالے گا اور یہ کام کرے گا، تو انشاء اللہ بدلہ بھی دیکھے گا، ہم اپنی قبروں میں ہونگے اور ہماری اولاد جو نیک کام کرے گی تو انشاء اللہ اس کا ثواب ہم کو ملے گا، اللہ کے یہاں بڑا انعام ملے گا۔

## پنج وقتہ نماز کی تاکید

پنج وقتہ نماز کی پابندی خود کرنے کے ساتھ بچوں سے بھی کرانا چاہئے بچے کا سات بجے اسکول ہوتا ہے تو مائیں اٹھتی ہیں، بچوں کو جگاتی ہیں، نہلاتی ہیں،



اسکول بھیجنے کی تیاری کرتی ہیں تو اسی طرح ان بچوں کی نماز کی فکر کریں، اب جب ان کو اسکول نہیں جانا ہے تو ان سے کہنا چاہئے کہ بیٹا اسکول نہیں جانا ہے، اٹھو! نماز پڑھ لو، نماز پڑھ کے پھر سو جانا۔

## سات سال میں حکم

بچہ کی سات سال کی عمر ہوگئی تو آقا مولی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو نماز کا حکم کرو جب سات سال کے ہو جائیں اور جب دس سال کے ہو جائیں اور جب نماز نہیں پڑھیں تو مار کے نماز پڑھواؤ۔

## تین سال مزاج بنانے کا موقع

تین سال مزاج بنانے کا موقع دیا، تربیت کا موقع دیا، تین سال کا موقع ملا تا کہ نرمی سے شفقت سے، محبت سے ان کا مزاج بنایئے کہے سنے، اس کے بعد اب جب وہ دس سال کے ہوگئے اور پھر کوتاہی کریں تو انہیں چپت لگاؤ ان کو مارو، آقا مولی حضور پاک ﷺ رحمت اللعالمین تھے لیکن بچوں کی تربیت کے باب میں فکر مند تھے۔

## حکومت کے جانے سے زیادہ اولاد کی تربیت کا غم

ایک بادشاہ کا خاندان تھا مقابل لوگ غالب آگئے ان کو قید کردیا کئی سال کے بعد قید سے آئے تو ان سے پوچھا گیا کہ تم کو کیسا محسوس ہوا؟ تو کہنے لگے کہ ہماری زندگی تو گزر گئی ہم کو اپنی اولاد کی فکریں تھیں، اتنے دن ہم اپنی اولاد سے دور رہے

اوران کی تربیت نہیں کرسکے اسکا ہمکو بہت غم تھااور ہے، دنیا چھوٹنے کا کوئی غم نہیں، بادشاہت چلی گئی کوئی غم نہیں ہے، تو دیکھو! پہلے زمانہ میں بادشاہ کو بھی اسکا غم ہوا کرتا تھا کہ اولاد کی تربیت نہیں کی۔

## ایک بادشاہ کا اندازِ تربیت

ایک بادشاہ نے اپنے لڑکے کو فوج کا سپہ سالار بنا کر بھیجا اور اسکی نگرانی کرنے کے لئے بھی ایک شخص کو نگراں بنا کر بھیجا، کچھ دنوں بعد بادشاہ نے اس نگراں سے پوچھا کہ بیٹے کا کیا حال ہے؟ تو نگراں نے لکھا کہ بیٹا بہت محنتی ہے، ایسا ہے، ویسا ہے، تعریف لکھی، لیکن اس میں ایک بات یہ ہے کہ رات کو ہتھیار اتار کر سوتا ہے اگر اچانک غنیم اور دشمن حملہ کردے تو جب تک وہ تیاری کریگا دشمن کامیاب ہوجائیگا۔

## پہلے زمانہ میں لوگ اولاد کی نگرانی کرتے تھے

تو بادشاہ نے لکھا کہ بیٹا تمہارے جو نگران ساتھ میں ہیں انہوں نے یہ بات لکھی ہے کہ تم اپنا ہتھیار اتار کر سوتے ہو اگر ایسی حالت میں دشمن حملہ کرلے تو جب تک تم تیاری کروگے اس کو تم پر قابو مل جائیگا، اس کو غلبہ ہوجائیگا اس لئے اس کا خیال رکھو۔ تو دیکھو! پہلے بڑے لوگ اپنی اولاد کی نگرانی کرتے تھے کہ اولاد کس طرح ہے، کیسے رہتی ہے، کیا کرتی ہے، ان سب باتوں کی نگرانی کرتے تھے۔

## اصل مسئلہ ہماری آخرت کا ہے

آج دنیا کے اعتبار سے آدمی اولاد کی فکریں کرتا ہے، کھانا پینا، کپڑا وغیرہ یہ سب تو ہے ہی، اسکی فکر بھی کرنا چاہئے لیکن اس سے زیادہ اصل مسئلہ ہماری آخرت



کا ہے، اولاد نیک و دیندار ہوگی تو ہماری آخرت بنے گی اس لئے نرمی سے، شفقت سے ماحول بنانا چاہئے، ترکیسر میں ماشاء اللہ لڑکیوں کا مدرسہ ہے، لڑکوں کا مدرسہ ہے، کہاں کہاں سے لوگ آتے ہیں پڑھ کر چلے جاتے ہیں ایسے ماحول میں آپ اپنے بچوں کو نیک و دیندار بنائیں، یہ چھٹیوں کے اوقات ہیں اس میں وقت ہے، جو بیٹیاں پڑھا سکتی ہیں وہ دس کو، پندرہ کو، بیس کو مشورہ کرکے ترتیب بنا کر پڑھائیں۔

## مدرسہ اور دعوت

ایک ہے جماعت کا کام اور اس کا نظام اس کے اعتبار سے تو ہفتہ میں ایک دن تعلیم ہوتی ہے، اور ایک ہے مدرسہ، مدرسہ کا کام روزانہ ہے اسلئے روزانہ ایک دو گھنٹہ کو جو موقع ہو کرنا چاہئے یہ ہماری آخرت ہے جتنا جو کرے گا کمالے گا انشاء اللہ! اسے اللہ بہت ثواب عطا فرمائیں گے۔

## ایک عالم اور حاجی صاحب کا واقعہ

ہمارے یہاں ایک آدمی تھے دور کے رشتہ دار بھی لگتے تھے عالم تھے، ان کے بچپن کے ایک ساتھی حاجی صاحب تھے رئیس تھے کہتے ہیں کہ اس پوری تحصیل میں سب سے بڑے رئیس وہی سمجھے جاتے تھے (واللہ اعلم) حقیقت اللہ کو معلوم ہے ان دونوں میں ملاقات ہوگئی تو حاجی صاحب نے کہا مولوی صاحب! آپ نے اپنے بچوں کے لئے کچھ بنایا نہیں، کچھ کیا نہیں یہ کیا ہے کہ خالی پھرتے رہتے ہو؟ وہ عالم بڑے ذہین تھے کہنے لگے کہ سنو حاجی صاحب! میں نے جو کرتہ پہنا ہے وہ آپ کے کرتہ سے اچھا ہے (اور میں نے مرزئی بھی پہن رکھی ہے آپ کے پاس یہ

نہیں ہے) میرے کرتہ کا کپڑا آپ کے کرتہ سے اچھا ہے پھر حاجی صاحب! یہ بھی دیکھو آپ نے رہنے کے لئے بلڈنگ بنایا ہے آپ رئیس ہو بڑے ہو لیکن میں جہاں رہتا ہوں (آج سے سالہا سال پہلے کی بات ہے) وہ آپ کی بلڈنگ سے بدرجہا بہتر ہے میں کروڑوں کی مسجد میں رہتا ہوں، شہر جونپور میں جامع مسجد ہے جو بادشاہ نے بنایا تھا، بہت بڑی مسجد ہے۔ میں اس کروڑوں کی مسجد میں رہتا ہوں تو دیکھو! لباس تم سے اچھا اور مکان تم سے اچھا اللہ نے ہم کو دیا ہے اور رہ گیا کھانا تو تم دیہات میں رہتے ہو روٹی، چٹنی کھاتے ہوگے اور کیا ملتا ہوگا (اس زمانہ میں سبزی بہت عام نہیں تھی اب وہ دونوں دنیا سے چلے گئے تقریباً سمجھ لو پچاس سال پرانی بات ہے) بہت ہوا تو ایک روز انڈا مل گیا (مرغی تو اب عام ہوگئی پہلے وہ بھی نہیں ملتی تھی) خیر وہ کہنے لگے کہ حاجی صاحب سنو! میں الحمدللہ ہفتہ میں دو مرغا ضرور کھاتا ہوں تم کو مہینے میں، کبھی سال میں ملتا ہوگا اور میں ہفتہ میں الحمدللہ کھاتا ہوں، یہ تو الحمدللہ، اللہ پاک نے ہماری دنیا کا انتظام فرمادیا ہے، جہاں تک میری آخرت کا معاملہ ہے تو سنو حاجی صاحب! میں نے سینکڑوں کو پڑھایا ہے، میرے مرنے کے بعد ان میں سے دس بیس نے یا دو چار نے ہاتھ اٹھا کر کہہ دیا کہ اللہ ہمارے استاد کی مغفرت فرمادیجئے، بخشش فرمادیجئے، تو انشاء اللہ وہاں بھی تم سے اچھا رہونگا۔



## مغفرت کا بڑا سامان

یاد رکھو! بہنیں، بیٹیاں اگر کسی کو پڑھا دیں گی تو یہ پڑھنے والی بچیاں کہیں گی آپا نے ہم کو پڑھایا تھا خالہ نے ہم کو پڑھایا تھا فلاں نے ہم کو پڑھایا تھا، انتقال کے بعد انکے دو آنسو گریں گے وہ کہیں گی یا اللہ انکی بخشش مغفرت فرمادیجئے، تو اللہ پاک کی ذات سے امید ہے کہ اللہ بخشش مغفرت فرمادیں گے۔

## گنہگار باپ کی مغفرت

کتاب میں واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے جارہے تھے۔ تو دیکھا کہ ایک قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے، دعاء کیا کہ یا اللہ بخشش، مغفرت فرمادیجئے، ارشاد ہوا بہت نافرمان گنہگار رہے اس کی بخشش نہیں ہوگی (اللہ، اللہ ہیں باقی سب ان کے بندے ہیں ان کی مخلوق ہیں) جب یہ ارشاد ہوا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام چلے گئے، کچھ دنوں کے بعد دوبارہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اس قبر پر رحمت کے آثار ہیں، مغفرت کے آثار ہیں، کھڑے ہوگئے کہنے لگے یا اللہ! اس زمانہ میں مجھ سے بڑھکر آپ کا کون سا بندہ ہے کہ آپ نے اس کی دعاء سن لیا اور مغفرت فرمادیا۔ میں نے اس دن دعا کیا تو میری دعاء نہیں قبول ہوئی، ارشاد ہوا اے عیسیٰ میرے بندہ کا جب انتقال ہوا اس کی بیوی حاملہ تھی، اب وہ بچہ پیدا ہوا جب پڑھنے کے لائق ہوگیا تو اس کی ماں نے استاد کے سامنے بیٹھایا، استاد نے کہا کہو بیٹے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحیم ہیں بچہ نے اپنی توتلی زبان سے کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،

اے عیسیٰ میری رحمت کو جوش آیا کہ میرے بندہ کا لڑکا زمین پر مجھ کو رحمٰن و رحیم کہے
اور اس کے باپ کو قبر میں عذاب دوں ایسا نہیں ہو سکتا ہے اس کی وجہ سے میں نے
اس کی مغفرت فرمادی۔

تو دیکھو! بچہ نے شروع کیا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو اس کے باپ کی مغفرت
ہوگئی اب ہم جب دس بیس کو پڑھا دیں گے تو اس پر اللہ پاک کیا کچھ عطاء فرمائیں
گے، مرنے کے بعد کیا کچھ نعمتیں عطاء فرمائیں گے اس لئے چھٹی میں موقع ہے
اس کی فکر کرو، ہمارے لئے ذریعہ مغفرت ہوگا انشاء اللہ۔

## دو باتوں میں نقصان اٹھانے والے

حدیث شریف میں آتا ہے کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اس میں بہت سارے
لوگ بہت نقصان خسارے میں ہوتے ہیں یعنی اس سے لوگ نفع نہیں اٹھاتے
ایک صحت دوسرے اوقات، فرصت کو آدمی صحیح استعمال نہیں کرتا مثلاً یہی چھٹی آئی
ختم ہوگئی اگر آدمی اس کو صحیح استعمال نہیں کرے تو بھی بہرحال ختم ہو جاتا ہے اور ختم
ہو جائیگا اسی طرح تندرستی جب تک رہتی ہے تو آدمی سوچتا ہے کہ ابھی یہ کریں گے
ابھی وہ کریں گے لیکن جب بیمار ہوتا ہے تو اس وقت سوچتا ہے کہ فلاں نیک کام
کرلیا ہوتا مگر اس وقت کام نہیں بن پاتا۔

## آخرت کے لئے بے چینی چاہئے

اللہ پاک آپ لوگوں کو اچھا رکھیں، دین کی بات سننے کیلئے جمع ہوئی ہو، دین
کے بارے میں ایک فکر لگن تڑپ ہو آخرت کی بے چینی ہو، دیکھو! گھر میں جب



لڑکی کی شادی ہوتی ہے اور گھر میں کوئی سامان نہیں ہے نکاح کے لئے دو چار آدمی
کل آنے والے ہیں تو ماں کیسا بے چین ہوگی، باپ کو کیسا رونا آئیگا کہ گھر میں کچھ
بھی نہیں ہے ان کو چائے پانی کہاں سے کرائیں گے بیٹی کیسے رخصت ہوگی ماں
کے آنسو گریں گے باپ آنسو گرائے گا، یاد رکھو! اس سے زیادہ غم ہم کو دین کا ہونا
چاہئے بیٹی نماز نہیں پڑھتی بیٹا نماز نہیں پڑھتا اس کی آخرت کا کیا ہوگا اس کی قبر کا
کیا ہوگا حشر کا کیا ہوگا، معاملہ آخرت کا ہے، جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے اس کا کیا
ہوگا اس کا غم آدمی کو بے چین کردے۔

## دل کی بات دل پر لگتی ہے

بات آگے بڑھ گئی واقعہ اس عورت کا چل رہا تھا کہ اللہ نے آدمی کو عقل
جوڑ کے لئے دیا ہے تو ساس نے کہا اچھا بیٹے کو بلاؤ، بیٹا بلایا گیا اس نے کہا کہ امی
کیا بات ہے؟ ساس نے کہا کہ بیٹے تمہاری بیوی کہتی ہے کہ جب تک شوہر نہیں
آئیں گے میں کھانا نہیں کھاؤں گی، یہ سن کر وہ شوہر ناراض ہوگیا کہ کیا میں کھانا
کھلاؤں؟ دلہن نے دیکھا کہ وہ بہت غصہ ہونے لگے تو اس نے سلام کیا اور کہا کہ
میرے سرتاج! میرے ماں باپ نے آپ سے نکاح کیا ہے میں آپ کو راحت و
آرام پہنچاؤں گی آپ کا حق ادا کرونگی خدمت کرونگی مگر آپ کے گھر کھانا نہیں
کھاؤنگی باپ کے گھر سے چنے لیکر آئی ہوں وہ کھاؤں گی ختم ہوگا پھر منگالوں
گی، شوہر نے کہا کہ کیوں نہیں کھاؤ گی؟ کہنے لگی کہ میرے سردار میں نے سنا ہے
کہ آپ نائب تحصیلدار ہیں اور آپ رشوت لیتے ہیں، میں نے حدیث شریف

میں پڑھا ہے کہ بدن کے جسم کا جتنا حصہ حرام سے پلے بڑھے گا جہنم میں جلے گا، میں تو کمزور ضعیف عورت ہوں مجھ سے دنیا کی آگ برداشت نہیں ہوتی آخرت کی آگ کیسے برداشت کرونگی، لہٰذا میں آپ کے گھر کھانا نہیں کھاؤں گی ، ہاں میرے سرتاج آپ کے علاوہ ظاہری سہارا میرا کون رہ گیا، میرے ماں باپ نے آپ سے نکاح کیا ہے میں آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گی اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے گھر کھانا کھاؤں، آپ کی چیز استعمال کروں تو آپ توبہ کر لیجئے کہ اس گھر میں حرام مال نہیں آئیگا۔ دیکھو! محبت سے کہی ہوئی بات تھی دل سے نکلی آواز تھی شوہر کے آنکھ میں آنسو آگئے شوہر رونے لگا اور کہنے لگا کہ اس محبت سے ہم کو کسی نے نہیں کہا تھا ہم توبہ کرتے ہیں۔

اس گھر سے حرام چیزیں ختم کردیں گے اور اب اس گھر میں حرام چیز نہیں آئیں گی۔ میں عرض کر رہا تھا کہ محبت سے نکلی آواز اخلاص سے نکلی آواز دل کو لگ گئی پورا گھرانہ حرام سے بچ گیا۔

## بیوی نے شوہر کی بہن کا حصہ دلوایا

حلال کھانے اور حلال مال کمانے کا پہلے ایک ماحول تھا مزاج بنا ہوا تھا آج باپ کے مرنے کے بعد اکثر ہمارے یہاں رواج ہے کہ بیٹے قبضہ کرتے ہیں، بہنوں کو حصہ نہیں دیتے۔ ایک صاحب تھے ان کا انتقال ہوا ان کی بیوی تھی اولاد کوئی نہیں تھی تو بیوی کہنے لگی کہ انھوں نے اپنی بہن کو حصہ نہیں دیا تھا تو میں نے سوچا کہ ان کی بہن کا حصہ دیدوں ہمارے آگے پیچھے کوئی نہیں، اسے لیکر کیا



کریں گے ان کا حصہ ہے تو اس طرح شوہر کے مرنے کے بعد اس بیوی نے باقاعدہ ان کی بہنوں کو ان کا حصہ دیا۔

ان کے شوہر کا ذریعہ معاش کھیتی اور تجارت تھا انہوں نے تو اسکو وقف کرایا اور کہا کہ اسے لیکر کیا کریں گے، ہمارے آگے پیچھے کوئی نہیں ہے، مدرسہ میں بچے پڑھیں گے کھائیں گے بیٹھیں گے تو اس کا ثواب ملتا رہیگا۔

## ایک بیوی نے دوسری کا حصہ ادا کیا

ایک عورت تھی شوہر کا انتقال ہوا انتقال کے بعد چونکہ ان کی کئی بیویاں تھیں، ان میں سے کسی کو طلاق بھی دے دیا تھا تو ان کی جو آخری بیوی انکے نکاح میں تھی وہ ان کی تمام بیویوں کے یہاں گئی جہاں جہاں وہ رہتی تھیں اور بولی کہ پتہ نہیں آپ کا مہر دیا یا نہیں ہم کو معلوم نہیں ہے اگر مہر دیا ہے تو اچھی بات ہے ورنہ اب ان کے وراث ہم لوگ ہیں، ہماری ذمہ داری ہے کہ ان کا حق ادا کریں آپ لوگ ہم کو بتاؤ اگر آپ کا مہر نہیں دیا ہے تو ہم ادا کرتے ہیں، اللہ پاک اس کو جزائے خیر دے شوہر کے ذمے جو حقوق باقی تھے اس بیوی نے جا کر ادا کیا۔ اس لئے جہاں اپنے اہل وعیال کی دنیا کی فکریں کرتا ہے وہیں ان کی دین کی فکریں کرنا چاہئے، ہماری آخرت آباد ہو اللہ ہم سے راضی ہو جائے اس کی ایک فکر و دھن ہو۔

## نماز اور تلاوت کا اہتمام

پنج وقتہ نماز کا اہتمام اپنی ذات سے بھی کرو اور اپنی اولاد کو بھی سات سال کی عمر سے نماز کا عادی بناؤ اور تھوڑی قرآن پاک کی تلاوت کرو جتنی اللہ توفیق عطاء فرمائیں۔

## ایک پارہ، آدھا پارہ، پاؤ پارہ کچھ تلاوت ضرور کریں

ایک لڑکی بیعت ہوئی اس کے دو بچے تھے، بیمار رہتی تھی میں نے کہا بیٹی تم بیمار رہتی ہو یتیم بچی تھی شادی وغیرہ میں ہم نے کوشش کی تھی بہت مانوس بھی تھی تو میں نے کہا کہ بیٹی تم پاؤ پارہ پڑھ لیا کرو طبیعت خراب رہتی ہے تم بیمار رہتی ہو دو بچے بھی ہیں موقع کم ملتا ہوگا تو کہنے لگی کہ حضرت! میں تو روزانہ ڈھائی پارہ پڑھتی ہوں ایک عورت کو جنات لگ گیا وہ کہنے لگا فلانی عورت اتنا اچھا قرآن شریف پڑھتی ہے کہ میں اپنی ماں کو بغداد سے لایا کہ چل ماں سن وہ عورت کتنا اچھا قرآن شریف پڑھتی ہے وہ وہی لڑکی تھی جو بیعت ہوئی تھی۔

## محبت اور عظمت سے

جب قرآن شریف کی تلاوت کریں اس طرح کریں گویا اپنے اللہ کو سنا رہے ہیں، تلاوت کے وقت عظمت ہو محبت ہو تو ایک کیف ملتا ہے کہ ہم اپنے اللہ کو سنا رہے ہیں، ہر کام کو عادتاً مت کرو فکر سے کرو، تلاوت اسطرح کریں کہ گویا ہم اپنے اللہ پاک کو سنا رہے ہیں، چاہے تھوڑا پڑھو مگر اسی عظمت اور محبت سے پڑھو۔

## دیکھو دو باتوں کا فرق

ایک کمیت ہوتی ہے اور ایک کیفیت ہوتی ہے (quality & quantity) میں فرق ہوتا ہے آدمی کو کوالٹی اچھی چاہئے کوئی شخص دس آم لائے لیکن دس کے دس داغدار ہیں اس میں کہیں سڑا ہوا ہے، کہیں چڑیا نے کھالیا ہے اور ایک آدمی



صرف دو آم لائے مگر وہ سب بڑھیا، عمدہ ہیں، ان میں کوئی داغ نہیں ہے تو آدمی دو کو پسند کریگا، دس کو پسند نہیں کریگا۔

پوچھا جائے کیوں تو کہے گا اسکی کمیت تو اچھی ہے مقدار کے اعتبار سے تو یہ اچھا ہے لیکن کیفیت کے اعتبار سے یہ دو آم اچھے ہیں، اللہ کے دربار میں بھی اعمال کی کوانٹٹی نہیں بلکہ کوالٹی چاہئے۔ اسلئے بندہ کو چاہئے کہ اللہ کے دربار میں اچھا نمونہ پیش کرے تھوڑا قرآن شریف پڑھیں گے پاؤ پارہ پڑھیں گے مگر عظمت سے پڑھیں گے، محبت سے پڑھیں گے اس تصور سے پڑھیں گے کہ ہم اللہ کو سنا رہے ہیں، جب عادت ہو جائے گی تو یہ تصور غالب ہو جاتا ہے۔

## سنت کا ماحول بناؤ

اسی طرح ان چھٹیوں میں اپنی اولاد کو دیندار متقی بناؤ بچے بچیاں کہیں بھی ہوں ان کو سنتوں کا باب سناؤ "زادِ مومن" کتاب ہے اللہ نے چھپوا دیا ہے اس میں سنتوں کا باب ہے اس سے تھوڑا تھوڑا سناؤ اولاد سے کہو کہ بیٹا سنت یہ ہے بیٹی یہ سنت ہے۔ حدیث شریف میں بٹی یہ آیا ہے، گھر میں سنت کا مذاکرہ رکھا کرو کہ ہمارے بچے بھی کہدیں کہ نجات کا مدار اتباعِ سنت ہے سنت کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے، جو مدارِ نجات ہو۔

## وہ بھی ایک ماں تھی

بس میں بیٹھی ہوئی ایک عورت تھی برقع پہنے ہوئے تھی، اس نے دیکھا کہ ایک لڑکا ہے اسکول کا ڈریس پہنے ہوئے ہے مسلمان لڑکا ہے، اسکول پڑھنے صبح

جارہا تھا، تو اس عورت نے بلایا کہ آؤ بیٹے یہاں بیٹھ جاؤ، اس نے کہا کہ نہیں بیٹھوں گا تو اس عورت نے کہا کہ بیٹھ جا جگہ ہے، ابھی کوئی دوسرا آکر بیٹھ جائے گا، اس لڑکے نے کہا کہ میں نہیں بیٹھوں گا جب وہ عورت ضد کرنے لگی تو بچہ کہنے لگا میری ماں نے منع کیا ہے کہ غیر محرم عورت کے پاس نہیں بیٹھنا اب اندازہ لگایئے کہ ماں نے کیسی تربیت کیا ہوگا کہ دس سال کا بچہ بیٹھنے کو تیار نہیں ہوا۔ جو برتن میں بھر دیں گے وہی نکلے گا۔

## حضرت مفکر اسلام کا واقعہ

حضرت علی میاں صاحبؒ فرماتے تھے کہ میں نے خادمہ کے بچے کو کچھ کہہ دیا تو میری ماں نے کہا کہ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگو معافی جب تک نہیں مانگو گے گھر میں کھانا نہیں، حضرت فرماتے ہیں کہ ماں نے خادمہ کے بچے کے سامنے معافی منگوایا تو اب معافی مانگنے میں عار اور شرم نہیں آئی ماں نے اس کی عادت ڈلوایا تھا۔

## ایک ہزار درود شریف کا فائدہ

درود شریف ایسی برکت اور پر اثر نعمت ہے کہ یہ دونوں جہاں میں کار آمد ہے، آخرت کی سعادت اور کامیابی کا ذریعہ تو انشاء اللہ ہوگی ہی دنیا میں بھی دینی اور دنیاوی امور میں آسانیاں لاتی ہیں، نیکیوں اور خیر کی توفیق میں اضافہ کا سبب ہے، اور پریشانیوں کو دور کرانے والی بڑی نعمت ہے۔

ایک سال کا واقعہ ہے کہ ہمیں حج کے لئے جانا تھا، ساتھ میں ہمارے گھر میں سے بھی تھیں اور جانے کی تقریباً آخری تاریخیں چل رہی تھیں، ٹکٹ ہمارا بنا ہوا تھا



اس لئے ہم اپنے پروگرام کے حساب سے گھر سے نکلے، صبح کی فلائٹ کا ٹکٹ تھا اس حساب سے ہم اپنے گھر سے نکلے، احباب سے ملاقات وغیرہ کے بعد ائرپورٹ پہونچے وہاں بھی کچھ احباب موجود تھے، جب وہاں پہونچکر سامان لیکر کاؤنٹر پر گئے تو ائیر انڈیا کے منیجر نے کہا کہ یہ جہاز تو کینسل ہے۔ اب صرف ایک جہاز ہے وہ بھی شام کو چار بجے جائیگا اور وہ بھی ڈائریکٹ یہیں ممبئی نہیں بلکہ وایہ دہلی ہوکر جدہ جائیگا احباب کو جب یہ خبر ہوئی تو وہ لوگ بھی سوچنے لگے کہ اب کیا ہوگا، آخری ایام چل رہے ہیں، جہاز کینسل ہوگیا، دوسرے جہاز میں ٹکٹ بھی نہیں ہے، جگہ ملے گی یا نہیں، سفر کیسے ہوگا؟ ہوا یہ تھا کہ پہلا جہاز کینسل تو ہوا لیکن کمپیوٹر میں اسے کینسل نہیں کیا جس کا نتیجہ ہوا کہ ٹکٹ دینے والے نے ٹکٹ ایشو کردیا، بات اصل یہ ہوئی تھی، خیر! جب وہاں ائرپورٹ پر پہونچ کر یہ سب باتیں معلوم ہوئیں تو ہم نے گھر میں سے کہا مصلیٰ بچھا کر دو رکعت نماز پڑھ کر درود شریف پڑھو اور ایک ہزار مرتبہ پڑھو اور میں نے بھی مصلیٰ بچھا کر دو رکعت نماز پڑھی اور درود شریف پورا کیا اور گھر میں سے پڑھ رہی تھیں، دورد شریف پورا کرکے ہم کھڑے ہوئے اور ہمارے گھر میں سے بھی پڑھ چکیں، تو میرا خیال ہوا کہ چلوں جو احباب باہر کھڑے ہیں ان سے میں ملوں، تو درود شریف پورا کرکے میں جیسے ہی اٹھا ایک صاحب آئے اور کہنے لگے کہ چلئے منیجر صاحب آپ کو بلا رہے ہیں میں گیا تو اس نے کہا، اپنا ٹکٹ لایئے، میرا ٹکٹ لیا اور اپنے لوگوں سے کہا کہ ان کا سامان چیک کرلو، یہ کہکر اس نے ہمارا سامان شام والے جہاز میں لے لیا اور پھر بورڈنگ کارڈ دے دیا، ہمارا

سامان چیک ہوکر چلا گیا، حالانکہ وہ جہاز شام کو جائے گا، مگر اتنا پہلے جب کہ اس میں ٹکٹ بھی نہیں تھا ہمارا سب کچھ ہو گیا، پھر گھر آیا، کھانا کھا کر آرام کر کے ظہر کی نماز پڑھ کر اطمینان سے گیا۔ تو یہ سب ہو گیا یہ اپنا کمال نہیں ہے، دھوکہ مت کھاؤ، اپنا کوئی کمال نہیں بلکہ درود شریف کی برکت ظاہر ہوئی اور اللہ کے فضل سے سب ہو گیا۔

## یہ درود شریف کی برکت ہے

یہ درود شریف کی برکت ہے دنیا میں ہر ایک کو حالات و مشکلات پیش آتے ہیں، درود شریف کا اہتمام کرنے سے مشکلات دور ہو جاتی ہے ایک چھوٹا درود شریف آتا ہے ''صلی اللہ علی النبی الامی وسلم'' یا صلی اللہ علیہ وسلم'' اس کو قبلہ رو باوضو ہو کر پڑھے تھوڑے وقت میں زیادہ ہو بھی جاتا ہے اور اس کا بہت زیادہ اثر بھی ہوتا ہے۔

## دعا کا مزاج بناؤ

اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا کہ دنیا میں مشکلات و پریشانیاں سب کو پیش آتی ہے اس کے لئے درود شریف کے اہتمام کے ساتھ ساتھ اللہ سے مانگنے والا مزاج بناؤ بچوں کو دعا مانگنے والا بناؤ ان کو سکھاؤ کہ اللہ ہی سب کچھ دیتے ہیں۔

## دل میں ایمان بیٹھ گیا

ورلی میں ایک اسکول ہے جس میں گونگے بچے پڑھتے ہیں ایک مرتبہ جوگیشوری میں ہمارا جانا ہوا تو ایک صاحب کہنے لگے کہ یہ ہمارے دونوں بچے



وہاں اسی اسکول میں پڑھتے ہیں ایک بار واقعہ یہ ہوا کہ گنپتی کا زمانہ آیا تو اس وقت لائن لگا کر تمام بچے گنپتی کے سامنے ہاتھ جوڑ رہے تھے۔ تو جب ان بچوں کی باری آئی تو ان لوگوں نے ہمارے ان بچوں سے کہا کہ ہاتھ جوڑو تو بچوں نے آسمان کی طرف دیکھا اور آسمان کی طرف اشارہ کیا کہ ہمارے اللہ وہاں ہیں، ان لوگوں نے بہت کوشش کی مگران بچوں نے ہاتھ نہیں جوڑا تب وہ لوگ کہنے لگے تم لوگ اپنے بچوں کو کیا سکھاتے ہو؟ ہاتھ جوڑنے میں کیا چلا جاتا ہے، مگران بچوں نے ہاتھ نہیں جوڑا الحمد اللہ یہ تھی ان کی پختگی اور یہ سب اثر ہے، گھر کی تربیت کا جو برتن میں بھریں گے وہی نکلے گا۔

## دس سال کے بچہ اپنے ماں باپ کو جنتی بنا کر بھیجا

دو میاں بیوی گاڑی کے آگے بیٹھے، ان کی آٹھ اولاد پیچھے بیٹھی، راستے میں ایکسیڈنٹ ہو گیا آگے جو بیٹھے تھے وہ زیادہ زخمی ہو گئے بچے کچھ مر گئے کچھ زخمی ہو گئے ان میں دس سال کا ایک بچہ تھا اللہ نے اس کی حفاظت فرمائی خراش بھی اس کو نہیں لگی، اب اس نے دیکھا کہ ماں باپ بہت زخمی ہیں، بھائی بہن کچھ مر گئے کچھ زخمی پڑے ہیں، تو چونکہ مائیں بچوں کی خدمت کرتی ہیں اس لئے بچے ماں سے زیادہ مانوس ہوتے ہیں وہ دس سالہ بچہ ماں کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ امی جان آپ کلمہ پڑھ لیجئے آپ اللہ کے پاس جا رہی ہیں، امی جان آپ کا آخری وقت ہے کلمہ پڑھ لیجئے امی جان آپ نے ہم کو سکھایا تھا کہ جس کا آخری کلمہ'' لا الہ الا اللہ '' ہو وہ جنت میں جائیگا امی جان کلمہ پڑھ لیجئے وہ دس سالہ بچہ رو رہا ہے آنسو

گرارہا ہے بھائی بہن مر گئے ہیں کچھ زخمی ہیں ماں باپ بے ہوش پڑے ہیں مگر وہ آنسو گراتے گراتے ایک ہی بات کہہ رہا ہے، ماں کو ہوش آیا ماں نے کلمہ پڑھ لیا اس کے بعد باپ کے پاس پہنچا اور کہا کہ ابو آپ کا آخری وقت ہے ابو کلمہ پڑھ لیجئے ابو آپ اللہ کے پاس جارہے ہیں، ابو کلمہ پڑھ لیجئے، ابو آپ نے ہم کو بتایا تھا کہ جس کا آخری کلمہ "لا الہ الا اللہ" ہو وہ جنتی ہو جائیگا، وہ بچہ رو رہا ہے وہ ایک ہی بات کہہ رہا ہے اتنے میں باپ کو ہوش آیا باپ نے کلمہ پڑھ لیا، اس کے بعد لوگ جمع ہو گئے تو وہ دس سالہ بچہ کہتا ہے کہ میرے ماں باپ کا آخری وقت ہے آپ لوگ یسٓین شریف پڑھو اس بچے کی ماں باپ کا انتقال ہو گیا مگر وہ لوگ کلمہ پڑھ کر دنیا سے گئے۔

تو دیکھو! اس دس سالہ بچے کو یہ کس نے سکھایا تھا اس بچے نے اپنی ماں باپ کو دنیا سے جنتی بنا کے بھیجا، یہ سب ماں باپ کی قربانی اور تربیت کا اثر تھا، یاد رکھو! جو برتن میں بھریں گے وہی نکلے گا۔

## اسے یاد رکھو!

ایمان وعمل کا مذاکرہ گھر میں کیجئے بچوں اور اولاد کو کھلایئے پلایئے اللہ نے نعمت آپ کو دی ہے تو منع نہیں ہے ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے اچھے سے اچھا کھاؤ اچھے سے اچھا کپڑا پہنو، اچھے سے اچھے مکان میں رہو، اچھی سی اچھی گاڑی میں بیٹھو، لیکن صرف ایک بات کا خیال رکھو کہ اللہ کی نافرمانی، گناہ نہیں کرو، نعمت مل جائے تو اللہ سے غافل نہیں ہو، اللہ کی نافرمانی گناہ نہیں کرنا چاہئے



اولاد کو کھلاؤ پلاؤ اللہ کی نعمت ہے لیکن ان کی دینی زندگی کی تربیت کرو اس کے لئے ایک فکر، لگن، تڑپ پیدا ہو جائے۔

## ڈاکٹر کی توجہ کیوں بڑھ گئی

ہماری بہت سی بہنیں جو نہیں پڑھی لکھی ہوتی ہیں ان کو شفقت سے، محبت سے قریب کرنا چاہئے ان کو بتانا چاہئے جیسے ڈاکٹر کے یہاں مریض آتے ہیں لائن لگی ہوتی ہے ان میں کوئی خطرناک مریض آیا جسے دل کا دورہ پڑا ہوا ہے ڈاکٹر نے دیکھا کہ اسے دل کا دورہ پڑا ہوا ہے خطرہ ہے کہیں مر نہ جائے حالانکہ سارے مریض لائن میں ہیں اور سب ہی فیس دیں گے مگر ڈاکٹر کی شفقت اس مریض کے ساتھ کیوں بڑھ گئی؟ اسلئے کہ وہ خطرناک مریض ہے مرنے کے قریب ہو گیا، اسے دل کا دورہ پڑا ہوا ہے۔

## محبت کا برتاؤ کرو

ایسے ہی امت میں جو دین سے دور ہے گنہگار ہے ان سے نفرت نہیں کرے ان سے شفقت کا معاملہ کرے محبت کر کے گلے لگائے مثلاً کوئی ماں بہن ہے نماز ادا نہیں کرتی کوئی دینی کوتاہی کرتی ہے تو اس سے نفرت نہیں کرے اس کی غیبت نہیں کرے بلکہ نرمی محبت سے اسے گلے لگائے ان کو سکھائے بتائے دیکھو! تم ماں بہن بیٹی زیادہ جانتی ہو جب چھوٹا بچہ پیشاب پاخانہ کرتا ہے ماں اس سے نفرت نہیں کرتی ہے، بلکہ ایسی حالت میں ماں کی شفقت بڑھ جاتی ہے، اور وہ بچے کا پیشاب پاخانہ دھو کر گلے لگاتی ہے، گود میں لیتی ہے، اسی طرح امت کے خطا کاروں اور گنہگاروں کے ساتھ محبت کا شفقت کا معاملہ ہونا چاہئے نفرت نہیں کرو۔

## آقا مولیٰ ﷺ کی مبارک سنت

آقا مولیٰ حضور پاک ﷺ صلح حدیبیہ کے موقع پر تشریف فرما ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ہیں، آپ ﷺ عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے جانا چاہتے تھے مگر کفار نے نہ مانا بالآخر صلح ہوئی لکھا ہوا ہے کہ اس وقت یہ بھی طے ہوا تھا کہ آپ ﷺ آئندہ سال آیئے اور تین دن قیام کیجئے، تین دن قیام کر کے چلے جایئے، چنانچہ آپ ﷺ ۷ر ہجری میں تشریف لائے اور شرط کے موافق عمرہ ادا فرمایا اور مکہ میں اتنے ہی روز قیام فرمایا، اس وقت جب کہ اتنے حالات تھے پھر بھی پوچھا کہ خالد بن ولید کہاں ہیں؟

## حضرت خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ کا اسلام

یہی خالد بن ولید ہیں جنہوں نے جنگ احد کے موقع پر نقصان پہنچایا تھا ۷۰ر صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے آپ ﷺ زخمی ہوئے اس وقت اتنے سخت دشمن تھے، لیکن ان کے بارے میں آپ ﷺ کی شفقت بڑھ گئی اور پوچھا کہ خالد کہاں ہیں تو ایک صحابیؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ان کو آپ ﷺ سے ایسی عداوت دشمنی ہے کہ انھوں نے تین دن کے لئے مکہ چھوڑ دیا ہے گویا وہ یہ دیکھنا گوارہ نہیں کر سکتے کہ آپ ﷺ تشریف لائیں اور مکہ میں وہ موجود رہیں، نفرت عداوت اتنی بھری ہوئی ہے اسلئے مکہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں، سوچنے کی بات ہے کہ ایسے دشمن کو کون پوچھے گا ہم لوگ ہوتے تو نفرت کرتے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم تو خالد بن ولید کو سمجھدار سمجھتے تھے، ہے کوئی جو ان سے جا کر کہدے کہ اگر وہ میرے پاس



آئیں تو میں انھیں ضائع نہیں کرونگا اللہ اکبر! ایسے دشمن کو محبت سے یاد کرنا کتنی بڑی بات ہے، تو یہ بھی سنت ہے کہ جو نفرت کرے اس سے بھی آدمی محبت کرے، چنانچہ ان کے بھائی نے جا کر انھیں بتایا کہ آپ ﷺ تم کو یاد فرما رہے تھے، بس یہ سنتے ہی دل نرم ہو گیا، اس کے بعد ۸ر ہجری میں مدینہ پاک حاضر ہوئے اور ایمان لائے پھر اللہ نے ان سے بڑا کام لیا اور سیف اللہ کہے جاتے ہیں۔

## کام کرنے کے لئے جذبۂ شفقت ضروری

اس لئے دین کا ہر کام کرنے والے کے لئے جذبۂ شفقت ضروری ہے، امت کا ہر بچہ بچی ہمارا بچہ بچی ہے، امت کی ہر بیٹی ہماری بیٹی ہے، اسلئے ہر ایک سے نرمی وشفقت کرنا ہماری عادت ہو جائے آپ سب ایسا کرو تو اللہ مقام عطا فرمائیں گے۔

## معمولات کی پابندی ضرور کرو

اس کے ساتھ معمولات کی پابندی کی عادت ڈالو اور اسکا مطلب یہ ہے کہ تسبیح وتلاوت کی بھی پابندی کرو تیسرا کلمہ ۱۰۰ بار، درود شریف ۱۰۰ بار، استغفار ۱۰۰ بار، کوئی ایک وقت جب موقع ہو پڑھ لیا کرو۔ یاد رکھو! اور آدمی جتنا باوضو پڑھے گا عظمت ومحبت سے پڑھے گا اتنا ہی نفع ملے گا باقی ثواب تو انشاء اللہ ہر حال میں مل جائیگا۔

## جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہونے والے

دیکھو! ہاتھ سے کام زبان پر اللہ کا نام ہاتھ سے جھاڑو دو تو زبان سے کلمہ درود شریف پڑھو روٹی پکاؤ تو زبان سے درود شریف پڑھو، یعنی کوئی بھی کام کرو تو زبان سے اللہ پاک کا نام لو، آدمی ہاتھ سے کام کرتا ہے، آنکھ سے دیکھتا ہے پیر سے چلتا ہے لیکن زبان تو خاموش رہتی ہے تو اسے خاموش رکھنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول کرو اللہ کے ذکر میں یہ وقت خرچ کرو حدیث شریف میں آتا ہے کہ ذکر کرنے والے جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہونگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''واقم الصلوٰۃ لذکری'' (سورہ طٰہٰ/۱۴) نماز میری یاد کے لئے قائم کرو، دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''فاذاقضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاماً و قعوداً و علیٰ جنوبکم'' (نساء/۱۰۳) جب نماز پڑھ لیا کرو اللہ کا ذکر کرو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہوئے)

## یہ حکم سب کے لئے ہے

تو دیکھو! یہ حکم سب کو دیا گیا ہے اسلئے اپنی صحت وقوت کو دیکھتے ہوئے جتنا ہو سکے کلمہ شریف درود شریف پڑھو، آدمی گھر میں ہوتا ہے، کھانا کھالیتا ہے، ناشتہ کرلیتا ہے، اور اگر گھر سے باہر جاتا ہے تو بھی کچھ کھالیتا ہے، ٹھنڈا پی لیتا ہے، چائے پی لیتا ہے، کھانا ناغہ نہیں کرتا ہے، یہی حال روحانی غذاء کے بارے میں بھی ہونا چاہئے کچھ نہ کچھ کرنا ضرور چاہئے، ناغہ نہ کرے اس لئے معمولات کی پابندی کرو اور پھر اس کے ساتھ جتنا وقت ملتا ہے اس میں بھی ذکر کا اہتمام کرو۔



## حوریں اتر رہی تھیں

ایک عورت کا انتقال ہوا تو ایک دوسری عورت دیکھنے کے لئے آئی تو بولی کہ میں نے ابھی خواب دیکھا ہے کہ آسمان سے حوریں اس گھر میں اسی جگہ نازل ہو رہی ہیں جہاں لاش رکھی ہوئی ہے، تو پوچھا کہ یہ عورت کیا کرتی تھی؟ تو گھر والے کہنے لگے اسکی ایک اچھی عادت تھی کہ جب روٹی بناتی تو درود شریف پڑھتی جھاڑو دے تو کلمہ شریف پڑھے کپڑا دھوئے تو درود شریف پڑھے یعنی ہر حال میں ذکر کرنے کی اس کی اچھی عادت تھی۔

## ساری ماں بہنیں ایسا کرسکتی ہیں

ایسا ہی ہماری ہر بہن، بیٹی کرسکتی ہے نماز کے لئے قرآن کے لئے تو وضو شرط ہے، باقی ذکر کے لئے وضو شرط نہیں قبلہ بھی شرط نہیں، حتی کہ پاکی ناپاکی کی بھی شرط نہیں اللہ نے کتنا آسان کردیا عادت اللہ یہ جاری ہے کہ جو کام جتنا ضروری ہوتا ہے اسے آسان کردیتے ہیں، ذکر کو اللہ نے کتنا آسان کردیا اس کی پابندی کرو اس میں بڑی برکت ہے اور یاد رکھنے کی بات ہے کہ برکت ہمیشہ برکت والے اعمال سے آتی ہے۔

## دین میں جوڑ ہے

اللہ آپ لوگوں کو اچھا رکھے، دینی بات سنتی ہو مزاج بنا ہوا ہے لیکن سیکھنے سکھانے والا مزاج بناؤ الحمد للہ بہت ساری باتیں ہوگئیں ہیں، اللہ قبول فرمائیں نفع

## جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہونے والے

دیکھو! ہاتھ سے کام زبان پر اللہ کا نام ہاتھ سے جھاڑو دو تو زبان سے کلمہ درود شریف پڑھو روٹی پکاؤ تو زبان سے درود شریف پڑھو، یعنی کوئی بھی کام کرو تو زبان سے اللہ پاک کا نام لو، آدمی ہاتھ سے کام کرتا ہے، آنکھ سے دیکھتا ہے پیر سے چلتا ہے لیکن زبان تو خاموش رہتی ہے تو اسے خاموش رکھنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول کرو اللہ کے ذکر میں یہ وقت خرچ کرو حدیث شریف میں آتا ہے کہ ذکر کرنے والے جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہونگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”واقم الصلوٰۃ لذکری“ (سورہ طٰہٰ/۱۴) نماز میری یاد کے لئے قائم کرو، دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبکم“ (نساء/۱۰۳) جب نماز پڑھ لیا کرو اللہ کا ذکر کرو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہوئے)

## یہ حکم سب کے لئے ہے

تو دیکھو! یہ حکم سب کو دیا گیا ہے اسلئے اپنی صحت وقوت کو دیکھتے ہوئے جتنا ہو سکے کلمہ شریف درود شریف پڑھو، آدمی گھر میں ہوتا ہے، کھانا کھالیتا ہے، ناشتہ کرلیتا ہے، اور اگر گھر سے باہر جاتا ہے تو بھی کچھ کھالیتا ہے، ٹھنڈا پی لیتا ہے، چائے پی لیتا ہے، کھانا ناغہ نہیں کرتا ہے، یہی حال روحانی غذاء کے بارے میں بھی ہونا چاہئے کچھ نہ کچھ کرنا ضرور چاہئے، ناغہ نہ کرے اس لئے معمولات کی پابندی کرو اور پھر اس کے ساتھ جتنا وقت ملتا ہے اس میں بھی ذکر کا اہتمام کرو۔



## حوریں اتر رہی تھیں

ایک عورت کا انتقال ہوا تو ایک دوسری عورت دیکھنے کے لئے آئی تو بولی کہ میں نے ابھی خواب دیکھا ہے کہ آسمان سے حوریں اس گھر میں اسی جگہ نازل ہو رہی ہیں جہاں لاش رکھی ہوئی ہے، تو پوچھا کہ یہ عورت کیا کرتی تھی؟ تو گھر والے کہنے لگے اسکی ایک اچھی عادت تھی کہ جب روٹی بناتی تو درود شریف پڑھتی جھاڑو دے تو کلمہ شریف پڑھے کپڑا دھوئے تو درود شریف پڑھے یعنی ہر حال میں ذکر کرنے کی اس کی اچھی عادت تھی۔

## ساری ماں بہنیں ایسا کرسکتی ہیں

ایسا ہی ہماری ہر بہن، بیٹی کرسکتی ہے نماز کے لئے قرآن کے لئے تو وضو شرط ہے، باقی ذکر کے لئے وضو شرط نہیں قبلہ بھی شرط نہیں، حتی کہ پاکی ناپاکی کی بھی شرط نہیں اللہ نے کتنا آسان کردیا عادت اللہ یہ جاری ہے کہ جو کام جتنا ضروری ہوتا ہے اسے آسان کردیتے ہیں، ذکر کو اللہ نے کتنا آسان کردیا اس کی پابندی کرو اس میں بڑی برکت ہے اور یاد رکھنے کی بات ہے کہ برکت ہمیشہ برکت والے اعمال سے آتی ہے۔

## دین میں جوڑ ہے

اللہ آپ لوگوں کو اچھا رکھے، دینی بات سنتی ہو مزاج بنا ہوا ہے لیکن سیکھنے سکھانے والا مزاج بناؤ الحمدللہ بہت ساری باتیں ہوگئیں ہیں، اللہ قبول فرمائیں نفع

عطا فرمائیں، اپنے بڑوں کو جماعت میں بھیجو، نرمی و محبت سے ان کو تیار کرو کہ اللہ کے راستے میں آپ جائیں دین سیکھ کر آئیں دیکھو! جب شوہر دین دار ہوگا، تو حق ادا کریگا بھائی دیندار ہوگا تو عظمت و محبت کریگا، بہن کا حق ادا کریگا دینداری کی بنیاد پر آپس میں جوڑ پیدا ہوتا ہے غرضیکہ دینی ماحول بنانا چاہئے جب دینی ماحول بن جائے گا تو بہت خیر و برکت آئیگی جیسے اللہ نے یہاں مدرسہ بنایا ہے اس کی برکت سے ایک ماحول ہے ایسے ہی اپنے گھر میں دینی ماحول بناؤ تو اس کی بھی خیر و برکت بہت ہوگی اللہ پاک کہنے سننے کو قبول فرمائیں۔ نفع عطا فرمائیں، عمل کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین۔

☆☆☆☆

www.faizanehaleem.com

افادۂ عام کے لئے حضرت اقدس الشاہ مولانا منیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے بیانات اب انٹرنیٹ کے ذریعہ سے مذکورہ ویب سائٹ پر ڈاون لوڈ کیے جاسکتے ہیں۔

ادارہ
## "فیض حلیمی" کی اہم مطبوعات

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | زادِ مومن (اردو) جدید ایڈیشن تصحیح مع اضافہ | Rs. 120/= |
| (۲) | پسندیدہ مرشد | Rs. 15/= |
| (۳) | زادِ مومن (ہندی) | Rs. 30/= |
| (۴) | شفائے دل | Rs. 20/= |
| (۵) | آج مسلمان کی تلاش ہے | Rs. 10/= |
| (۶) | تحفۂ حج (اردو ہندی) | Rs. 45/= |
| (۷) | شادی سنت کے مطابق کیجئے | Rs. 20/= |
| (۸) | اخلاص کے انوارات | Rs. 40/= |
| (۹) | اسلام میں حقوق کی اہمیت | Rs. 40/= |
| (۱۰) | ایمانی مجالس | Rs. 30/= |
| (۱۱) | ایمانی بیانات | Rs. 40/= |
| (۱۲) | ایمانی مواعظ | (زیرِ طبع) |

**IDARA FAIZ-E-HALIMI**
Pride of Kalina, Bldg. No.1
B-318/319, Kalina, Mumbai-400098
Ph.: 022-26668006, Cell: 9323885525